ترجمہ وتلخیص محمد افروز قادری چریاکوٹی ولاس یونیورسٹی، کیپ ٹاؤن، ساؤتھ افریقہ

جامعہ اشرفیہ قادریہ، کھیرناگاؤں، نئی ممبئی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تقریباً آٹھویں صدی ہجری میں زیورِترتیب سے مرصع ایک محدثانہ شاہ کار

جوعلومِ اوّلین وآخرین کا سدابہار مجموعہ اورفوز وفلاح کا حقیقی سرچشمہ ہے ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے لیے

تاجدارِکائنات ﷺ کی نصیحتیں

:- ترجمہ وتلخیص :-

محمدافروزقادری چریاکوٹی

دلاص یونیورسٹی، کیپ ٹاؤن، ساؤتھ افریقہ

بِأبِي أنتَ وأمِّي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيكَ أيُّهَا النَّبِيُّ الأمِّيُّ

تفصیلات

کتاب : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے لیے معلم اِنسانیت ﷺ کی نصیحتیں

موضوع : تعلیماتِ نبوی ﷺ کا فروغ - اور - بیداریِ اُمت مسلمہ

تالیف : ابو رِفقہ محمد افروز قادری چریاکوٹی.....................

دلاص یونیورسٹی، کیپ ٹاؤن، ساؤتھ افریقہ

afrozqadri@gmail.com

نظر ثانی : مفکر اسلام علامہ مفتی محمد عبد المبین نعمانی قادری - دامت برکاتہم -

تحریک : علامہ سید رضوان احمد رفاعی شافعی، بانی: رفاعی مشن، ناسک.

rifai.rizwan11@gmail.com

Mobile: 09923819343

صفحات : 120 (ایک سو بیس)

اشاعت : 2016ء - ۱۴۳۷ھ

تقسیم کار : رفاعی مشن، ناسک شریف، مہاراشٹر.

o رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إنَّكَ أنتَ السَّمِيعُ العَلِيمُ o

[جامعہ ملک سعود، ریاض، نسخہ مکتبۃ المصطفیٰ میں موجود نسخے کا سرورق]

فہرست مضامین

حدیثِ دِل

فوائد و نصائح پر مشتمل رسائل و کتب کا ترجمہ و تلخیص میری اوّلین ترجیحات سے ہے؛ چنانچہ اِسی جذبے نے ماضی قریب میں اِس کم سواد سے کئی ایک مشاہیر اُمت کی نایاب و وقیع کتب کے ترجمے کروائے۔ زیرِ نظر کتاب بھی دراصل اسی سلسلے کی ایک بہت ہی گراں مایہ ترتیب اور کامیاب کوشش ہے۔ آٹھویں صدی ہجری کا مرتبہ یہ مخطوطہ جامعہ ملک سعود، ریاض اور جامعہ طوکیو جاپان کی وساطت سے ہمارے ہاتھ لگا۔ اس میں تاجدارِ کائنات ﷺ کی اُن نصائح و وصایا کا دل نشیں تذکرہ ہے جو آپ نے اپنے تلمیذ اَرشد اور بہت ہی چہیتے صحابی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے لیے کی تھیں، تو بھلا کیسے ممکن تھا کہ میں اس کو جامۂ اُردو پہنا کر اپنے باذوق قارئین باتمکین کی خدمت میں پیش نہ کرتا!۔

چنانچہ پہلی فرصت میں اس کا ترجمہ و تحشیہ کر کے میں اسے طالبانِ علومِ نبویہ کی خدمت میں پیش کر رہا ہوں اس اُمید پر کہ وہ ایک کامیاب قائدانہ و عالمانہ زندگی گزارنے میں ان سے مدد لیں گے، نیز عوام الناس ان وصایا کی روشنی میں اپنے شب و روز کو ڈھال کر اور ایک خوشگوار اسلامی و دینی ماحول بنا کر خود بھی اچھی زندگی جئیں گے اور دوسروں کو بھی سنت و شریعت سے مالا مال زندگی گزارنے کا حسین موقع فراہم کریں گے۔ -ان شاء اللہ-

نصیحت تو کسی کی بھی ہو لوگ سرآنکھوں پر رکھتے اور عمل کے کانوں سے سماعت کرتے ہیں۔ پھر اگر نصیحت کرنے والا' خیر خواہِ بنی نوعِ انساں، رحمت دو جہاں، معلم کائنات، محسن اِنسانیت، اور باعث کن فکاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہو تو اس کے نصائح و وصایا اور میٹھے بول کی اہمیت و ہمہ گیریت کتنی بڑھ جاتی ہے اور اس کے لیے کیسا اِعتنا اور توجہ و اِنہماک درکار ہوگا آپ کو بتانے کی چنداں ضرورت نہیں!۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی شخصیت کسی تعارف کی محتاج نہیں۔ خدمت حدیث مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صلے میں آپ نے وہ شہرت و عظمت پائی کہ کیا چھوٹے،

کیا بڑے، سب کی زبان آپ کے نام نامی اِسم گرامی سے تر معطر رہتی ہے۔

جب بھی کوئی حدیث سماعت سے ٹکراتی ہے معاً آپ کا پیارا نام بھی دل ودماغ میں اُبھر آتا ہے۔ ایسا لگتا ہے جیسے ہر حدیث کی روایت آپ ہی نے فرمائی ہو اور ہر مجلس نبوی میں آپ صف اوّل میں بیٹھے لب ہائے رسالت سے جھڑتے ہوئے پھولوں کو اپنے دامن میں سمیٹ رہے ہوں۔ ایسی بخت آوری پر سوجان سے قربان ہو جانے کو جی چاہتا ہے۔

تاریخ رواۃ میں سب سے ممتاز ومعروف نام آپ ہی کا ہے کہ آپ کی کوششوں سے اُمت کو احادیث نبویہ کا بہت بڑا ذخیرۂ بے بہا ہاتھ آیا۔ اندازہ فرمائیں کہ سوا پانچ ہزار سے زائد حدیثیں صرف آپ سے مروی ہیں۔ ظاہر ہے اس میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی ذاتی دلچسپی کے علاوہ مصطفےٰ جانِ رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خصوصی شفقت وکرم کا بھی پورا پورا دخل تھا کہ آپ نے ظرفِ بو ہریرہ کو علم وعرفان کے آبِ زلال سے لبالب کر دیا تھا؛ کیوں کہ غیب داں نبی مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو علم تھا کہ آنے والی صدیاں بو ہریرہ کے علم وفیضان سے خوب خوب سیراب ونہال ہوں گی۔

ہم میں سے ہر کوئی جانتا ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ احادیث' کثرت سے بیان کیا کرتے تھے، تو ایک مرتبہ بعض لوگوں نے پوچھا کہ ابو ہریرہ! آپ کثرت سے حدیثیں بیان کرتے ہیں جبکہ دیگر مہاجر اور انصار ان حدیثوں کو بیان نہیں کرتے، آخر اس کثرتِ روایت کا سبب کیا ہے؟ تو آپ نے ان لوگوں کو بڑا پیارا جواب عنایت فرمایا تھا:

> 'دراصل میں ایک مسکین آدمی تھا اور صرف پیٹ بھرنے پر ہی قناعت کر کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ رہتا تھا جب کہ مہاجرین بازاروں میں اپنے کاروبار میں مشغول رہتے تھے اور انصار اپنے اموال کی دیکھ بھال میں۔ چنانچہ ایک دن کیا ہوا کہ میں بارگاہِ رسالت مآب میں حاضر تھا، اتنے میں آقاے کریم علیہ السلام نے فرمایا: جو شخص میری بات ختم ہونے تک اپنی چادر کو پھیلا لے پھر اپنے سے ملا لے تو جو کچھ اس نے مجھ سے سنا اس کو کبھی نہیں بھولے

گا۔ چنانچہ میں نے اپنی چادر کو پھیلا لیا۔ اس ذات کی قسم جس نے مصطفیٰ جانِ رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کو حق کے ساتھ بھیجا ہے پھر کبھی میں آپ کی کوئی حدیث جو آپ سے سنی تھی نہیں بھولا'۔(۱)

خود صحابۂ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو اس بات کا پورا پورا اِعتراف تھا کہ جتنی حدیثوں کی سماعت کا حضرت ابو ہریرہ کو شرف و اعزاز حاصل ہے ہم میں سے شاید ہی کسی کو ہو۔ چنانچہ حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں :

لا أشک أن أباهريرة سمع من رسول اللّٰه ما لم نسمع .

یعنی میں شبہے سے بالاتر ہو کر یہ بات کہتا ہوں کہ ابو ہریرہ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ احادیث سنی ہیں جنھیں ہم نے سماعت نہیں کی۔(۲)

حضرت زید بن ثابت بیان کرتے ہیں کہ ہم ایک روز مسجد میں بیٹھے ذکر الٰہی میں مشغول تھے کہ نبی کریم رؤوف رحیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے اور ہمارے ساتھ بیٹھتے ہوئے فرمایا کہ 'تم اپنا کام جاری رکھو'۔ حضرت زید کہتے ہیں کہ اس بیچ میں نے اور میرے ساتھیوں نے دعائیں کیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہماری دعا پر 'آمین' فرمایا۔ پھر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی باری آئی تو انھوں نے یوں دعا کی :

اللّٰهم إني أسئلک مثل ما سألک صاحباي هٰذان وأسالک علما لاينسى .

یعنی اے اللہ! میں تجھ سے اس چیز کا بھی سوال کرتا ہوں جس کا میرے اِن ساتھیوں نے کیا، مزید برآں مجھے ایسا علم عطا فرما جو کبھی نہ بھولنے پائے۔

یہ سن کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے 'آمین' فرمائی۔ اس پر ہم نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کی کہ ہم بھی ایسے علم کے اللہ تعالیٰ سے سائل وطلب گار ہیں جو کبھی بھولنے نہ پائے۔ اس پر تاجدارِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا :

(۱) صحیح بخاری، حدیث ۷۳۵۴...... مسند حمیدی: ۲/۴۶۹ حدیث: ۱۱۹۴۔ (۲) الاصابۃ: ج۴ ص ۲۳۹۱۔

سبقکم بها الغلام الدوسی .

یہ دوسی نوجوان (یعنی ابوہریرہ) تم دونوں سے سبقت لے گیا۔(۱)

ان دعاؤں کے صلے میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے آپ کو ایسا زبردست حافظہ اور اعلیٰ دماغ عطا فرمایا کہ جس کی نظیر تاریخ میں ہمیں نہیں ملتی۔ چنانچہ آپ کی کثرتِ روایت کی وجہ سے بعض لوگوں کے دلوں میں کچھ شکوک وشبہات پیدا ہوگئے تھے۔ تو ایک مرتبہ مروان نے اِمتحان کی غرض سے آپ کو بلوایا، اور اپنے کاتب ابوزعیزعہ کو اپنے تخت کے پیچھے بیٹھا دیا۔

ابوزعیزعہ کہتے ہیں کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ حدیثیں بیان کرتے رہے اور میں لکھتا رہا۔ مروان نے پھر سال کے شروع میں حضرت ابوہریرہ کو دوبارہ بلوایا اور مجھے پردہ کے پیچھے بیٹھایا اور آپ سے انہیں حدیثوں کے دوبارہ سنانے کی فرمائش کی۔ چنانچہ آپ نے ساری حدیثیں اسی گزشتہ ترتیب سے سنائیں، کمی کی نہ زیادتی، مقدم کو مؤخر کیا نہ مؤخر کو مقدم۔ اس طرح علیٰ رؤس الاشہاد بھی آپ کے حافظے کی تصدیق کردی گئی۔(۲)

ہم یہاں حضرت ابوہریرہ کی وہ ڈھیروں روایات بیان نہیں کررہے ہیں بلکہ تاجدارِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے اس چہیتے صحابی وتلمیذ کو کچھ خاص وصایا سے نوازا تھا جس میں علم واَدب کے ذخائر کو بڑی خوبصورتی سے سمو دیا گیا ہے جو دینی علوم سے دلچسپی رکھنے والوں کے لیے بڑا گراں مایہ علمی تحفہ ہے۔

چھوٹی چھوٹی حدیث میں خواجہ کون ومکاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بڑی بڑی باتیں بیان فرمادی ہیں اور ان میں جہانِ معنی سموکر رکھ دیا ہے۔ صحیح معنوں میں اگر اس کی شرحیں کی جائیں تو دفتر کے دفتر ناکافی پڑ جائیں۔ مشہور حدیث پاک ہے کہ 'بہترین کلام وہ ہوتا ہے جس میں الفاظ قلیل مگر مدلل ہوں'۔ ظاہر ہے جس کا یہ فرمانِ عالیشان ہے اس کے اپنے فرمان ہائے عالیہ اور ارشاداتِ ہدایت بنیاد کا کیا کہنا ہوگا!۔

---

(۱) سنن کبریٰ نسائی: ۳/۴۴۱ حدیث: ۵۸۷۰ ...... سیر اعلام النبلاء، ج ۳۔ ص ۵۲۲۔

(۲) سیر اعلام النبلاء: ج ۳۔ ص ۵۲۲۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبانِ اقدس سے جو بھی بات نکلی وہ اپنی مثال آپ بن گئی کہ نہ کسی نے آپ سے قبل بیان کی اور نہ ہی کوئی آپ کے بعد بیان کرسکتا ہے۔ بلکہ سنن ابن ماجہ میں ایک مقام پر مجھے بڑے عجیب مضمون کی ایک حدیث ملی کہ آقاے گرامی قدر علیہ السلام نے فرمایا :

... مَا قِيْلَ مِنْ قَوْلٍ حَسَنٍ فَأَنَا قُلْتُهُ . (۱)

یعنی جو بھی عمدہ باتیں کہی گئی ہیں (یا کہی جائیں گی) انھیں یوں سمجھو جیسے میں نے ہی فرمایا ہے۔

سو اِس حدیث پاک کی روشنی میں کہا جاسکتا ہے کہ دنیا میں جتنے بھی اَخلاق وکردار کو سنوارنے والے اِرشادات، فکر ونظر کو تقدس بخشنے والے کلام، اور زندگی میں ولولہ تازہ بھر دینے والے اَقوال ہیں وہ سب دراصل دہلیز مصطفیٰ ہی کی خیرات ہیں اور انھیں کے فرمودات سے مستعار ومستفاد ہیں۔

یہاں حدیث مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نقل کرتے وقت ہم صرف ترجمے پر اِکتفا نہ کریں گے بلکہ اکتسابِ فیض وشرف اور نور وسرور کی خاطر عربی متن کو بھی زیب قرطاس کرتے جائیں گے۔

ہر چندکہ یہ وصایا ونصائح زبانِ رسالت مآب سے خاص حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے لیے نکلے ہیں؛ مگر عمومی طور پر پوری اُمت اس کی مخاطب ہے اور کل اُمت مسلمہ کے لیے یہ پیغامِ فوز وفلاح ہے۔ چونکہ جملہ احادیث ترغیب وترہیب سے متعلق ہیں اور فضائل اعمال پر دلالت کرتی ہیں؛ اس لیے ان کی صحت وسقم جانچنے کی ضرورت محسوس نہیں کی؛ کیوں کہ اس حوالے سے ہمارے سامنے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کردہ سرورِ کائنات معلم انسانیت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ ارشاد ہدایت بنیاد بہت کافی ہے :

(۱) سنن ابن ماجہ: ۱/۹ حدیث: ۲۱...... جامع الاحادیث سیوطی: ۱۵/۴۷۳ حدیث: ۱۵۹۶۷۔

مـن بـلـغه عن اللّٰه تعالیٰ فضیلة فأخذ به إیماناً باللّٰه و رجاء ثوابه أعطاه اللّٰه ذلک و إن لم یکن ذلک کذالک .

یعنی جسے اللہ کے فضل وکرم سے متعلق کوئی بات پہنچی اور وہ محض ثواب کی اُمید پر اور اللہ کی ذات پر کامل بھروسہ کرتے ہوے اسے عمل میں لایا تو اللہ سبحانہ وتعالیٰ اس کے اجر سے اسے محروم نہ فرمائے گا، اگر چہ وہ چیز حقیقتاً ویسی نہ تھی۔(۱)

آٹھویں صدی کے کسی غیر معروف بزرگ کے حصے میں اس مبارک وصایا کو جمع کرنے کی سعادت ارزانی ہوئی؛ مگر کتاب سے اِبتدا کے تفصیلاتی دو ایک صفحات غائب ہونے، نیز پوری کتاب میں کہیں مرتب کی کسی تفصیل کے نہ ہونے کے باعث ہم صاحب تالیف کا سراغ لگانے سے قاصر ہیں۔ بہت تلاش وجستجو کے بعد اس کتاب کے دو مخطوطے حاصل کرنے میں ہم کامیاب ہوئے۔ ایک جامعہ ملک سعود، ریاض اور مکتبۃ المصطفیٰ الالیکترونیہ کی وساطت سے ، اور دوسرا معہد الثقافۃ والدراسات الشرقیہ بجامعۃ طوکیو، جاپان کی مہربانی سے۔ گرچہ دونوں مخطوطے صوری ومعنوی اِعتبار سے قدرے مختلف ہیں؛ مگر ان دونوں کو کھنگا لنے سے بھی مرتبِ کتاب کا ہمیں کچھ پتا نہ چل سکا۔

معہد الثقافۃ والدراسات الشرقیہ، جامعہ طوکیو، جاپان کے نسخے میں آغازِ کتاب میں کوئی تفصیل نہیں، ہاں! اخیر میں یہ تفصیلات درج ہیں :

[1509] fol.22v-24v: Wasiyat al-Nabi li-Abi Hurayra وصیۃ النبی لابی ہریرۃ،Transmitted by al-Hasan al-Basri الحسن البصری (and others).

The testament of the prophet Mohammed for Abu Hurayra.

---

(۱) جمع الجوامع سیوطی: ۱/۷۲۲۲۹ حدیث: ۴۳۹۶...... المطالب العالیہ ابن حجر عسقلانی: ۱۸۴/۱۰ حدیث: ۳۶۰۵...... اتحاف الخیرۃ المہرۃ: ۳۳۹/۶ حدیث: ۵۹۷۲...... کنز العمال: ۷۹۱/۱۵ حدیث: ۴۳۱۳۱۔

The beginning is missing. Further mss. of this still unedited admonition are ms. Berlin 3961 and two mss. mentioned by SEZGIN, GAS I 593 nr.8.

جس کا خلاصہ یہ ہے کہ کتاب 'وصیۃ النبی لابی ہریرۃ' حضرت حسن بصری اور دیگر مشائخ کی مرویات سے ہے۔ ابتدائی صفحات غائب ہیں، اور ہنوز اس کی نظر ثانی بھی نہیں ہوئی......۔

یوں ہی المصطفیٰ ویب پیج کے نسخے پر شروع میں بس اِتنا مرقوم ہے :

وصية النبي ﷺ لأبي هريرة. كتبت في القرن الثامن الهجري تقديرًا .

یعنی یہ کتاب تخمیناً آٹھویں صدی ہجری میں تحریر کی گئی ہے۔

تاہم اس میں اس بات کی وضاحت کردی گئی ہے کہ ۱۲۹۰ھ میں شیخ محقق سید محمد نافع مرعشی زادہ نے اس پر نظر ثانی کی اور اس کی تصحیح و تحقیق کا فریضہ سرانجام دیا۔

لیکن چونکہ ان میں کہیں مرتب کتاب کی نشان دہی نہیں کی گئی ہے؛ اس لیے مؤلف کی کچھ بھی تفصیلات دیے بغیر ہی ہم اصل کتاب کو شروع کرتے ہیں۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس عمل کو شرفِ قبولیت سے ہمکنار فرمائے، اسے مصنف ومترجم دونوں کی ترقی درجات کا ذریعہ بنائے اور دارین کی سعادتوں سے بہرہ ور ہونے والے اعمال انجام دینے کی توفیق ہمارے رفیق حال کردے۔ آمین یارب العالمین۔

:- خادمِ کتاب وسنت :-

محمد افروز قادری چریاکوٹی

دلاص یونیورسٹی، کیپ ٹاؤن، افریقہ

(۱) سنن ابن ماجہ: ۱/۹ حدیث: ۲۱...... جامع الاحادیث سیوطی: ۱۵/۴۷۳ حدیث: ۱۵۹۶۷۔

تقریب

(از: مصلح قوم وملت مفکرِ اسلام حضرت علامہ مفتی محمد عبدالمبین نعمانی قادری۔مدظلہ۔

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم ، نحمدہ و نصلی و نسلم
علیٰ رسولہ الکریم و آلہ و صحبہ اجمعین .

زیر نظر مجموعۂ حدیث 'وصایاے تاجدارِ کائنات ﷺ براے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہٗ عزیزی مولانا محمد افروز قادری چریا کوٹی 'حفظہٗ ربّہ' کی ایک بڑی قیمتی دریافت ہے۔ خداوند قدوس انھیں اس خدمت جلیلہ کا ڈھیروں ثواب بخشے۔ یہ تو سبھی جانتے ہیں کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو کثرتِ روایت کی وجہ سے جو خصوصیت حاصل ہے وہ کسی اور کو حاصل نہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کا اِنعام ہے جسے عطا فرمائے۔ زیر نظر مجموعہ ان احادیث پر مشتمل ہے جو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہیں اور زیادہ تر اَحادیث میں مواعظ و وصایا ہی کا بیان ہے۔

یہ کتاب واعظین کے لیے بھی بڑے خاصے کی چیز ہے اور تصوف وسلوک کی راہ پر چلنے والوں کے لیے بھی یہ عظیم ذخیرۂ معلومات اور تحفۂ نصائح ہے۔

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے رخِ حیات کے جلووں سے آنکھیں منور کرنے کے لیے تاریخ وسیرت کے سینکڑوں صفحات کھنگال کر روشن وتاباں گوشوں کو بالاے بام کیا جاسکتا ہے تاکہ ان کے کردار وعمل کے تابناک موتیوں سے ہم اپنی تاریک دنیا کو اُجالوں سے ہمکنار کرسکیں، لیکن اس مجموعہ نصائح کی تقریب میں اس کی گنجائش نہیں، اس لیے بہت اختصار کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حیاتِ مبارکہ کا ایک اجمالی خاکہ ہدیۂ قارئین ہے۔

عکس حیاتِ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

نام وخاندان: یمن کے قبیلہ دَوس سے ان کا نسبی وخاندانی تعلق ہے، زمانۂ جاہلیت میں ان کا نام 'عبد شمس' یا 'عبد عمر' تھا مگر جب یہ ۷/ہجری میں جنگ خیبر کے بعد دامن اسلام سے وابستہ ہو گئے تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انھیں اپنا بنالیا اور وہ بھی سرکارِ اقدس کے قدموں سے لپٹ گئے اور پوری زندگی خدمت گزاری میں کھپادی۔

اسلام لانے کے بعد آپ کا نام عبد اللہ یا عبد الرحمٰن ابن صخر رکھا گیا، مگر ابو ہریرہ آپ کی کنیت آپ کے نام پر ایسا غالب آئی کہ لوگ نام کو بھول گئے، سب نے کنیت ہی یاد رکھی اور اسی سے پکارا۔

علامہ ابن عبد البر نے استیعاب (ج۴/۱۷۶۹) میں گیارہ نام گنائے ہیں اور ان ناموں میں ایک نام عبد اللہ بھی ہے۔ یوں ہی والد کے نام میں بھی بہت اختلاف ہے، گویا بعد اسلام سرکارِ دو جہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عبد اللہ نام کو باقی رکھا یا عبد الرحمٰن نام رکھا، بہرحال عہد اسلام میں ان کے یہ دونوں نام ملتے ہیں۔

یہ نہایت عبادت گزار اور متقی و پرہیزگار صحابی ہیں۔ ابو الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ آپ روزانہ ایک ہزار نفل نماز پڑھتے تھے۔ آٹھ سو صحابہ وتابعین نے آپ سے حدیثیں روایت کی ہیں۔ آپ سے پانچ ہزار تین سو چوہتر (5374) حدیثیں مروی ہیں جن میں سے چار سو چھیالیس (446) بخاری شریف میں ہیں۔ تین سو پانچ (305) حدیثیں بخاری ومسلم دونوں نے روایت کی ہیں۔ ترانوے (93) وہ ہیں جن کو صرف امام بخاری نے نقل کیا ہے اور ایک سو نوے صرف امام مسلم نے، اور مسلم نے کل چار سو پچانوے (495) حدیثیں صرف حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیں۔

اپنی کنیت ابو ہریرہ کے بارے میں خود فرماتے ہیں: میں بکریاں چرایا کرتا تھا۔

میرے پاس ایک چھوٹی سی بلی تھی، میں اس سے دل بہلاتا تو لوگوں نے اس کی وجہ سے مجھے ابو ہریرہ کہنا شروع کر دیا۔ اور ایک روایت میں یہ بھی آیا ہے کہ اس بلی کو آستین میں رکھے رہتے۔ ایک بار حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دیکھ لیا، فرمایا: اے ابو ہریرہ!. بس اس کے بعد یہی نام سب کی زبان پر آ گیا۔

هُرَيرَه، هِرَّة کی تصغیر ہے۔ ہرۃ کے معنی بلی، ہریرہ کا معنی بلیّا، تو ابو ہریرہ کے معنی بلیّا کے باپ یا بلیّا والے۔

حضرت ابو ہریرہ کی والدہ کا نام میمونہ یا امینہ تھا، عرصے تک اسلام سے دور رہیں۔ حضرت ابو ہریرہ کی درخواست پر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کے ایمان لانے کی دعا فرمائی تو وہ ایمان لے آئیں۔

حلیۃ الاولیاء اصفہانی میں اصحابِ صفہ کے تذکرے میں ہے کہ ابو ہریرہ اُن ستر اصحاب صفہ میں تھے جن کو بھوک کی شدت درپیش ہوتی اور کپڑوں کی کمی کا یہ عالم تھا کہ چادر سے پورا بدن نہیں ڈھاپ پاتے، سر چھپاتے تو قدم کھل جاتا، قدم چھپاتے تو سر کھل جاتا۔

یہ اصحابِ صفہ وہ ہیں کہ رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کی تعریف کرتے ہوئے فرمایا: یہ وہ لوگ ہیں جن کے ساتھ بیٹھے رہنے کا اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے، چنانچہ ارشادِ خداوندی ہے:

وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ
يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ وَلَا تَعْدُ عَيْنٰكَ عَنْهُمْ. (سورۂ کہف:۱۸/۲۸)

اور اپنی جان ان سے مانوس رکھو جو صبح و شام اپنے رب کو پکارتے ہیں اس کی رضا چاہتے اور تمہاری آنکھیں انھیں چھوڑ کر اور پر نہ پڑیں۔ (کنز الایمان)

حضرت قتادہ کا قول ہے کہ یہ آیت اصحابِ صفہ کے حق میں نازل ہوئی۔ یہ سات سو فقراے صحابہ تھے جو مسجد نبوی کے چبوترے پر پڑے رہتے تھے۔ تجارت نہیں کرتے تھے، ایک نماز پڑھتے پھر دوسری کا انتظار کرتے جب یہ آیت نازل ہوئی تو سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا :

الحمد للّٰہ الذي جعل في أمتي من أمر ربي أن أصبر معهم .

(تفسیر مظہری زیر آیت مذکورہ)

تمام خوبیاں اس خداے جلیل کے لیے جس نے میری اُمت میں ایسے خوش نصیب پیدا کیے جن کے ساتھ بیٹھنے کا مجھے حکم فرمایا۔

حضرت ابو ہریرہ اہل صفہ کے نقیب بھی تھے۔ جب سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو انھیں بلانا ہوتا یا ان میں کچھ تقسیم کرنا ہوتا یا انھیں کوئی پیغام دینا ہوتا تو آقاے کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت ابو ہریرہ ہی کو واسطہ بناتے۔

یہ سرکارِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ سفر میں بھی رہا کرتے۔ ان کے تذکرے میں یہ بات بطورِ خاص مذکور ہے کہ بس جہاں کھانا کھایا سرکار کی بارگاہ میں حاضر ہوگئے۔ یہی وجہ ہے کہ آپ نے سرکارِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سب سے زیادہ حدیثیں بیان کی ہیں۔ اوراجلہ صحابہ (جلیل القدر صحابہ) مثلاً حضرت ابن عمر، حضرت جابر، حضرت انس اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہم اور تابعین نے ان سے حدیثیں لی ہیں۔

آپ بڑے صابر وشاکر تھے۔ صبر کا تو یہ عالم ہے کہ پوری زندگی سرکار کی خدمت اور اصحاب صفہ جیسے صابرین کے ساتھ گزاری جو ملا کھالیا ورنہ صبر کیا۔ کاروبارِ دنیا سے بالکل تعلق نہیں رکھا اور اللہ عزوجل کی بارگاہ میں شکر گزاری کرتے ہوئے یوں گویا ہوئے :

'یتیمی میں پلا، مسکینی کی حالت میں ہجرت کی، بسرہ بنت غزوان کا نوکر بنا،

اس کی خدمت کی پھر اسی سے میری شادی بھی ہوگئی، اس اللہ کا شکر جس نے دین کو پشت پناہ اور ابو ہریرہ کو امام بنا دیا'۔

حضرت ابو ہریرہ اپنی غربت و مسکنت کا تذکرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں :

میں نے یتیمی کی حالت میں پرورش پائی اور مسکینی کی حالت میں ہجرت کی، میں بسرہ بنت غزوان کے ہاں روٹی پر مزدوری کرتا، جب وہ لوگ سوار ہوتے یا اُترتے تو میں ان کی خدمت کرتا، اور آج یہ حال ہے کہ اللہ تعالیٰ نے میرا اس سے نکاح کر دیا ہے، اس اللہ کا شکر جس نے دین اسلام سے ابو ہریرہ کو فوقیت دی اور اس کو لوگوں کا امام بنا دیا، تو اب میں سوار ہوتا ہوں اور جب اُترتا ہوں تو وہ میری خدمت کرتی ہے۔

۵۷ ھ یا ۵۹ ھ میں ۷۸ سال کی عمر پا کر مدینہ طیبہ میں وصال فرمایا۔ ولید بن عقبہ نے نماز عصر کے بعد ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ اکابر صحابہ میں ابن عمر، اور ابو سعید خدری رضی اللہ عنہما شریک جنازہ ہوئے اور جنۃ البقیع میں مدفن بنا۔ پھر جب ولید نے حضرت معاویہ کو ان کی موت کی خبر دی تو انھوں نے لکھا کہ دیکھو جن کو انھوں نے چھوڑا ہے دس ہزار درہم دے دو اور ان کے ساتھ اچھا سلوک کرو کہ انھوں نے حضرت عثمان کی شہادت کے دن ان کی مدد کی تھی۔ (بحوالہ الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب)

آپ جب مرض الموت میں مبتلا ہوئے تو رو رہے تھے، پوچھا گیا کیوں رو رہے ہیں فرمایا: میں اس دنیا کی محبت میں نہیں رو رہا ہوں میں تو اس لیے رو رہا ہوں کہ سفر لمبا ہے اور زادِ سفر تھوڑا، راستے کے آخری سرے پر کھڑا ہوں مجھے معلوم نہیں وہ مجھے جنت میں ڈھکیل دے یا جہنم میں۔ لوگ آپ کی شفا کے لیے دعا کرنے لگے تو فرمایا: اے اللہ! مجھے تیری ملاقات پسند ہے، تو بھی میری ملاقات پسند فرمالے۔ مروان عیادت کر کے بازار پہنچا اور یہ انتقال فرما گئے۔

احمد ونسائی کی صحیح روایت ہے عبدالرحمٰن بن مہران کہتے ہیں کہ ابو ہریرہ نے اپنی موت کے وقت یہ فرمایا: میرے اوپر خیمہ مت لگانا اور میرے جنازے کے ساتھ دھونی دان لے کر مت چلنا اور جلد تر مجھے دفن کر دینا۔ (الاصابہ: ۷/۱۹۷) اور ابوسلمہ کی روایت میں یہ بھی ہے کہ مجھ پر نوحہ مت کرنا۔

تمام غزوات میں آپ سرکار کے ہم رکاب رہے۔ کثرتِ روایت پر بعض صحابہ کو تعجب ہوا تو ارشاد فرمایا: 'تم لوگ کہتے ہو ابو ہریرہ بہت زیادہ حدیثیں بیان کرتا ہے، اللہ کے یہاں جانا (اور حساب دینا ہے) میں مسکین تھا کھانے کو مل جاتا بس اس کے بعد رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر رہتا، مہاجرین بازاروں میں تجارت کرتے، انصار اپنے گھر کے کام کاج (اور کھیتی باڑی) میں مشغول رہتے، لیکن میں ان وقتوں میں سرکار کی بارگاہ میں موجود رہتا کہ جب یہ لوگ (انصار ومہاجرین) نہ ہوتے، میں ان باتوں یعنی حدیثوں کو یاد رکھتا جو یہ لوگ نہیں رکھتے، اس لیے میں زیادہ حدیثیں روایت کرتا ہوں'۔

آپ فرماتے ہیں خدا کی قسم! میں تمہارے سامنے حدیثیں نہ بیان کرتا اگر اللہ کی کتاب میں یہ آیت نہ ہوتی:

اِنَّ الَّذِیْنَ یَکْتُمُوْنَ مَا اَنْزَلْنَا مِنَ الْبَیِّنَاتِ وَالْهُدٰی مِنْ بَعْدِ مَا بَیَّنّٰهُ لِلنَّاسِ فِي الْكِتٰبِ اُولٰئِکَ یَلْعَنُهُمُ اللّٰهُ وَیَلْعَنُهُمُ اللّٰعِنُوْنَ .

(سورۂ بقرہ: ۲/۱۵۹)

بے شک وہ جو ہماری اُتاری ہوئی روشن باتوں اور ہدایت کو چھپاتے ہیں بعد اس کے کہ لوگوں کے لیے ہم اسے کتاب میں واضح فرما چکے، ان پر اللہ کی لعنت ہے اور لعنت کرنے والوں کی لعنت۔ (کنز الایمان)

آپ کا حافظہ قوی نہ تھا اس لیے ایک بار بارگاہِ رسالت میں ضعف حافظہ کی شکایت کی، سرکار نے فرمایا: اپنی چادر پھیلا، انھوں نے چادر پھیلا دی۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ

وآلہ وسلم نے دو چلّو اس میں ڈالا (حالانکہ بظاہر اس وقت سرکار کے ہاتھوں میں کچھ نہ تھا) پھر حکم دیا: چادر سمیٹ لو اور سینے سے لگا لو۔ انھوں نے ایسا ہی کیا۔ فرماتے ہیں: پھر میرا حافظہ اتنا قوی ہو گیا کہ اب کچھ بھی نہیں بھولتا۔ (بخاری کتاب العلم)

حضرت ابو ہریرہ خود تو حدیثیں حفظ و بیان کرتے ہی تھے چاہتے تھے اور لوگ بھی اس کی طرف متوجہ ہوں۔ چنانچہ ایک مرتبہ آپ بازار گئے اور لوگوں سے کہا: تم لوگ عاجز کیوں ہو، لوگوں نے عرض کی: ہماری کیا عاجزی ہے؟ فرمایا: مسجد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی میراث بٹ رہی ہے اور تم یہاں بازار میں مشغول ہو۔ لوگ بھاگتے ہوئے مسجد آئے، کہیں نہیں دیکھا کہ کچھ بٹ رہا ہو۔ آکر آپ سے کہا: اے ابو ہریرہ! کہاں میراث بٹ رہی ہے؟ کہا مسجد میں۔ عرض کیا ہم لوگ مسجد میں گئے وہاں تو کچھ بٹتا نہیں دیکھا۔ فرمایا: کیا وہاں لوگوں کو نہ دیکھا۔ کہا ہاں۔ فرمایا: وہ لوگ کیا کر رہے تھے۔ کہا پڑھ رہے تھے، تعلیم کا کام ہو رہا تھا۔ فرمایا: اللہ تمہارا بھلا کرے وہی تو رسول اللہ کی میراث ہے۔

حضرت ابو ہریرہ خود تو اسلام پسند تھے ہی دوسروں کو بھی اسلام کی دعوت دیتے۔ آپ کی والدہ اسلام سے دور تھیں، آپ ان کو برابر دعوت دیتے وہ انکار کرتیں۔ ایک روز آپ نے دعوتِ اسلام دی تو ان کی ماں نے نہ صرف کہ انکار کیا بلکہ سرکار کی شان میں کچھ نازیبا کلمات کہہ دیا، اس پر ابو ہریرہ آب دیدہ ہو گئے۔ وہ خود بیان کرتے ہیں کہ میں روتے ہوئے رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور رو کر عرض کیا کہ یارسول اللہ! میری ماں نے آپ کی شان میں ایسا کلمہ کہا کہ میں پسند کرتا۔ اے آقا! آج آپ میری ماں کے لیے دعاے ہدایت فرما دیں۔ آپ نے دستِ دعا دراز کر کے فرمایا:

اللّٰهم اهدِ اُمَّ أبي هريرة .

اے اللہ! ابو ہریرہ کی ماں کو ہدایت نصیب فرما۔

اس کے بعد میں خوش خوش گھر آیا تو دیکھا کہ دروازہ بند ہے اور پانی گرنے کی آواز آ رہی ہے۔ آواز آئی، ابو ہریرہ! باہر ہی ٹھہرو۔ کچھ دیر کے بعد دروازہ کھلا گویا وہ غسل کر رہی تھیں، اب کپڑے بدل کر دروازے تک آئیں اور آتے ہی کہا :

أشهد أن لا إلٰه إلا اللّٰه وأشهد أن محمدا عبده ورسوله.

یہ سن کر میں فرحت و انبساط میں ڈوب گیا۔ فوراً رسول اللہ علیہ السلام کی بارگاہ میں مارے خوشی کے روتا ہوا حاضر ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! خوش ہو جائیے کہ اللہ نے آپ کی دعا قبول کر لی۔ میں گھر گیا تو دیکھا کہ والدہ نے کلمہ پڑھ لیا اور مسلمان ہو گئیں۔ پھر آپ نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرے اور میری والدہ کے حق میں دعا کر دیجیے کہ ہم دونوں ایمان والے مردوں اور ایمان والی عورتوں کے محبوب اور دوست ہو جائیں۔ سرکار نے دعا دیتے ہوئے فرمایا :

اللهم حبب عبيدک هٰذا و أمه إلى كل مؤمن ومؤمنة .

اے اللہ! اپنے اس بندے (ابو ہریرہ) اور اس کی ماں کو ہر مومن و مومنہ کا محبوب بنا دے۔

رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہ دعا بھی قبول ہوئی کہ آج بھی صحابہ کرام میں ابو ہریرہ کو نمایاں طور پر اہل اسلام محبوب رکھتے ہیں، اور ان کا حدیثوں کے صدقے میں بار بار نام لیتے ہیں، اور کسی کا بار بار نام لینا خود محبت کی علامت ہے۔ اور آپ کے طفیل آپ کی والدہ سے بھی اہل ایمان عقیدت رکھتے ہیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اپنی بھوک کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں :

میں مارے بھوک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے منبر پاک اور حجرۂ عائشہ کے درمیان ایسا لٹ پلٹ کرتا کہ لوگ مجھے مجنون یا مرگی زدہ سمجھتے حالانکہ میں بھوک کی شدت

سے ایسا کرتا تھا، مجھ میں نہ مرگی تھی نہ جنون۔

ابو سلمہ سے روایت ہے کہ ابو ہریرہ آئے اور نبی پاک علیہ السلام کو سلام کیا، سرکار کے مرضِ وصال میں عیادت کے لیے (اجازت مانگی) تو اجازت مل گئی۔ ابو ہریرہ داخل ہو کر کھڑے ہو گئے، دیکھا تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت علی کے سینے پر ٹیک لگائے ہوئے ہیں اور علی کا ہاتھ حضور کے سینۂ اقدس سے ملا ہوا ہے اور سرکار اپنے دونوں پائے اقدس پھیلائے ہوئے ہیں، فرمایا: اے ابو ہریرہ! قریب آؤ، تو وہ حضور سے قریب ہو گئے، پھر فرمایا: اے ابو ہریرہ! قریب آؤ، تو وہ قریب ہو گئے یہاں تک قریب ہوئے کہ ابو ہریرہ کی انگلیاں حضور کی انگلیوں سے چھو گئیں پھر ان سے فرمایا: بیٹھ جائیے تو وہ بیٹھ گئے پھر فرمایا: اپنے کپڑے کا ایک کنارہ میرے قریب کرو، تو ابو ہریرہ نے اپنا کپڑا اپھیلا دیا اور اس کو کھول کر حضور سے قریب کر دیا تو سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے فرمایا:

اے ابو ہریرہ! میں تم کو چند باتوں کی وصیت کرتا ہوں جن کو تم زندگی بھر چھوڑ نا نہیں، انھوں نے عرض کیا: فرمائیں جو چاہیں اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابو ہریرہ سے فرمایا: تم جمعہ کے دن کا غسل لازم پکڑ لو اور یوں ہی جمعہ کے دن جلد مسجد آنے کو، اور کوئی لغو بات نہ کرنا، نہ کھیل میں مشغول ہونا اور تم کو ہر مہینے میں تین روزے کی وصیت کرتا ہوں اس لیے کہ ہمیشہ روزہ رکھنے کے مثل ہے۔ یعنی اس کا ثواب ایسا ہے جیسے کوئی ہمیشہ روزہ دار ہو۔ اور تم کو فجر کی دو رکعت (سنت) کی وصیت کرتا ہوں اس کو کبھی مت چھوڑنا اگر چہ رات بھر نماز پڑھ چکے ہو (یعنی رات بھر کی نوافل کے بعد بھی اس کی اہمیت ہے) اس لیے کہ اس میں بڑا ثواب ہے۔ اس کو حضور نے تین مرتبہ فرمایا۔

پھر فرمایا: اے ابو ہریرہ! اپنا کپڑا اپنی طرف سمیٹ لو تو انھوں نے اس کو اپنے سینے سے لگا لیا۔ پھر عرض کیا: میرے ماں باپ حضور پر قربان، میں ان باتوں کو چھپا کر رکھوں

اور صرف خود عمل کروں یا ان کا اعلان کردوں۔ سرکار نے ارشاد فرمایا: اے ابو ہریرہ! ان کو ظاہر کردو، لوگوں کو بتادو، ان کو عام کردو۔ سرکار نے اسے بھی تین بار ارشاد فرمایا۔ (اخرجہ ابن عدی فی الکامل: ۳/۲۷۷۔ بحوالہ الاصابہ: ۷/۳۸۶)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی دیگر صحابہ کی طرح کرامتیں صادر ہوئی ہیں جس سے آپ کے مقام و مرتبہ پر مزید روشنی پڑتی ہے۔ ایک مشہور کرامت درج کی جاتی ہے۔ ایک مرتبہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چند چھوہارے حضرت ابو ہریرہ کو عطا کیے اور حکم دیا کہ ان کو اپنی تھیلی میں رکھ لو اور جب جی چاہے اس میں سے ہاتھ ڈال کر نکال لیا کرنا، خود کھانا دوسروں کو کھلانا مگر خبردار اس تھیلی کو کبھی خالی کر کے مت جھاڑنا تو یہ چھوہارے کبھی ختم نہ ہوں گے۔

یہ تھیلی ایسی بابرکت ثابت ہوئی کہ تیس برس تک حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اس تھیلی میں سے چھوہارے نکال کر کھاتے اور لوگوں کو کھلاتے رہے بلکہ اس میں سے کافی مقدار میں صدقہ و خیرات بھی کر چکے تھے مگر چھوہارے ختم نہ ہوئے یہاں تک کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی شہادت کے دن ہنگاموں کی بھیڑ میں وہ تھیلی کمر سے کھل کر کہیں گر گئی جس کا عمر بھر حضرت ابو ہریرہ کو بے انتہا صدمہ اور ملال رہا۔ راستوں میں روتے اور نہایت رقت انگیز اور درد بھرے لہجے میں یہ شعر پڑھتے ہوئے گھومتے پھرتے ؎

للناسِ هم و لي في اليوم همـــان

فقد الجراب وقتل الشيخ عثمان

یعنی سب لوگوں کو تو آج ایک ہی غم ہے مگر مجھے دو غم ہے: ایک غم (چھوہارے کی) تھیلی کے گم ہونے کا اور دوسرا غم امیر المومنین عثمان غنی کی شہادت کا۔ (مرقاۃ المفاتیح: ۱۰/۲۶۹ حدیث: ۵۹۳۳)

بخاری ہی کی روایت میں یہ بھی ہے کہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے علم کے دو برتن عطا فرمائے۔ ایک تو لوگوں میں پھیلاتا ہوں، دوسرے کو اگر ظاہر کردوں تو یہ گلا کاٹ ڈالا جائے۔ (بخاری: ۲۳/۱)

دوسرے علم سے کیا مراد ہے یہ تو سرکار جانیں یا ابو ہریرہ، بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ ایسا علم باطن تھا جس کے متحمل عام لوگ نہیں ہو سکتے، اس لیے اس کو انھوں نے سینے ہی میں چھپائے رکھا، اس سے سرکار کی بارگاہ میں ابو ہریرہ کے مقام ومرتبے کا بھی بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔

بعض علما نے فرمایا: اس سے تاریخ کے وہ واقعات مراد ہیں جو بعد میں وقوع پذیر ہونے والے تھے اوران میں ظالم وجابر حکمرانوں کی طرف اشارہ بلکہ صراحت تھی۔ اب اگر حضرت ابو ہریرہ انھیں بیان کردیتے تو وہ ظالم حکمران ان کی جان نہیں بخشتے، اس لیے انھوں نے چھپائے رکھا، البتہ اپنے بعض اقوال سے اشارہ ضرور کردیا تھا جیسا کہ فرمایا:

أعوذ باللّٰہ من رأس الستين وإمارة الصبيان . (فتح الباری)

میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں ساٹھ ویں سال کے اختتام سے اور نوعمروں کی امارت وحکومت سے۔

اس سے یزید کی حکومت وظلم کی طرف واضح اشارہ ہے، چنانچہ اکسٹھویں سال میں یزید کی امارت اور ظلم وزیادتی کربلا میں شہادت امام حسین کا واقعہ ہائلہ پیش آیا اور آپ اپنی دعا کی مقبولیت کے طفیل اس سے قبل ہی ۵۹ھ میں اس دارِ فانی سے کوچ کر گئے۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو آئندہ ہونے والے واقعات کا علم تھا اور آپ نے اپنے چہیتے صحابی ابو ہریرہ کو بھی ان کی خبر دی تھی۔ حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں: اگر میں چاہوں تو ایک ایک کا نام بتادوں، لیکن خوف فتنہ سے نہیں بتاتا۔ اس سے ان لوگوں کا بھی رد ہوتا ہے جو یہ کہتے ہیں کہ آئندہ کی بات کسی کو معلوم نہیں

نہ خود سے نہ اللہ کے بتانے سے۔ یہ توصیح ہے کہ غیب کی خبر حقیقی طور پر سوائے خدا کے از خود کسی کو نہیں لیکن اللہ کے بتانے سے یقیناً خبر ہوتی ہے، اس کی مثالیں حدیث سے سینکڑوں بلکہ ہزاروں پیش کی جاسکتی ہیں۔

صحابہ کرام، تابعین اور ائمہ دین نے حضرت ابو ہریرہ کے قوتِ حافظہ اور زہد وتقویٰ کا اعتراف کیا۔ رجال کی کتابوں میں اس کے شواہد موجود ہیں یہاں اختصار کے باعث پیش نہیں کیا جارہا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ کے کامل الایمان اور پیکر زہد وتقویٰ بننے کے اسباب میں بڑا سبب سرکارِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں کثرت سے حاضری اور احادیث کی سماعت ہے۔ یعنی آپ فیضانِ صحبت سے بھی مشرف تھے اور احادیث رسول کے سب سے بڑے حافظ بھی تھے، ان سے ہی مروی احادیث کا یہ مجموعہ پیش ناظرین ہے جس میں سرکارِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ارشاد فرمودہ وہ اَحادیث ہیں جن کا تعلق نصائح ووصایا اور پند وموعظت سے ہے، ان کا مطالعہ اخلاق وکردار کی بلندی اور فکر ونظر کی بالیدگی کا ضامن ہے۔

عزیزی مولانا محمد افروز قادری چریاکوٹی - زید علمہ وفضلہ - کا اُردو داں طبقہ کے لیے بابِ حدیث میں یہ ایک بڑا کارنامہ ہے کہ ان احادیث کا نہایت سلیس اور عمدہ ترجمہ کرکے وہ اہل ایمان کی خدمت میں پیش کررہے ہیں۔ اس سے قبل بھی موصوف اس طرح کے کئی ایک وقیع، نادر اور معلومات آفریں کام وہ بحسن وخوبی انجام دے چکے ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ اس خدمت جلیلہ کو قبول ومنظور فرمائے اور مصنف ومترجم ومعاون سب کو جزائے خیر دے۔ آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ۔

محمّد عبد المبین نعمانی قادری

دار العلوم قادریہ، چریاکوٹ، مئو (یوپی) الہند 276129

۲۵ر شوال المکرّم ۱۴۳۵ھ۔ Mob: 09838189592

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللّٰھم سھل ویسر یا کریم ، وتمم بالخیر یا علیمُ

وجہِ تالیف ! ایک نوجوان کا اِستفسار

حضرت حماد بن عطیہ بیان کرتے ہیں کہ ہمیں ابن وہب صالحی نے خبر دی اور وہ فضل بن عبدالغالب سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے فرمایا: ہم ایک روز حضرت حسن بن سعید بصری کی مجلس میں بیٹھے ہوئے تھے کہ اچانک ایک خراسانی شخص داخل ہوا۔ حسن بصری اس کی طرف متوجہ ہوئے اور پوچھا :

تم کون ہو؟۔

کہاں سے آئے ہو؟؟۔

اور یہاں آنے کا مقصد کیا ہے؟؟؟۔

اس نے جواب دیا: میں ملک شیراز کا باشندہ ہوں، اورعلم کی پیاس بجھانے کے لیے مختلف علمی وروحانی چشموں پر وارد ہوتا رہتا ہوں۔ مجھے پتا چلا ہے کہ آپ عرفا واولیا کے شیخ وامام ہیں، اس دور میں آپ کی ذات علوم وفیوض کا بہترین سرچشمہ ہے؛ اورآپ نے علومِ دین ودنیا کوخراسانی دو ورقوں میں جمع کررکھا ہے؛ لہٰذا میں چاہوں گا کہ آپ اُن بیش بہاخزانہاے علمیہ کومیرے اِفادہ وشوق کی خاطر اِملا کروادیں۔

حسن بصری اس کی باتیں سن کرخوش ہوئے اور فرمایا: بیٹا! جس چیز کی تجھے طلب

اور تلاش ہے وہ بجز اُن وصایا ونصائح کے کہیں اور نہیں مل سکتا جو معلم کائنات، امام الانبیاء والمرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (اپنے تلمیذ اَرشد) ابو ہریرہ کے لیے کی تھیں۔اس کے بعد حسن بصری نے ورق لے کر اِملا کرانا شروع کیا۔جس کی سب سے پہلی نصیحت وہ حدیث تھی جسے اُم سلمہ سے ابن عمر، ابن سنان، اور ابن مکحول شامی نے روایت کیا تھا۔

وہ بیان کرتے ہیں کہ ہمیں ابوقرہ نے خبر دی، انھیں سعید بن حارث دوسی سے روایت پہنچی، اور وہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ انھوں نے فرمایا: میں نے ایک روز بارگاہِ رسالت میں عرض کیا: یارسول اللہ! میں نے اپنی شب کے تین حصے کر لیے ہیں۔ پہلے حصے میں آرام کرتا ہوں۔ دوسرے حصے میں آپ سے سنے ہوئے علوم واَخبار کا حفظ ومراجعہ کرتا ہوں۔ اور تیسرے حصے میں نمازیں پڑھتا ہوں؛ لیکن مجھے ہمیشہ یہ ڈر لگا رہتا ہے کہ جو کچھ آپ سے سیکھتا رہتا ہوں کہیں اُن میں سے کچھ بھول نہ جاؤں۔

یہ سن کر معلم انسانیت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے ابو ہریرہ! اپنا چغہ بچھاؤ تاکہ میں اس پر کچھ دیر کے لیے لیٹ جاؤں۔ پھر اس پر بیٹھ کر میں تجھے کچھ ایسی نصیحت کروں گا جو اوّلین وآخرین کے سارے علوم کو جامع ہوگی۔ اس کے بعد وہ چغہ تم اپنی پشت پر ڈال لینا، تو وہ سارے علوم تمہارے دل کے برتن میں اُتر جائیں گے، اور-ان شاءاللہ تعالیٰ- پھر کبھی تم بھولنے نہ پاؤ گے۔

اس کے بعد میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میرے حق میں کچھ دعا فرمادیں، تو آپ نے یوں دعا اِرشاد فرمائی :

اللّٰهم حبب أبا هريرة إلى المؤمنين وبغضه إلى المنافقين .

یعنی اے اللہ! مومنوں کے دل ابو ہریرہ کی محبت سے سرشار فرمادے اور

منافقین کے لیے اسے مبغوض وناپسندیدہ کردے۔☆

بستر پر آنے کے آداب

پھر معلم کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سلسلہ نصائح کا آغاز کرتے ہوئے فرمایا:

یا أباھریرة! إذا أویت إلی فراشک فارقد علیٰ یمینک وقل بسم اللّٰہ فإن الملائکة یحرسونک من شر مردة الجن والإنس والشیاطین إلی أن تصبح، وقل عند مرقدک سبحان اللّٰہ ثلاثا وثلاثین مرة والحمد للّٰہ مثل ذالک واللّٰہ أکبر مثل ذالک ولاإلٰہ إلا اللّٰہ مرة واحدة تمام المائة فإنہ من فعل ذلک کتب اللّٰہ لہ مثل أجر من أحیا لیلة إلی الصباح في رکعتین من الصلوٰة .

اے ابوہریرہ! جب تم اپنے بستر پر (لیٹنے کی غرض سے) آؤ تو دائیں کروٹ پر 'بسم اللہ' کہتے ہوئے سوجاؤ۔ اس کا فائدہ یہ ہوگا کہ فرشتے صبح تک سرکش جنات وانسان اور شیاطین سے تمہاری حفاظت کرتے رہیں گے۔ نیز لیٹتے وقت تینتیس مرتبہ 'سبحان اللہ'، تینتیس مرتبہ 'الحمد للہ'، تینتیس مرتبہ 'اللہ اکبر' اور اخیر میں ایک مرتبہ 'لا الہ الا اللہ' پڑھ کر سو کا عدد پورا کرلو، یہ عمل ایسا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہیں اس شخص کی طرح اَجر وثواب سے نوازے گا جس نے دو رکعت نماز میں پوری رات جاگ کر عبادت کی ہو۔

☆ یعنی کسی منافق کے دل میں حضرت ابوہریرہ کی محبت کبھی نہیں سماسکتی؛ لہٰذا اگر کوئی آج حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں یاوہ گوئی کرے تو سمجھ لینا چاہیے کہ اس کا تعلق کس گروہ سے ہے! نیز یہ کہ صادق ومصدوق علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بات کتنی سچی ہے!!۔ -چریاکوٹی-

سوتے وقت سورۂ طارق و تکاثر پڑھنے کی فضیلت

یـــــا أبا هريرة ! ومن قرء وَالسَّمَآءِ وَالـطَّارِقِ، وألْهَاكُمُ التَّكَاثُرُ عند مرقده كتب اللّٰه له عدد نجوم السماوات وغفر اللّٰه له سبعين كبيرة .

اے ابو ہریرہ! جو شخص سوتے وقت 'سورۂ طارق' اور 'سورۂ تکاثر' پڑھ لے تو اللہ تعالیٰ اسے نہ صرف آسمان کے ستاروں کے برابر ثواب عطا فرمائے گا بلکہ اس کے ستر کبیرہ گناہ بھی معاف کر دے گا۔

ذکر کرتے کرتے سو جانے کی فضیلت

يـا أبـاهـريرة ! من ذكر اللّٰه عند مرقده حتى يذهب النوم أمر اللّٰه ملكا يصلي عليه إلى الصبح ثم تكتب صلاته في كتابه .

اے ابو ہریرہ! جو شخص اپنے بستر پر اللہ کا ذکر کرتے کرتے سو جائے تو اللہ تعالیٰ فرشتے کو حکم دیتا ہے کہ وہ صبح تک اس کے لیے دعا کرتا رہے، پھر اس کی ساری عبادت اس بندے کے نامہ اعمال میں چڑھا دی جاتی ہے۔

وضو سے قبل 'بسم اللہ والحمد للہ' پڑھنے کی فضیلت

يـا أبـاهـريـــرة! إذا أردت طهارة فاضـــرب بيديک إلى الـمـاء وقـل بسـم الـلّٰـه والـحـمـد لـلّٰه فإن الملكين يكتبان الحسنات إلى غيب الشمس .

اے ابو ہریرہ! جب تم پاکی حاصل کرنے کا اِرادہ کرو تو اپنا ہاتھ پانی میں

ڈالنے سے پہلے 'بسم اللہ والحمدللہ' پڑھ لیا کرو۔ اس کا فائدہ یہ ہوگا کہ دو فرشتے غروبِ آفتاب تک تمہارے نام نیکیاں لکھتے رہیں گے۔

کھانے کے آداب

یـا أباهريرة! إذا أكلت فكل بثلاث أصابع مما يليك ولا تأكل من الوسط فإن البركة تنزل في الوسط .

اے ابو ہریرہ! جب بھی تمہیں کھانا ہو تو تین انگلیوں کے سہارے اپنے سامنے پڑا کھانا کھاؤ(۱)۔ درمیان سے کھانے کی کوشش نہ کرنا کہ برکت درمیان ہی میں اُترتی ہے۔

یـا أبـــاهـريرة! إذا أكلت فلا تعتمد على شمالک فإن ذالک من فعل الجبابرة .

اے ابو ہریرہ! کھاتے وقت اپنے بائیں پہلو پر ٹیک نہ لگایا کرو کہ یہ گھمنڈیوں کا طریقہ ہے۔

يـا أبـا هـريرة ! اغسل اليدين قبل الطعام بركة وبعدها مغفرة، وقـال أيـضـا الـوضـوء قبـل الـطعام ينفي الفقر وبعده ينفي اللمم، والمراد من الوضوء غسل اليدين وفمه .

اے ابو ہریرہ! کھانے سے پہلے دونوں ہاتھ دھل لیا کرو کہ اس میں برکت ہے اور کھانے کے بعد بھی کہ اس میں نوید مغفرت ہے۔ نیز یہ بھی فرمایا کہ کھانے

(۱) یہ حکم چاول کے علاوہ کھانوں کے لیے تو متعین ہے مگر چاول چونکہ عہد رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں نہ تھا اس لیے اس کو مستثنیٰ سمجھا جاسکتا ہے۔ کیوں کہ چاول کو صرف تین انگلیوں سے کھانا نہایت دشوار ہے۔ -نعمانی قادری-

سے پہلو ہاتھ منہ دھل لینا فقر وفاقہ کو دور کرتا ہے اور کھانے کے بعد دھلنا چھوٹے گناہوں کو جھاڑ دیتا ہے۔

یـا أبـا هـريرة! كل بثلاث، وصغر اللقم، وطل المضغ، ومصَّ الـمـاء مصا ولا تغبه غبا، واستاک عرصا، واكتحل وترا، وادهن غبا، ولا تسرف في الماء عند الطهارة فيطول عليک الحساب .

اے ابو ہریرہ! تین انگلیوں سے کھاؤ، لقمے چھوٹے چھوٹے رکھو، اور خوب چبا کر کھاؤ۔ پانی کو چوس چوس کر پیو، (ڈگڈگا کے) اور گٹ گٹ نہ پیا کرو۔ مسواک چوڑائی میں کرو۔ سرمہ طاق عدد میں لگاؤ۔ تیل ناغہ کرکر کے اِستعمال کرو۔ طہارت کے وقت پانی کا اِسراف نہ کرو کہ (بروزِ قیامت) اس کا حساب مہنگا پڑ جائے گا۔

وضو کرنے میں پانی کا خیال

یـــــا أبـاهريرة! ما من مؤمن يضرب يده في الماء عند الطهارة إلا ويقعد عند شماله شيطان يقاله خِنزَب يوسوس له حتـىٰ يهـوسه في كثرة الماء فإياک أن تطيعه في ذالک فإن تطهير الصالحين من أمتي كالتدهن بالدهن .

اے ابو ہریرہ! جب کوئی مردِ مومن وضو کے لیے اپنے ہاتھوں کو پانی میں ڈالتا ہے، تو اس کے بائیں طرف بیٹھا ہوا خنزب نامی ایک شیطان طہارت کے سلسلے میں اسے وسوسہ دیتا رہتا ہے تا کہ وہ پانی کا زیادہ بہاؤ کر کے اِسراف کا مرتکب ہو؛ لہٰذا ایسی حالت میں اس کی حرکتوں سے بچ کے رہنا۔ کیوں کہ میری اُمت کے صالحین طہارت یوں حاصل کرتے ہیں جیسے تیل چپڑا جاتا ہے۔

یــــا أباهريرة! إذا تطهرت للصلاة فلا تزد على المد من الـمـاء فـنـصـفه للغائط والبول ونصفه لجميع الأعضاء وإذا اغتسـلـت فـلا تزد على الصاع من الماء فتكون من المسرفين فـي الـمـاء فـقـد قال اللّٰه تعالىٰ: وأن المسرفين هم أصحاب النار .

اے ابو ہریرہ! جب نماز کے لیے طہارت حاصل کرنا ہو تو ایک مُد سے زیادہ پانی اِستعمال نہ کرنا، جس میں سے آدھا پیشاب پاخانہ کے لیے اور آدھا اعضاے وضو دھلنے کے لیے۔ یوں ہی غسل کے لیے ایک صاع (۱) سے زیادہ پانی اِستعمال نہ کرنا؛ ورنہ پانی کا اِسراف کرنے والوں میں شمار کیے جاؤ گے۔ جبکہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ’مسرفین ہی دراصل جہنمی ہیں‘۔

یــــا أبـاهـريـرة ! إذا تطهرت فاغرف الماء على وجهک غـرفا فإن المنافقين يمسحون وجوههم عند الطهارة مسحا، وإذا صـلـيـت فـلاتكن متلثما، واكشف عن فيک ولحيتک ولا تسبـق الإمــام بشيئ فتبـطـل صـلاتـک، ولا تصل وراء الصف وحدک .

اے ابو ہریرہ! جب تم وضو کرو تو چلو پانی سے بھر کر منہ دھلا کرو؛ کیوں کہ منافقین وضو کرتے وقت صرف چہروں کو پانی سے پونچھ دیا کرتے ہیں۔ یوں ہی نماز اَدا کرتے وقت اِدھر اُدھر دھیان مت بٹنے دو۔ نیز اپنا چہرہ اور داڑھی کھلی رکھو، کسی بھی معاملے میں امام سے آگے بڑھنے کی کوشش نہ کرو کہ

(۱) چار مد کا ایک صاع ہوتا ہے اور ایک صاع چار کلو تقریباً ایک سو گرام کے برابر ہوتا ہے۔

اس سے نماز باطل ہو جاتی ہے۔اور کبھی صفوں کے پیچھے تنہا کھڑے ہو کر نماز نہ پڑھو۔(۱)

طہارت کے بعد کیا پڑھے؟

یـــا أباهريرة! إذا فرغت من الطهارة وغسلت قدميک فاقرأ 'إنا أنزلناه في ليلة القدر' فإنه من فعل ذالک مرة واحدة كتب اللّٰه تعالىٰ له بكل قطرة نزلت عند كل طهارة عبادة سنةٍ بقيامها وصيامها وعتق رقبة وإطعام ستين مسكينا .

اے ابو ہریرہ! جب تم طہارت سے فارغ ہو جاؤ اور اپنے قدموں کو دھل لو، تو ایک مرتبہ (سورۂ قدر) 'انا انزلناہ فی لیلۃ القدر' پڑھ لیا کرو؛ کیوں کہ جو شخص ایسا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ بوقت طہارت گرنے والے پانی کے ہر قطرے کے بدلے ایک سال کی ایسی عبادت کا ثواب لکھتا ہے جس میں رات میں قیام اور دن میں روزہ رکھا گیا ہو۔ نیز اسے ایک غلام آزاد کرنے اور ساٹھ مسکینوں کو کھانے کھلانے کا اَجر بھی عطا فرماتا ہے۔

منافقانہ بولی کیا ہے؟

يـا أبـا هـريـرة ! إياک أن تقـول لشيئ كان ليته لم يكن ولشيئ لم يكن ليته كان فإنها كلمة المنافقين .

---

(۱) یہ حکم ایسا ہے کہ اس پر اس زمانے میں عمل شاید دشوار ہو، کیوں کہ جب آگے کی صف سے کسی آدمی کو کھینچیں گے تو ناسمجھی میں وہ نماز ہی توڑ بیٹھے گا؛ اس لیے اکیلا بھی کھڑا ہو سکتا ہے۔

اے ابو ہریرہ! جو چیز موجود ہو اس کے بارے میں کبھی یہ نہ کہنا کہ کاش! یہ نہ ہوتی، اور جو چیز نہ ہو اس کے بارے میں یہ نہ کہنا کہ کاش! یہ موجود ہوتی؛ کیوں کہ یہ منافقانہ روش اور بولی ہے۔

ناخن نہ تراشنے کا وبال

یا أباهريرة! قص أظافيرك ولو في كل شهرٍ مرة فإن الشياطين تقعد تحت كل ظفر يتطلل .

اے ابو ہریرہ! اپنے ناخن ہر مہینے میں ایک بار ضرور کاٹ لیا کرو؛ کیوں کہ ہر بڑھے اور لمبے ناخن کو شیاطین اپنی بیٹھک بنا لیتے ہیں۔

سر پر چُرکی رکھنے کی خرابی

يا أباهريرة! لاتدع علىٰ رأس ولدك القُزْعة وهي الدوابة التي تكون في وسط الرأس فإنها مسكن الشيطان .

اے ابو ہریرہ! اپنے بیٹے کے سر کے درمیان بالوں کا گچھا (چُرکی) نہ چھوڑنا؛ کیوں کہ وہ بھی شیطان کی بیٹھک ہوتی ہے۔

زیادہ سے زیادہ اِستغفار کریں

يا أباهريرة! أكثر من الاستغفار في آناء الليل وأطراف النهار فإن اللّٰه تعالىٰ إذا أراد أن يرحم عبده من النار ألهمه كثرة الاستغفار .

اے ابو ہریرہ! دن اور رات میں جتنا ہو سکے زیادہ سے زیادہ اِستغفار کیا

کرو؛ کیوں کہ اللہ تعالیٰ جب کسی بندے کو آتش دوزخ سے بچانا چاہتا ہے تو اسے کثرتِ استغفار کی توفیق دے دیتا ہے۔

تنگی دور کرنے کا ایک آسان نسخہ

یـا أبـا هريرة! إذا تعسرت عليک أمور الدنيا ووقعت في ضيـق فـأكثـر مـن قول ’لاحول ولاقوة إلا باللّٰه العلي العظيم‘ فإن اللّٰه يفرج عنک ولو كنت أسيرا في أيدي الظالمين .

اے ابو ہریرہ! جب کبھی دنیاوی معاملات میں کوئی دشواری پیش آئے یا تم کسی تنگی و پریشانی کے شکار ہو جاؤ تو ’لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم‘ زیادہ سے زیادہ پڑھا کرو، پروردگار عالم یقیناً تمہارے لیے آسانیاں پیدا فرما دے گا۔ حتی کہ اگر تم ظالموں کے ہاتھوں قیدی بھی بنا لیے گئے ہو (تب بھی اس کا ورد کرو اس کی برکت سے ساری مشکلیں چھوٹ جائیں گی)۔

نمازِ چاشت اور نفلی رکعتوں کی اہمیت

یـا أبـا هريرة! عليک بصلاة الضحیٰ فإن للجنة بابا يقال له الضحیٰ، لا يدخلون إلا مصلون الضحیٰ .

اے ابو ہریرہ! نمازِ چاشت کی پابندی کرو؛ کیوں کہ جنت کے ایک دروازے کا نام ’ضحیٰ‘ ہے اور اس سے صرف نماز چاشت پڑھنے والے ہی داخل ہوں گے۔

یـــا أبـا هريرة! من صلى ركعتين كتب من الذاكرين للّٰه ومـن صـلـیٰ أربعة كتب من العابدين ومن صلى ستة كتب من

الفائزين، ومن صلى ثمانية كتب من الصديقين .

اے ابو ہریرہ! جوشخص دو رکعت (نفلی نماز) پڑھے گا وہ 'ذاکرین' میں لکھا جائے گا۔ جو چار رکعت پڑھے گا وہ 'عابدین' میں لکھا جائے گا۔ جو چھ رکعت پڑھے گا وہ 'فائزین' میں لکھا جائے گا اور جو آٹھ رکعت پڑھے گا وہ 'صدیقین' میں لکھا جائے گا۔

نفلی روزوں کی فضیلت

يا أبا هريرة! صم من كل شهر ثلاثة أيام: ثلاثة عشر وأربعة عشر وخمسة عشر وهي ثلاثة أيام من كل شهر وهي الأيام البيض كتب الله له صوم الدهر كله .

اے ابو ہریرہ! ہر ماہ میں تین دن روزہ رکھ لیا کرو، یعنی مہینے کی تیرہ، چودہ اور پندرہ تاریخ کو، جنھیں ایامِ بیض کہا جاتا ہے، تو اس کی برکت سے اللہ تعالیٰ تمہیں سال بھر روزہ رکھنے کا ثواب عطا فرمائے گا۔

يا أبا هريرة ! إن للجنة بابا يقال له الريان لايدخله إلا الصائمون وهذه الأيام البيض .

اے ابو ہریرہ! جنت کے ایک دروازے کا نام 'ریان' ہے، اس سے صرف روزہ داروں اور ایام بیض کے روزہ رکھنے والوں ہی کو داخلے کی اجازت ہوگی۔

نمازِ اشراق کی اہمیت

يا أبا هريرة! من صلى الصبح ثم جلس مكانه (إلى أن تطلع الشمس) يذكر الله تعالىٰ فقد غلب الشيطان وكتب

اللّٰہ له حجة وعمرة وعتق رقبة . ومن أكل من مال المسجد ولو كان ثمن سراج تراب فقد حامل علیٰ خراب ذالک المسجد .

اے ابو ہریرہ! جو شخص نمازِ فجر پڑھ کر اپنی جگہ بیٹھے بیٹھے ذکرِ الٰہی کرتا رہا حتیٰ کہ سورج نکل آیا تو سمجھو کہ اس نے شیطان کو پچھاڑ دیا اور اس کو حج وعمرہ نیز ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب عطا کیا جائے گا۔ اور جس نے مسجد کا مال ہڑپ لیا خواہ وہ مٹی کے دیے کی قیمت ہی کیوں نہ ہو تو یہ سمجھو کہ اس نے اس مسجد کو تباہ و برباد کرنے میں کوئی کسر نہ چھوڑی!۔

مشکلات پیدا کرنے والی کچھ چیزیں

یا أباهريرة ! لاتنم بالليل عريانا فتصيبک عاهة ولا تشبک أصابعک حول الركبتين فإن منها المصائب والهموم ولا تتوسد عتبة الباب ولاتجلس عليها فمنها النقائص والتعسير في الأمور وكل ذٰلک بمشية اللّٰه تعالیٰ ولكل شيئ سبب .

اے ابو ہریرہ! رات میں ننگے بدن نہ سویا کرو، ڈر ہے کہ کہیں تم کسی آفت کا شکار نہ ہو جاؤ۔ گھٹنوں سے انگلیاں باندھ کر نہ بیٹھو کہ یہ بھی مصائب و آلام کا پیش خیمہ ہے۔ دروازے کی چوکھٹ کو تکیہ نہ بناؤ اور نہ اس پر کبھی بیٹھو کہ اس سے معاملات میں بہت سی پریشانیاں اور تنگیاں جنم لے سکتی ہیں۔ اور (یاد رکھنا کہ) سب مشیت الٰہی پر موقوف ہے؛ تاہم اللہ پاک نے ہر چیز کو ایک سبب سے باندھ دیا ہے۔

یــــا أبـاهـريـرة ! لاتغتسل في موضع البول من الجنابة والنجاسة فتصيبک المصائب والهموم، ولاتأكل في جوف الـمنخل ولا علىٰ ظهر الطبق المكبوب فإنه من أسباب البلايا، ولا تبـل عـلـى الـرمـاد ولا فـي الـماء الواقف فمنها الآفات، ولاتـلـتـفـت وأنت في الصلاة فإن الشيطان يمسح بيده علىٰ وجـه الـمـلتفت في الصلوٰة ويقول: صليت كمن لا يفلح في دين اللّٰه تعالىٰ .

اے ابو ہریرہ! پیشاب خانے میں جنابت یا نجاست کا غسل نہ کیا کرو؛ ورنہ ڈر ہے کہ تمھیں کہیں آفت وبلا اور غموں کا سامنا نہ کرنا پڑ جائے۔ چھلنی اور اُوندھے پڑے برتن سے نہ کھایا کرو کہ یہ بھی مشکل پیدا کر سکتے ہیں۔ راکھ اور ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کرنے سے بچو کہ اس میں بھی آفتیں ہیں۔ اور نماز میں اِدھر اُدھر چہرہ نہ کیا کرو؛ کیوں کہ شیطان ایسا کرنے والے کے چہرے پر اپنا ہاتھ پھیر کر (مارے خوشی کے) کہتا ہے کہ 'تو نے بالکل بیکار اور بے روح سی نماز پڑھی'۔

یــــا أبـاهـريرة ! إذا تثاوبت في الصلوٰة فدع يدک علىٰ فيک وإلا دخـل الشيـطـان في فيک إلـى جـوفک، ولا تكشف عورتک في الشمس فإنه يلعن من يفعل ذلک، ولا تـجامع زوجتک حين يراک ابن ثلاث سنين، استتر من كل عين ناظرة فإن اللّٰه قد أمرنا بالستر .

اے ابو ہریرہ! جب تمھیں حالت نماز میں جماہی آئے تو اپنے ہاتھ منہ پر رکھ لو۔ ورنہ شیطان منہ کے راستے گھس کر پیٹ تک چلا جائے گا۔ یوں ہی دھوپ میں اپنا ستر نہ کھولا کرو؛ کیوں کہ یہ حرکت باعث لعنت ہے۔ اپنی بیوی

سے اس حال میں ہم بستر نہ ہوا کرو کہ کوئی تین سالہ بچہ تمھیں تک رہا ہو۔ نیز ہر دیکھنے والی آنکھ سے حتی المقدور پردہ کرو؛ کیوں کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ہمیں ستر پوشی کا حکم دیا ہے۔

یـا أبـاهـريـرة ! لا تنظر إلى عورة أحد من الناس ولا يرىٰ أحـد عـورتک فـإن الـناظر والمنظور ملعونان في النار، ولا تطئ القبور فإن اللّٰه يكلفک وطئ الجمر يوم القيامة .

اے ابو ہریرہ! کسی بھی شخص کے پردہ کی چیز پر نگاہ نہ کرو، اور نہ ہی کوئی تمہارا ستر دیکھنے پائے؛ کیوں کہ ستر عورت دیکھنے اور دکھانے والے دونوں ملعون اور جہنمی ہیں۔ کبھی کسی قبر کو قدموں سے نہ روندنا؛ ورنہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اَنگارے پر چلوائے گا۔

جھوٹی قَسموں کا وبال

یـا أبـاهـريـرة ! قال اللّٰه تعالىٰ لموسىٰ ابن عمران وعزتي وجـلالـي لـئـن حلفت بي كاذبا لأحرقن لسانک بالنار حتىٰ أجعله فحما .

اے ابو ہریرہ! اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے موسیٰ بن عمران سے فرمایا: مجھے میری عزت وجلال کی قسم! اگر تم نے میرے نام کی جھوٹی حلف اُٹھائی تو میں تمہاری زبان جلا کر راکھ کردوں گا۔

یـــا أبـــاهريرة ! إن اليـــمين الكاذبة نحسة علىٰ ذرية الـحـالف إلـى يـوم الـقيامة فبكىٰ رسول اللّٰه ﷺ ثم قال: يا أبـاهـريــــــــرة ! ليأتي بعدي زمان لا تقسم تجارة الرجل

ولاتنجح حوائجه إلا باليمين الكاذبة أولئك هم الخاسرون الذين خسروا الدنيا والأخرة وخسروا أنفسهم وأهليهم يوم القيامة .

اے ابو ہریرہ! جھوٹی قسم قیامت تک قسم کھانے والے کی ذرّیت میں نحوست ووبال کا سبب بنی رہے گی۔ یہ کہہ کر تاجدارِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی چشمانِ مبارک اشک بار ہوگئیں، پھر آپ نے فرمایا: اے ابو ہریرہ! میرے بعد ایک ایسا زمانہ آنے والا ہے کہ انسان اپنی تجارت اور معاملات میں جھوٹی قسمیں کھا کر کامیاب ہونے کی کوشش کرے گا؛ حالانکہ وہ ناکام لوگ ہوں گے جنھوں نے نہ صرف دنیا وآخرت کا خسارہ مول لیا ہوگا بلکہ قیامت کے دن اپنی ذات اور اہل وعیال سے بھی ہاتھ دھو بیٹھیں گے۔

جھوٹ میں ہلاکت، سچ میں نجات

يا أباهريرة ! إياك والكذب وإن رأيت فيه نجاحك فإن فيه هلاكك وعليك بالصدق ولو كان فيه هلاكا فإن فيه نجاتك .

اے ابو ہریرہ! جھوٹ سے بہرحال بچو، اگرچہ بظاہر اس میں تمہاری کامیابی نظر آ رہی ہو؛ مگر حقیقتاً وہ تمہاری تباہی کا باعث ہوگا۔ اور سچ کو اپنے لیے لازم کرلو، گرچہ اس میں تمھیں ہلاکت نظر آئے؛ لیکن انجام کار اسی میں تمہاری خیر ونجات ہوگی۔

مساکین اور علما کی صحبت کا مقام

یـا أبــــــاهـريرة ! مجالسة المساكين من التواضع للّٰه عزوجل ومجالسة العلماء من مرضات اللّٰه تعالیٰ .

اے ابو ہریرہ! غربا ومساکین کی صحبت میں بیٹھنا اللہ کے لیے عجز وانکسار کرنے کی مانند ہے۔اور علما کی مجالس میں بیٹھنا اللہ کو خوش کرنے کا ذریعہ ہے۔

طلب دنیا کی مذمت اور صحبت علما کی فضیلت

يــــا أباهـريرة ! المخذول حقا من أفنیٰ عمره في طلب الدنيا ولم يجالس العلماء ولم يسألهم عن أمر دينه .

اے ابو ہریرہ! بڑا نامراد اور گھٹیا ہے وہ شخص جو دنیا طلبی میں تو مارا مارا پھرتا ہے،مگر نہ اسے علما کی صحبتوں میں بیٹھنے کی فرصت ہے،اور نہ ان سے دینی مسائل وفوائد پوچھنے کا موقع۔

علمی مجلس چالیس سالہ عبادت سے بہتر

يـا أبــاهريرة ! والذي نفس محمد بيده إن جلوس ساعة مـع مـجـلـس عـلـم أحب إلی اللّٰه من عبادة أربعين سنة صيام نهارها وقيام لياليها .

اے ابو ہریرہ! قسم ہے اس ذات کی جس کے دست قدرت میں محمد کی جان ہے علمی مجالس میں ایک لمحے کے لیے بیٹھ جانا اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں ایسی چالیس سالہ عبادت سے محبوب وپسندیدہ ہے جس میں دن میں روزے رکھے گئے ہوں اور راتوں میں قیام کیا گیا ہو۔

علم، عمل و ورع کے بغیر راکھ کی مانند ہے

یـــــا أباهريرة ! العلم بلا عمل كهباء منثور و كل علم بلا ورع كـرمادٍ اشتدت به الريح في يوم عاصف وسيأتي على أمتي زمان يتكبر العالم أن يحدث الناس بما عنده من العلم .

اے ابو ہریرہ! علم بغیر عمل اُڑتے ہوئے غبار کی مانند بے وقعت ہے۔ یوں ہی وہ علم جو ورع وتقویٰ سے عاری ہو اس کی مثال اس راکھ کی سی ہے جسے آندھی کے دنوں میں ہواؤں نے اُڑا دیا ہو۔اور میری اُمت پر ایک ایسا زمانہ بھی آنے والا ہے کہ عالم اپنے علم پر اِترائے گا اور لوگوں کو اس سے کوئی فائدہ نہیں پہنچائے گا۔

زیارتِ علما کی فضیلت

يا أباهريرة ! إن مدينة من الذهب تحت العرش مكتوب علىٰ بـابهـا : مـن زار عالما فكأنما زار نبياء ومن جالس عالما فكأنما جـالـس أنبيـاء ومـن أحسـن إلى علماء فكأنما أحسن إلى أنبياء ومن خدم عالماً يوما واحدا فكأنما خدم الأنبياء ثلاثين سنة .

اے ابو ہریرہ! عرش کے سایہ تلے ایک زرّین شہر آباد ہے جس کے صدر دروازے پر یہ مرقوم ہے: علما کی زیارت کرنا ایسے ہی ہے جیسے کسی نبی کی زیارت کرنا۔علما کی صحبت میں بیٹھنا ایسے ہی ہے جیسے صحبت انبیا سے مستفیض ہونا، اور علما کے ساتھ حسن سلوک و مدارات سے پیش آنا ایسے ہے جیسے پیغمبروں کے ساتھ حسن سلوک و مدارات سے پیش آنا۔نیز جس نے ایک دن کسی عالم کی خدمت کا شرف حاصل کیا تو ایسا ہے جیسے اس نے تیس سال تک کسی نبی کی خدمت انجام دی۔

دین کے چار ستون

یـــا أباهريرة ! قوام الدين على أربعة: عالم ورع، وغني سـخـي، وفقير صبور، وسلطان عادل، فإذا فسد هؤلاء فبمن يقتدي المؤمنون .

اے ابو ہریرہ! دین چار ستونوں پر قائم ہے: پرہیزگار عالم، سخی مالدار، صبردار فقیر، اور منصف بادشاہ۔ اب اگر یہی لوگ بگڑ جائیں تو بھلا اہل ایمان کسے اپنا آئیڈیل بنائیں اور کس کی پیروی واتباع کریں!۔

عالم وعابد کا فرق

يـا أبـاهريرة ! إذا مات العالم انهدم في الإسلام ثلمة لا يسـدهـا شيئ إلـى يـوم الـقيـامة، وعـالـم واحد أشد علىٰ إبـليـس من ألف عابد، وامرأة فاجرة أحب إلى إبليس من ألف فاجر، وتوبة يوم تهدم ذنوب خمسين سنة فكيف من يتوب سنة .

اے ابو ہریرہ! جب کوئی عالم ربانی مرتا ہے تو اس کے مرنے سے اسلام میں ایسا خلا پیدا ہو جاتا ہے کہ جس کی بھرپائی کسی بھی چیز سے قیامت تک نہیں ہوسکتی۔ نیز ایک عالمٔ ہزار عابدوں سے زیادہ ابلیس کو ناپسند ہے۔ یوں ہی ایک بدکار عورت ہزار بدکار مردوں سے زیادہ ابلیس کی نگاہ میں پیاری ہے۔ اور ایک دن کی سچی توبہ پچاس سال کے گناہوں کو مٹا کے رکھ دیتی ہے، تو ذرا سوچو کہ اس شخص کا مرتبہ کیا ہوگا جو سالہا سال توبہ واستغفار کرتا رہتا ہے!۔

وعظ والے عالم کی اہمیت

یـا أبـاهـريـرة ! إذا أراد اللّٰـه بقوم خيرا جعل بينهم عالما واعـظـا وذالک قـولـه تعالىٰ: إِنَّمَا أَنْتَ مُنْذِرٌ وَلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ . ولـكـل قوم نبي يعنى عالم يعظهم ويهديهم وإذا أراد اللّٰه بقوم شـرا مـات الـعـالـم ثـم يـصب البلاء عليهم صبا لأن موسىٰ بن عـمـران عـليه السلام سأل ربه فقال: يا رب كان أمة محمد لا يـعـصـوک قـال بـلـىٰ يعصوني ويشتد غضبي فإذا نظرت إلى مـجـالـس الـعـلـماء وعمارة المساجد سكن غضبي وصفحت عنهم عند ذالک .

اے ابو ہریرہ! جب اللہ تعالیٰ لوگوں کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو ان کے درمیان وعظ ونصیحت کرنے والے علما بھیج دیتا ہے۔اس ارشادِ باری کا یہی مطلب ہے کہ'اے محبوب! بے شک آپ ڈرانے والے ہیں اور ہر قوم کے لیے ایک ہدایت دینے والا ہوتا ہے'۔یعنی ہر قوم میں ایک عالم بھیجا جاتا ہے جو انھیں وعظ ونصیحت کر کے راہِ راست پر لاتا ہے۔لیکن جب پروردگارِ عالم لوگوں کے ساتھ بھلائی نہیں چاہتا تو علما کو اُٹھا لیتا ہے، اور ان پر آفات ومصائب کے طوفان ٹوٹ پڑتے ہیں۔حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بارگاہِ الٰہی میں عرض کی: اے اللہ! کیا اُمت محمد یہ تیری نافرمانی نہیں کرے گی؟ فرمایا: ہاں کرے گی اور ان پر میرا غضب بھی بھڑکے گا لیکن ان کی مجالس علما اور آباد و پُر شکوہ مسجدوں کو دیکھ کر میرا غضب ٹھنڈا پڑ جاتا ہے اور انھیں اپنے سایۂ عفو وکرم میں چھپا لیتا ہوں۔

کپڑا پہننے کے آداب

یا أباهريرة ! إذا لبست ثوبا جديدا فاستقبل القبلة وقل بسم اللّٰه والحمد للّٰه الذي كساني ولو شاء لعرَّاني، فإن الملائكة يستغفرون لک ما دام الثوب باقيا .

اے ابو ہریرہ! نیا کپڑا پہنتے وقت قبلہ رو ہو جایا کرو اور یہ دعا پڑھ لیا کرو: بِسمِ اللّٰهِ وَالحَمْدُ للّٰه الذِي كَسَاني وَلَو شَاءَ لَعَرَّاني؛ [اللہ کے نام سے، اور ساری حمد اس رب العزت کے لیے جس نے مجھے پہنایا اور اگر وہ چاہتا تو مجھے ننگا ہی رکھتا] کیوں کہ جب تک یہ کپڑا باقی رہے گا، فرشتے تمہارے حق میں خیر و برکت کی دعائیں کرتے رہیں گے۔

حق پر ہونے کے باوجود جھگڑے نہ کرنا

يا أباهريرة ! دع المراء ولو كنت محقا فإنه من ترک الرياء بنى اللّٰه له قصرا في الجنة .

اے ابو ہریرہ! حق پر ہونے کے باوجود جھگڑے چھوڑ دو اور کسی سے بدلا نہ لو (اور اپنے غصے کو قابو میں رکھو) کیوں کہ جو شخص حق پر ہونے کے باوجود کسی سے جھگڑا مول نہیں لیتا اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت کے بیچوں بیچ ایک محل تعمیر فرمائے گا۔

قرآن سے مانگنا کھانا

يا أباهريرة ! اقرأ القرآن واسأل اللّٰه تعالىٰ به فإن قوما من

بعدي يقرؤن القرآن على الأبواب ويسألون الناس به فيزيدون تبارا .

اے ابو ہریرہ! قرآن کی تلاوت کرو، اوراس کے ذریعہ سے اللہ کی بارگاہ میں اپنا دست سوال دراز کرو؛ کیوں کہ میرے بعد کچھ ایسے لوگ آنے والے ہیں جو دروازہ دروازہ قرآن پڑھتے پھریں گے اوراس پر لوگوں سے مزدوری مانگیں گے، تو اس طرح وہ تباہی وہلاکت کو خود دعوت دیں گے۔

دوسو آیتیں روزانہ پڑھنے کی فضیلت

يا أباهريرة ! من قرأ كل يوم مأتي آية من القرآن رفع اللّٰه له في ذالک النهار مثل أعمال أمتي كلها .

اے ابو ہریرہ! جوشخص روزانہ قرآن کی دوسو آیتیں تلاوت کرے، تو اس دن اللہ تعالیٰ میری پوری اُمت کے اعمال کے برابر اسے اَجر عطا فرمائے گا۔

اَسّی بار سورۂ اخلاص کا فائدہ

يا أباهريرة ! من قرأ في كل يوم ثمانين مرة قل هو اللّٰه أحد لم يبق في السماء ملک إلا دعا له بالرحمة والتوبة والمغفرة ولايحجب اللّٰه دعوة الملائكة وبني له قصر من ذهب في الجنة فيها ما تشتهي وفيها ما تريد .

اے ابو ہریرہ! جوشخص ہر دن اَسّی مرتبہ 'قل ھواللہ احد' پڑھ لے تو آسمانوں کے سارے فرشتے اس کے لیے رحمت ومغفرت کی دعائیں کرتے ہیں جن کی دعائیں اللہ سبحانہ وتعالیٰ رد نہیں فرماتا، نیز اس کے لیے جنت میں سونے کا ایک

محل تعمیر کیا جائے گا، اور جنت میں اس کے لیے ہر من چاہی چیز ہوگی اور اس کی خواہشوں کا ہر سامان موجود ہوگا۔

سواری پر پڑھنے کی دعا

یـا أبـاهـريرة ! إذا ركبت دابة فقل: بسم الله والحمدلله تكن في أمان الله تعالىٰ حتى تنزل عنها .

اے ابو ہریرہ! کسی سواری پر سوار ہوتے ہوئے 'بسم اللہ والحمدللہ' پڑھ لو، تو اس سے اُترنے تک اللہ تعالیٰ کے حفظ وامان میں رہو گے۔

اَمانت میں خیانت کا وبال

يـــــا أبـاهـــريرة! إذا توليت علىٰ أمر من الأمور مثل مال اليتيم أو مال بيت من بيوت الله فاعلم أنك قد ركبت هولا مـن الأهـوال ولـو سـلمت كل السلامة فما تكون سالما ولو تـحـرك في قلبك أنك تأخذه منه قيراطا واحدا إلا حبط الله عملك إلى يوم القيامة .

اے ابو ہریرہ! جب تمہیں کسی چیز کی ذمہ داری سونپی جائے مثلاً یتیم کا مال، یا مسجد کے مال کی حفاظت، تو سمجھ لینا کہ تمہارے سر کڑی آزمائش آ پہنچی ہے؛ کیوں کہ تم جتنا بھی چاہو اس میں احتیاط برت لو مگر کہیں نہ کہیں پھنس ہی جاؤ گے، اور اگر دل کے ہاتھوں مجبور ہو کر اس میں سے کچھ ہڑپ کر لیا تو اللہ تمہارے اعمال کو عرصۂ قیامت میں تہس نہس کر کے رکھ دے گا۔

ناحق مال کھانے اور خیانت کی برائی

یـــا أبـاهـريـرة! الحذر الحذر من أموال الأيتام وأموال الـمساجد فإن عاقبة هٰذين عاقبة مشومة ولو ظلم يتيما بحبةٍ من خردل لم يحاسبه اللّٰه ولاينظر إليه يوم القيامة وكذالک الـمسـاجـد فويل للظالم في الدنيا والأخرة ففي الدنيا يكون عبرةً لمن يعتبر وفي الأخرة حديثا لاينفد ولا ينقضي .

اے ابو ہریرہ! یتیموں اور مسجدوں کے مال سے جتنا بچ سکتے ہو بچنا؛ کیوں کہ ان دونوں کا انجام بڑا برا ہے۔ اگر کسی یتیم پر رائی کے دانہ برابر بھی ظلم ہوا تو ایسے شخص کا نہ حساب ہوگا اور نہ اس کی طرف اللہ نظر رحمت فرمائے گا۔ یہی معاملہ مسجد کے فنڈ کا بھی ہے۔ تو ناحق مال کھانے والوں کے لیے دنیا و آخرت میں تباہی ہی تباہی ہے۔ دنیا میں تو اسے عبرت پکڑنے والوں کے لیے سامانِ عبرت بنادیا جائے گا اور قیامت میں اس کا معاملہ ایسا طول پکڑے گا کہ کبھی ختم ہونے کا نام نہ لے گا۔

یہود و نصاریٰ سے مصافحہ کا حکم

يا أباهريـــرة ! إذا صافحت يهوديا أو نصرانيا وأنت طاهر فـجـدد طهـرک ولا تبدأ بالسلام عليهم، فالويل لمن صافح يهـوديـا ولـمـن جـاورهم ولمن آكلهم ولمن عاشرهم ولمن عـامـلهـم إلا أن يـكـون عن ضرورة لم يجد في بلده ومدينته وضيـاعـه غيـرهـم فـإن سـلـموا فرد سلامهم ولا تسئ إليهم

وأحسن إلا من أساء إليک ولا تظلم يهوديا ولا نصرانيا ولا مسلما فإن اللّٰه عزوجل يسألک عنهم جميعا وانظر في الجار ذی القربیٰ والجار الجنب والصاحب بالجنب وابن السبيل وما ملکت ايمانکم .

اے ابو ہریرہ! جب کبھی کسی یہودی یا نصرانی سے مصافحہ کرنے کی نوبت آ جائے اور تم باوضو ہوتو چاہیے کہ تم تجدید وضو کرلو، اوران سے سلام کرنے میں پہل نہ کرو۔ خرابی ہے اس کے لیے جو یہودی سے مصافحہ کرے، یا اس کے پڑوس میں رہے، یا ان کے ساتھ کھائے، یا ان کے ساتھ رہے سہے، یا ان کے ساتھ کاروبار کرے؛ ہاں اگر کوئی ضرورت ہو مثلاً یہ کہ اس کے گاؤں، علاقے یا شہر میں کوئی اور نہ ہو تو پھر حرج نہیں۔ اگر وہ تمہیں سلام کریں تو ان کا جواب دے دیا کرو، ان کے ساتھ اچھا برتاؤ کرو، بدتمیزی سے پیش نہ آؤ، الا یہ کہ وہ تمہیں تنگ کریں۔ یوں ہی کسی یہودی، نصرانی یا مسلمان پر کوئی ظلم نہ کرو؛ کیوں کہ اللہ تعالیٰ نے ہر کسی کے بارے میں یہ وصیت کی ہے کہ ’نزدیکی ہمسائے، اجنبی پڑوسی، ہم مجلس، مسافر اور جن کے تم مالک ہو چکے ہو‘ سب کے ساتھ اچھا برتاؤ کرو۔

سلام کرنے کا ثواب

يا أباهريرة ! سلم على من لقيت من المسلمين يكتب اللّٰه لک بکل تسليمة عشرين حسنة، وإذا رددت السلام فلک ثلاثون حسنة .

اے ابو ہریرہ! ہر ملنے والے مسلمان سے سلام کیا کرو، ہر سلام کے

بدلے اللہ تمہیں بیس نیکیاں عطا کرے گا۔اور سلام کا جواب دینے سے تیس نیکیاں ملتی ہیں۔

غسل جمعہ کی اہمیت

یــــا أبـاهريرة ! اغتسل للجمعة ولو أنک تشتري الماء بـعَشـاک، فـمـا مـن نبـي إلا وقـد أمره اللّٰه تعالیٰ بغسل يوم الجمعة فإنه کفارة للذنوب ما بين الجمعتين .

اے ابو ہریرہ! جمعہ کے روز غسل کرلیا کرو، خواہ تمہیں ایک وقت کے کھانے کی رقم دے کر ہی پانی خریدنا پڑے؛ کیوں کہ اللہ تعالیٰ نے ہر نبی کو جمعہ کے دن غسل کرنے کا حکم دیا ہے۔اور کیوں نہ ہو کہ جمعہ کے دن کا غسل دو جمعوں کے درمیان کیے گئے گناہ کا کفارہ بن جاتا ہے۔

مونچھیں کترنے کی فضیلت

يا أباهريرة! قص شاربک حتیٰ تحب الملائکة شفتيک .

اے ابو ہریرہ! اپنی مونچھ چھانٹ لیا کرو؛ کیوں کہ فرشتے بھی تیرے کھلے ہونٹوں کو محبوب رکھتے ہیں۔

نماز میں نگاہ کہاں ہو؟

يا أباهريرة ! إذا قمت إلی الصلوٰة فانظر إلیٰ موضع سجودک ، وإذا رکعت فانظر إلیٰ موضع قدميک، وإذا سجدت فانظر إلی أطراف أنفک، وإذا تشهدت فانظر إلی حجرک .

اے ابو ہریرہ! جب نماز میں قیام کرو تو جائے سجدہ پر اپنی نگاہ رکھو۔ حالت رکوع میں دونوں قدموں کے بیچ میں دیکھو۔ سجدے کی حالت میں اپنے ناک کی طرف نظر کرو، اور تشہد کی حالت میں اپنی گود کی طرف نگاہ رکھو۔

خوشبو، ملائکہ کی پسند

یا أباهريرة ! عليك بالطيب فإن الملائكة يحبونك، وإنهم يستغفرون لك ما دام فيك ريح الطيب .

اے ابو ہریرہ! خوشبو کا اِستعمال کیا کرو؛ کیوں کہ فرشتے نہ صرف تمہیں پسند کریں گے بلکہ وہ اس وقت تک تمہارے حق میں دعاے استغفار کرتے رہیں گے جب تک تم میں خوشبو کا اَثر باقی ہوگا۔

غصہ پی جانے پر اَجر آخرت

يا أباهريرة ! ما من جرعة غيظ يجرعها المؤمن ويتجاوز عنها وهو قادر عليها أو على ردها إلا أعقبه اللّٰه تعالىٰ في الأخرة خيرا .

اے ابو ہریرہ! اگر کوئی مسلمان غصے کا گھونٹ پی جائے اور قدرت کے باوصف وہ اسے معاف کر دے تو اللہ تعالیٰ آخرت میں اسے اس کا بہترین بدلا وصلہ عطا فرمائے گا۔

تہجد کے فضائل

يا أباهريرة! ركعات بعد النوم في جوف الليل أفضل

من ألف ركعة بالنهار .

اے ابو ہریرہ! سونے کے بعد گئی رات اُٹھ کر چند رکعتیں پڑھ لینا دن میں ہزار رکعت پڑھنے سے افضل ہے۔

يـا أبـاهـــــريـرة ! إن المصلي بالليل يكون أحسن الناس وجها في الدنيا والأخرة .

اے ابو ہریرہ! رات میں نمازیں پڑھنے والے کا چہرہ دنیا وآخرت میں سارے لوگوں میں ممتاز وتابندہ ہوگا۔

نماز اور رِزق میں کشادگی

يـا أبـاهـريرة ! مر أهلک بالصلوٰة يفتح اللّٰه لكما أبواب الأرزاق .

اے ابو ہریرہ! اپنے گھر والوں کو نماز کا حکم دیتے رہو، اس کی برکت سے اللہ تعالیٰ تم پر رزقوں کے دروازے کھول دے گا۔

بارِش کے ہر قطرے کے بدلے نیکی

يـا أبـاهـريـرة! إذا أمطرت السماء فصل ركعتين فإن اللّٰه يكتب لک بعدد كل قطرة قطرت في النهار حسنات .

اے ابو ہریرہ! جس وقت آسمان سے بارش برسے تو دو رکعت نماز پڑھ لیا کرو، اللہ تعالیٰ ہر قطرے کے بدلے تمہارے حق میں نیکی لکھ دے گا۔

اِمام ومؤذن کے فضائل

یـــا أبـاهـريـرة ! كن مؤذنا إن استطعت وإلا فكن إماما طـاهـرا فـإن الـلّٰه يكتب لک مثل أجر من صلى وراء ک إن أديتهـا ولاتـخـص نـفسـک بـالـدعـاء وإلا كـنـت إماما خائنا وادع لكل من يصلي وراء ک ثم لجميع المسلمين .

اے ابوہریرہ! اگر ہو سکے تو مؤذن بن جاؤ؛ ورنہ پاکباز امام کہ اللہ تعالیٰ تمہارے پیچھے پڑھنے والے ہرنمازی کے اَجر کے برابر تمہیں ثواب عطا فرمائے گا۔ اوردعا میں اپنے آپ کو مخصوص نہ کرنا ورنہ خیانت دارامام کہلاؤ گے۔اوراپنے پیچھے کھڑے ہر مقتدی کے لیے دعا کرو پھر جملہ مسلمانوں کے لیے۔

گھر میں نوافل کی تاکید

یـــا أبـاهريـرة ! صل في منزلک النوافل يكون نورک كنور الكواكب .

اے ابوہریرہ! اپنے گھر میں نوافل پڑھتے رہا کرو؛ کیوں کہ نفلوں کی برکت سے تم ستاروں کی مانند روشنی سے منور ہو جاؤ گے۔

نماز میں کپڑوں سے کھیلنے کی ممانعت

يـا أبـاهريرة ! إذا كنت في الصلوٰة فلا تعبث بثوبک فإن الشيطان يفرح بذالک .

اے ابوہریرہ! نماز کی حالت میں اپنے کپڑوں سے کبھی نہ کھیلنا؛ کیوں کہ شیطان ایسی حرکتوں سے بہت خوش ہوتا ہے۔

باوضو رہنے کا فائدہ

یـا أبـاهـريرة ! لاتطلع الشمس إلا وأنت طاهر، ولا تغيب الشـمـس إلا وأنـت طـاهر وإن لم تفعل ذلک فلا تلومن إلا نفسک .

اے ابو ہریرہ! سورج کے طلوع وغروب کے وقت (یعنی ہر وقت) باوضو اور پاک صاف رہنے کی کوشش کرو، اگر تم ایسا نہ کرو اور تمہیں کچھ ہو جائے تو کسی اور کو نہیں اپنا دوش دینا۔

اِفطار میں جلد

یـــا أباهريرة ! عجل بالفطور فإن ذالک مخالفة اليهود والنصارىٰ، ولاتؤخر الفطر فإن ذالک لليهود والنصارىٰ.

اے ابو ہریرہ! اِفطار میں جلدی کرو؛ کیوں کہ اس میں یہود ونصاریٰ کی کاٹ ہے۔افطار میں تاخیر نہ کرنا کہ یہ یہود ونصاریٰ کا شیوہ ہے۔

مغرب میں تعجیل کا حکم

یـــا أبـاهـريرة ! عجل بصلاة المغرب فإن ليس لها وقتان ولـكــــل شيئ صـفـــــوة وصفـــوة الصلوٰة رفع اليدين إلى المنكبين عند تكبيرة الإحرام .

اے ابو ہریرہ! نمازِ مغرب کی اَدائیگی میں جلدی کرو؛ کیوں کہ اس کے لیے کوئی دوسرا وقت نہیں۔ ہر چیز کی ایک خوبی ہوتی ہے اور نماز کی خوبی تکبیر

اِحرام کے وقت دونوں ہاتھوں کو مونڈوں تک اُٹھانا ہے [ہاتھ مونڈھوں تک ہوں مگر انگلیاں کان کی لَو تک]۔

نمازِ اَوّابین کی فضیلت

يــا أبـاهــريــرة ! من صلى بين العشائين صلاة كتب اللّٰه تـعـالـىٰ لـه ثواب من أحيا ليله كله بركعتين، وأخرج اللّٰه من قلبه الغل والنفاق، وبني له قصر في الجنة .

اے ابوہریرہ! جو شخص مغرب وعشا کے درمیان (نفل) نماز اَدا کرے تو اللہ تعالیٰ اسے اس شخص کی مانند ثواب عطا کرے گا جس نے اپنی پوری شب دو رکعتوں میں کاٹ دی۔اور ایسے شخص کا دل کینہ ونفاق سے پاک کردیا جاتا ہے نیز اس کے لیے جنت میں ایک محل تعمیر کیا جاتا ہے۔

داہنا ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھنا علامت خشوع ہے

يـا أبـاهــريـــــرة ! من وضع يمينه على شماله في الصلوٰة خـنـس الشيـطان في جوفه وكتب عند اللّٰه من الخاشعين في الصلاة.

اے ابوہریرہ! جب کوئی حالت نماز میں اپنے دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر رکھے تو شیطان اس کے شکم میں وسوسہ اندازی کرتا ہے، جبکہ اللہ تعالیٰ کے یہاں اس کا شمار نماز میں خشوع کرنے والوں میں ہوتا ہے۔

اہل قیامت کا داہنا ہاتھ بائیں پر ہوگا

یـا أبـاهريرة ! ما يبعث اللّٰه مؤمنا ولا كافرا يوم القيامة إلا وكلهم واضعين أيمانهم في شمائلهم بالتواضع والخشوع .

اے ابو ہریرہ! قیامت کے دن جب مومن وکافر کو دوبارہ زندہ کیا جائے گا تو ہر کوئی مارے تعظیم وادب کے اپنے دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر رکھے ہوئے ہوگا۔

سحری کی برکتیں

یــا أبـاهـريرة ! تسحر إن أمكنك فإن في السحور ألف رحمة وألف بركةٍ .

اے ابو ہریرہ! اگر ہو سکے تو سحری ضرور کرلیا کرو؛ کیوں کہ اس میں ہزار رحمتیں اور ہزار برکتیں ہوتی ہیں۔

نمازِ باجماعت میں تخفیف کا حکم

یــا أبـاهـريــــرة ! إذا صليت بقومٍ فلا تطول عليهم فإنه يبـغِّـضُـك إلـى الناس، وإن خففت عليهم حببك اللّٰه إليهم فربما يكون في الجماعة المريض والشيخ وذوالحاجة .

اے ابو ہریرہ! جب تم لوگوں کی امامت کروتو نماز کو بہت زیادہ طول نہ دو؛ ورنہ لوگ تمہیں ناپسند کرنا شروع کردیں گے۔تخفیف سے کام لوگے تو اللہ ان کے دل میں تمہارے لیے جگہ بنادے گا، (طول نہ دینے کی وجہ یہ ہے کہ) بسا اَوقات جماعت میں مریض، بوڑھے اور ضرورت مند بھی ہوا کرتے ہیں۔

صبح میں شام کا اور شام میں صبح کا اِنتظار مت کرو

یـا أبـاهـريـرة ! إذا أصبحت فلا تحدث نفسک بالمساء فلعل الموت يأتيک بغتة، وإذا أمسيت فکذالک .

اے ابو ہریرہ! جب صبح کرو تو شام تک جینے کے انتظار میں نہ رہو، کیا پتا کب فرستادۂ اجل آ پہنچے، یوں ہی جب شام کرو تو صبح کے انتظار میں نہ رہا کرو۔

اپنے سے اوپر والوں کی طرف نہ دیکھو

يـــا أبـاهـــــريرة ! لا تنظر إلی من هو دونک في دين اللّٰه فتعجبک نفسک، ولکن انظر إلی من هو خير منک، ولاتنظر إلی من هو أغنیٰ منک فيقل رزق اللّٰه تعالیٰ عنک ويحبط الله عملک ولکن انظر إلی من هو أدنیٰ منک ورزقه معسر عليه وليس له غير قوت يوم وهو شاکر لله تعالیٰ علیٰ ذالک ولاتفارق الجمعة والجماعة فيخلع اللّٰه ربقة الإسلام من عنقک ولو کان يوما واحداً فانه لا يکون ذنب عند اللّٰه أشام من ذالک ولا بلاء أعظم من ذالک وأما تارک الجمعة والجماعة لايجد ريح الجنة ولو جاء بأعمال أهل الثقلين الجن والإنس من الطاعات .

اے ابو ہریرہ! دین داری کے معاملے میں اپنے سے کم لوگوں کو نہ دیکھو، ورنہ عُجب کے شکار ہو جاؤ گے، بلکہ اپنے سے بہتر لوگوں کو دیکھو۔ اور (دنیاوی معاملات میں) اپنے سے زیادہ مال دار لوگوں کو نہ دیکھو؛ ورنہ (ناشکری کا شکار ہو کر) شاید تمہارا رزق بھی گھٹ جائے اور تمہارا عمل بھی برباد ہو جائے، بلکہ

اپنے سے کم نعمت اور معاشی تنگی کے شکار لوگوں کو دیکھا کرو کہ جس کے پاس فقط ایک دن کی خوراک ہے، لیکن پھر بھی وہ اللہ تعالیٰ کا اس پر شکر اَدا کرتا ہے۔ نمازِ جمعہ اور جماعت نہ ترک ہونے پائے خواہ ایک دن ہی کے لیے؛ ورنہ ڈر ہے کہ کہیں اِسلام کا پٹہ ہی تمہاری گردن سے نہ اُتر جائے؛ کیوں کہ اللہ کی نگاہ میں اس سے زیادہ بدترین کوئی گناہ نہیں اور اس سے بڑی کوئی بلا نہیں۔ نیز یہ کہ جمعہ و جماعت کا تارک جنت کی خوشبو سے بھی محروم رکھا جائے گا، خواہ وہ طاعت وعبادت میں سارے جن وانسان کے برابر عمل ہی کیوں نہ لے کر آئے۔

جنت اور جہنم

یـــا أبـاهــريرة! انظر إلى الناس في يوم عيدهم وزينتهم هل تـرىٰ إلا خـرقة تبـلـى أو لـحما يأكله الدود إن اللّٰه تعالىٰ خلق جهـنـم والـمـوت رحـمـةً للعالمين ولولا الموت لادعى الناس كلهم الربوبية ولولا جهنم لما سجد اللّٰه أحد من العالمين .

اے ابو ہریرہ! تمھیں عید اور خوشی کے دنوں میں بھی کچھ ایسے لوگ ملیں گے جن کے جسموں پر صرف بوسیدہ کپڑے پڑے ہوں گے اور بدن سے گوشت جھڑ چکے ہوں گے۔ دراصل اللہ تعالیٰ نے جہنم اور موت کو دنیا کے لیے رحمت بنا کر پیدا کیا ہے۔ اگر موت نہ ہوتی تو ہر کوئی خدائی کا دعویٰ کرتا پھرتا، اور اگر جہنم نہ ہوتی تو کوئی اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے سامنے سر جھکانے کا روادار نہ ہوتا۔

ہر چیز اللہ ہی کی طرف سے ہے

يـا أبـاهريرة! ما أصابک من حسنة أنعم اللّٰه بها عليک وما أصابک من مصيبة ابتلاک بها ثم تلا: قُلۡ كُلٌّ مِّنۡ عِنۡدِ اللّٰهِ .

اے ابو ہریرہ! تمہیں جو کچھ اچھائیاں ملتی ہیں وہ دراصل اللہ تعالیٰ کا تم پر فضل وانعام ہوتا ہے۔ اور تم پر آنے والی مصیبتیں درحقیقت تمہارے اِمتحان و آزمایش کے لیے ہوتی ہیں۔ پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: 'اے محبوب! آپ فرما دیجیے کہ ہر چیز اللہ ہی کی طرف سے ہے'۔

بعد جمعہ عصر تک بیٹھنا

یــا أبـاهـريــرة! إذا صليت الجمعة فاجلس حتى تصلي العصر فإنه من صبر علىٰ ذالک کتب له حجة وعمرة وعتق أربع رقاب .

اے ابو ہریرہ! نمازِ جمعہ اَدا کرنے کے بعد اگر ہو سکے تو عصر تک انتظار میں بیٹھے رہو؛ کیوں کہ ایسا صبر آزما عمل کرنے والے کے لیے ایک حج وعمرہ نیز چار غلام آزاد کرنے کا ثواب لکھا جاتا ہے۔

ایمان باللہ کے کچھ تقاضے

یــا أبـاهـريــرة ! من كان يؤمن بالله واليوم الأخر فليقل خيرا أو يصمت، ومن كان يؤمن بالله واليوم الأخر فليحافظ علـى الـجـمعة، ومن كان يؤمن بالله واليوم الأخر فلا ينكح خليلة جاره، ومن استغنى عن الله فإن الله غني حميد .

اے ابو ہریرہ! اللہ اور یومِ آخرت پر ایمان رکھنے والے کو چاہیے کہ زبان سے اچھی بات کہے یا پھر خاموش رہا کرے۔ یوں ہی نمازِ جمعہ کا اہتمام کرے۔ اور اپنے ہم سایے کی بیوی سے کبھی وطی نہ کرے۔ اور جسے اللہ کی کوئی پروانہ ہو تو (اس میں اسی کا خسارہ ہے کہ) اللہ سبحانہ وتعالیٰ دراصل غنی وحمید ہے۔

تحمید کے گراں قدر فضائل

یــا أبـا هـريرة ! أخبرني جبرئيل عليه السلام ان إبراهيم عليه السلام قال من قال الحمد للّٰه قبل كل أحد والحمد للّٰه بـعد كل أحد، والحمد للّٰه علىٰ كل حال أمر اللّٰه تعالىٰ ملكا حتـىٰ يـكتـب له أربعين حجة ثم أوحي اللّٰه تعالىٰ يا إبراهيم! إن زدتـنا تـحميدک هٰذا زدناک من عطايانا الجزيلة فمن لم يؤمن بذلک فليس من اللّٰه بشيئ .

اے ابو ہریرہ! مجھ سے ایک مرتبہ جبرئیل علیہ السلام نے بیان کیا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا: جس نے اپنی زبان سے ’الحمد للّٰه قبل كـل أحـد والـحـمـد لـلّٰـه بـعـد كـل أحد، والحمد للّٰه علىٰ كل حـــال ‘ کہا، اللہ تعالیٰ ایک فرشتے کو کہتا ہے کہ اس کے لیے چالیس حج کا ثواب لکھے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے وحی فرمائی کہ اے ابراہیم! اگر آپ اپنی تحمید کو مزید بڑھا دیں تو ہم اپنی بے کراں عطا و نوال بھی بڑھا دیں گے۔ جس شخص کو اس پر یقین نہ ہوا سے اللہ سے کسی چیز کی توقع نہیں رکھنی چاہیے۔

غیبت‘ منافقوں کا میوہ

یــــا أبـاهريرة! إياک والغيبة فإنها فاكهة المنافقين، من تـاب عـن الـغيبة كل آخر من يدخل الجنة ومن لم يتب عنها كان أول من يدخل النار .

اے ابو ہریرہ! غیبت سے بچو؛ کیوں کہ یہ منافقین کا میوہ ہے۔ جو شخص

غیبت سے توبہ کر لیتا ہے تو وہ جنت میں داخل کیا جانے والا آخری شخص ہوگا۔ لیکن جو اس سے توبہ نہ کرے وہ جہنم میں پھینکا جانے والا پہلا شخص ہوگا۔

یـا أبـاهـريـرة! من ترک الکذب والغيبة بالنهار کتب من القائمين بالليل وهو نائم .

اے ابو ہریرہ! جو شخص جھوٹ اور غیبت دن میں ترک کردے، تو اس کا شمار رات میں اُٹھ کر قیام وعبادت کرنے والوں میں ہوگا حالانکہ وہ اصلاً سوئے رہا ہوگا۔

طالب علم' جنت کے راستے پر

یـا أبـاهريرة! من سلک طريقا يبتغي فيه علما أسلکه اللّٰه طريقا إلی الجنة بلاخوف .

اے ابو ہریرہ! جو شخص علم کی تلاش میں کوئی راستہ طے کرے تو اللہ اس کو بلاخوف جنت کے راستے پر چلائے گا۔

سجدے کی دُعا

يا أباهريــرة! ما من کلمة أحب إلی اللّٰه عزوجل من کلام رجـل يـقـول فـي سـجـوده قـد ظـلـمت نفسي فاغفرلي، فإنه لايغفر الذنوب العظام غيرُک ، فإني قد غفرت له ماکان منه ولا أبالي .

اے ابو ہریرہ! اللہ کی نگاہ میں اُس شخص کی دعا بہت ہی محبوب ہے جو سجدے کی حالت میں یوں عرض کرتا ہے:'قَـدْ ظَـلَـمْـتُ نَـفْسِي فَاغْفِرْلِي،

فإنهُ لاَيَغْفِرُ الذُّنُوبَ الْعِظَامَ غَيْرُکَ ' [میں نے اپنی جان پر ظلم کیا تو تو ہی میری مغفرت فرما، اس لیے کہ بڑے گناہوں کو تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں] (اللہ فرماتا ہے:) میں نے بے خطر اس کے سارے گناہ بخش دیے۔

اَخلاقِ حسنہ کے نمونے

یا أباهريرة! صل من قطعک وأطعم من حرمک، وأعن عمن ظلمک، وكلم من هجرک، وانصح من خانک، فما من نبي مرسل إلا وقد فعل ذلک، ومن فعل ذلک كتب الله له ثواب ثلاث مائة وثلاثة عشر نبيا مرسلا ولم يكن بينه وبين الأنبياء يوم القيامة إلا درجة النبوة .

اے ابو ہریرہ! تم سے جو تعلق توڑے تم اس سے تعلق جوڑو، جو تمہیں محروم رکھے تم اسے کھانے کھلاؤ، جو تم پر ظلم کرے تم اس کی مدد کرو، جو تم سے روٹھے تم اس سے باتیں کرو، جو تمہاری بدخواہی کرے تم اس کی خیرخواہی کرو؛ کیوں کہ ہر نبی مرسل کا یہی شیوہ و وطیرہ رہا ہے۔ اور جو شخص بھی یہ اعمال سرانجام دے گا اسے تین سو تیرہ رسولوں کا ثواب عطا کیا جائے گا، نیز قیامت کے دن اس کے اور دیگر انبیا کے درمیان درجۂ نبوت کے سوا اور کچھ فرق نہ ہوگا۔

فضیلت آیۃ الکرسی

یا أباهريرة! أكثر من قراء ة آية الكرسي فإن الله تعالیٰ يكتب لک بكل حرف منها أربعين ألف حسنة .

اے ابو ہریرہ! آیت الکرسی کو زیادہ سے زیادہ پڑھا کرو؛ کیوں کہ اس کے ہر حرف کے بدلے اللہ تعالیٰ تمہیں چالیس ہزار نیکیاں عطا فرمائے گا۔

سورۂ یٰس کی برکتیں

یـا أبـاهـريـرة! أكثر من قراء ة سورة يس، من قرأها نهارا كـان هـو وأهـله وماله وأولاده في أمان اللّٰه تعالىٰ ومن قرأها بالليل كان في أمان اللّٰه تعالىٰ إلى الصباح .

اے ابو ہریرہ! سورۂ یٰس کی تلاوت بھی زیادہ سے زیادہ کیا کرو، جو شخص اسے دن میں پڑھتا ہے تو وہ، اس کے اہل وعیال، اور دولت ومال سب کچھ اللہ کی پناہ میں آجاتے ہیں۔ یوں ہی جو شخص رات میں پڑھتا ہے تو تادم صبح اس کی ہر چیز اللہ کے حفظ وامان میں ہوجاتی ہے۔

سورۂ یٰس پورے قرآن کے برابر

يـــا أبـاهـريـرة! من قرأ سورة يس فكأنما قرأ القرآن كله عـلـىٰ سبـعة أحـرف وأحيـى الـلّٰه قلبه بنور معرفته واستعمله لخالص نعمته .

اے ابو ہریرہ! سورۂ یٰس کا پڑھنا ایسے ہی ہے جیسے پورے قرآن کی سات قراءتوں میں تلاوت کرنا۔ نیز معرفت الٰہی سے اس کا دل جگمگا اُٹھتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس پر اپنی خاص نعمتوں کا نزول فرماتا ہے۔

گوشت کھانے میں پڑوسیوں کا خیال رکھو

يـا أبـاهـريرة ! لاتأكل اللحم من دون جارک حتى تلقينه مـنـه، فـإن من أكل اللحم دون جاره ولم يذقه شيئا أزال اللّٰه

بعشر عقله، ورفع البركة من كسبه فيكون كثير التعب، قليل الرزق، ولا تدع اللحم أكثر من أربعين يوما فيقسي قلبک .

اے ابو ہریرہ! اپنے پڑوسیوں کی (دعوت کیے) بغیر گوشت نہ کھایا کرو، انھیں اس میں ضرور شامل کرو؛ کیوں کہ جو شخص ہمسایوں کو اس کا ذائقہ چکھائے بغیر خود ہی سب ہضم کر جائے تو اللہ تعالیٰ اس کی عقل کا دسواں حصہ زائل فرما دیتا ہے، اس کے کاروبار سے برکت اُٹھ جاتی ہے، پھر وہ محنت مزدوری تو بہت کرتا ہے مگر کمائی بہت کم ہوتی ہے۔ نیز گوشت کو چالیس دن سے زیادہ تک نہیں چھوڑنا چاہیے کہ اس سے دل میں قساوت پیدا ہوتی ہے۔

اللہ کے ہو جاؤ اور لعن طعن سے بچو

يا أبا هريرة! كن لله يكن لک الله، ولاتسب الناس، سبوا والدک، ولاتلعن ترجع اللعنة عليک، ولا تلعن البهايم فتلعنک الملائكة كما لعنت بهايم الله التي لم يعص ربها .

اے ابو ہریرہ! تم اللہ کے ہو جاؤ، اللہ تمہارا ہو جائے گا۔ اور لوگوں کو گالیاں نہ دو، ورنہ وہ تمہارے باپ کو بھی گالیاں دیں گے۔ یوں ہی کسی کو لعن طعن نہ کرو، وہ تمہی پر لوٹ کر آئے گا۔ بے زبان اور بے گناہ جانوروں کو بھی مت کوسو، ورنہ فرشتے تم کو بددعائیں دیں گے۔

اچھی باتوں کی تبلیغ و تشہیر

يا أباهريرة! مُر بالمعروف إن استطعت وإلا فكن مقاتلا

لأهل المنكر يملأ اللّٰه قلبک نورا .

اے ابو ہریرہ! لوگوں کو جہاں تک ہو سکے اچھی باتوں کا حکم دو؛ ورنہ کم از کم برائی پھیلانے والوں کے خلاف برسر پیکار رہو، پھر دیکھو اللہ تمہارے قلب وروح کو کیسے منور فرماتا ہے۔

چند ضروری اعمال کی ترغیب وترہیب

يا أباهريرة ! إذا كنت حاكما فأوف، وإذا تحاكم الناس إليک فلا تقبل شهادة شارب الخمر فيبطل اللّٰه شهادتک، ولاتقبل شهادة أكلي الربوٰا فيغضب اللّٰه عليک، ولا تقبل شهادة آكل أموال اليتامىٰ ولا آكل أموال المساجد ولا شهادة أعمى ولوكان في زهد عيسىٰ بن مريم، ولاتقبل شهادة تارک الجمعة والجماعة لأنه نبذ الإسلام وراء ظهره، وإياک وآكل الربوٰا واجذب ثيابک من غباره، وإياک وشرب الخمر، واحذر أن تصادق شاربه فتكون قرينه يوم القيامة، والعن تارک الصلوٰة تعمدا في وجهه وفي قَفاه حيا وميتا فإن اللّٰه قد لعنه في التوراة والإنجيل والزبور والفرقان العظيم .

اے ابو ہریرہ! اگر کبھی تم حاکم بنو تو انصاف سے کام لینا۔ اور جب لوگوں کے درمیان فیصلے کرو تو کبھی شرابی کی گواہی قبول نہ کرنا کہ اللہ تمہاری شہادت رد فرمادے گا۔ یوں ہی سود خود کی گواہی بھی مت لینا کہ اس سے اللہ کا غضب بھڑکتا ہے۔ اسی طرح یتیم اور مسجد کا کا مال ہڑپ کر جانے والوں کی شہادتیں بھی مت

قبول کرنا نیز کسی اندھے کی شہادت بھی نہ لینا خواہ وہ زہد عیسیٰ بن مریم ہی کی گواہی کیوں نہ دے رہا ہو۔ جمعہ و جماعت چھوڑنے والے کی شہادت بھی قابل قبول نہیں کہ اس نے اسلام کا پٹہ اپنے گلے سے اُتار کر پیٹ پیچھے پھینک دیا ہے۔ سود خواری سے بچو اور اس کی گرد تک سے اپنا دامن دور رکھو۔ شراب نوشی سے بھی بچو، نیز کسی شرابی کی دوستی سے بھی پرہیز کرو، ورنہ بروزِ قیامت وہ تمہارا دوست بن کر اُٹھے گا۔ قصداً نماز چھوڑنے والے کی اس کے منہ پر نیز اس کے پیچھے لعنت کرو خواہ وہ زندہ ہو یا مردہ۔ کیوں کہ اللہ تعالیٰ نے توریت وانجیل اور زبور و قرآن میں خود اس کی مذمت فرمائی ہے۔

یـا أبـاهريرة! من لم يغتب الناس حببه اللّٰه إلى الناس ومن أحسن إلى ما ملكت يمينه نصره اللّٰه علىٰ عدوهٖ .

اے ابو ہریرہ! جو لوگوں کی پیٹھ پیچھے برائی نہیں کرتا اللہ تعالیٰ اسے ہر دل عزیز کر دیتا ہے۔ اور جو شخص اپنے ماتحتوں کے ساتھ اچھا سلوک کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی برکت سے اسے دشمنوں پر غلبہ و فتح عطا فرماتا ہے۔

گناہ کو چھوٹا اور نیکی کو معمولی نہ سمجھو

یـا أبـاهـريرة ! لاتحقرن من الذنوب شيئا فإنک لاتدري بـأي ذنـب يـغـضـب الـلّٰه عليک، ولا تحقرن من الحسنات شيئا فإنک لا تدري بأي حسنة يرضى اللّٰه عليک .

اے ابو ہریرہ! کسی بھی گناہ کو چھوٹا نہ سمجھو، تمہیں کیا پتا کہ کون سا گناہ اللہ کے غضب کو بھڑکا دے!۔ یوں ہی کسی نیکی کو حقیر نہ جانو، تمہیں کیا پتا کہ کس نیکی کے صدقے اللہ تعالیٰ تم سے خوش ہو جائے!!۔

لوگوں کے ساتھ حسن سلوک

یـــا أبـاهـريرة ! عاشر الناس معاشرة من إذا غاب اشتاقوا إليـه، وإذا حضر جلسوا إليه، وإذا مات بكوا عليه، ارحم من في الأرض يرحمک من في السماء .

اے ابو ہریرہ! لوگوں کے ساتھ ایسی خوشگوار زندگی گزارو کہ تمہاری غیر حاضری میں وہ تم سے ملنے کے مشتاق ہوں، موجود ہو تو تمہاری ہم مجلسی اختیار کریں، اور جب مر جاؤ تو تم پر آنسو بہائیں۔ زمین والوں پر رحم کرو تو آسمان والا تم پر رحم فرمائے گا، (یا اللہ کے فرشتے تم پر مہربان ہوں گے)۔

صدیقین کی تین خصلتیں

یـــــــا أبـاهـريرة ! ثلاث من خصال الصديقين: كتمان الصدقة، وكتمان العبادة، وكتمان المصيبة .

اے ابو ہریرہ! تین چیزیں صدیقین کا شیوہ رہی ہیں: صدقہ چھپا کر دینا، عبادت چھپ چھپ کے کرنا، اور رنج وغم پر پردہ ڈالنا۔

ترکِ حرام ستر سال کی عبادت کے برابر

يـا أبـاهـريـرة ! من ترک شهوة من حرام فر الشيطان من ظله وكتب الله له عبادة سبعين عاما .

اے ابو ہریرہ! جو شخص حرام خواہشات سے منہ موڑ لے تو شیطان اس کے سائے سے بھی دور بھاگتا ہے اور اللہ اس کو ستر سال کی عبادت کا ثواب عطا فرماتا ہے۔

مؤمن کی آزمایش

یــا أبـاهـريــرة! الذهب يحرق بالنار واللّٰه تعالیٰ يحرق المومن بالبلاء والشهوات .

اے ابو ہریرہ! جس طرح سونا آگ میں جلا کر پرکھا جاتا ہے اسی طرح اللہ تعالیٰ مردِ مومن کو شہوات وآزمایش کی بھٹی سے گزار کر پرکھتا ہے۔

قوی وضعیف مؤمن کا فرق

یــا أبـاهـريــرة ! إن اللّٰه يحب أن يرى أثر نعمته عليک فـأكـرم نفسک من غير إسراف فإن المومن القوي قوي في دين اللّٰه تعالیٰ والجهاد في سبيل اللّٰه، والمشي إلى بيت اللّٰه الحـرام، ودوام الصيـام، وطـول القيام، والمؤمن الضعيف يضعف عن ذالک كله .

اے ابو ہریرہ! اللہ تعالیٰ کو یہ بات پسند ہے کہ وہ تمہارے اوپر اپنی نعمتوں کے اَثرات دیکھے؛ لہٰذا اِسراف سے بچتے ہوئے اپنی عزتِ نفس کا پورا پورا خیال رکھو۔ کیوں کہ طاقت ور مومن اس بات پر قادر ہوتا ہے کہ دینی معاملات کو بحسن وخوبی انجام دے، جہاد فی سبیل اللہ میں حصہ لے، حج بیت اللہ کے لیے پاپیادہ کوچ کرے، مسلسل روزے رکھے، اور لمبا لمبا قیام کرے۔ جب کہ کمزور مومن ان ساری چیزوں کی اَدائیگی سے قاصر رہتا ہے۔

صدقہ سے گناہوں کا اَثر دور

يـا أباهريـرة ! إذا أذنبت ذنبا فاجهد في أثره بالصدقة قبل

أن تنزل عليک العقوبة .

اے ابو ہریرہ! جب تم سے کوئی گناہ سرزد ہو جائے تو فوراً کچھ صدقہ کرنے کی کوشش کرو، اس سے پہلے کہ عذابِ الٰہی تم پر مسلط ہو جائے۔

بیوقوفوں کو مال حوالے نہ کرو

يـا أبـاهـريـرة ! لاتجعل مالک في يد امرأتک ولا في يد ولـدک لأن الـلّـه تـعـالـىٰ يقول: وَلاَ تُؤْتُوا السُّفَهَاءَ أَمْوَالَكُمُ الَّتِي جَعَلَ اللّٰهُ لَكُمْ قِيَامًا' وهي المرأة والولد .

اے ابو ہریرہ! اپنا مال اپنی بیوی بچوں کے ہاتھ میں رکھنے کے لیے نہ دینا؛ کیوں کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: تم بے سمجھوں کو اپنے مال سپرد نہ کرو جنھیں اللہ نے تمہاری معیشت کی اُستواری کا سبب بنایا ہے'۔ یہاں بے سمجھ سے مراد عورت اور بچے ہی ہیں۔

عورت اور غلام کے ساتھ حسن سلوک کی تاکید

يـا أبـاهريرة! واعف زلل امرأتک كل يوم أحد عشر زلة واعف مـن زلـل الـمـلـوک فـي كـل يوم عشرين زلة فإنهما خايفين من قدرتک عليهما .

اے ابو ہریرہ! ہر روز اپنی بیوی کی گیارہ کوتاہیوں کو معاف کر دیا کرو، یوں ہی اپنے ماتحتوں کی بیس لغزشوں کو درگزر کر دیا کرو؛ کیوں کہ تمہارے قبضہ و اِختیار میں رہتے ہوئے وہ تم سے ڈرتے ہیں۔

اَدائے قرض کی اہمیت

یـا أبـاهـريـرة ! إذا أيسر المديون ثم لم يجعل ذالک في قضاء دينه حجب اللّٰه دعوته عنه ويقول اللّٰه تبارک وتعالیٰ: تخلص من دَين عبدي ثم ادعُني .

اے ابو ہریرہ! جب کسی قرض دار کو مہلت مل جائے پھر بھی وہ قرض اَدا کرنے میں ٹال مٹول سے کام لے تو اللہ تعالیٰ اس کی دعائیں معلق کر کے اس سے فرماتا ہے کہ 'پہلے میرے بندے کا قرض اُتار پھر مجھ سے دعا کرنا'۔

حرام خوری سے دعائیں رد ہو جاتی ہیں

يـــا أبـاهـريـــرة! إذا أكل العبد حراما ثم دعا ربه قال اللّٰه تعالیٰ : يا جاهل صف بدنک عن الحرام ثم ادعني .

اے ابو ہریرہ! جب بندہ حرام خوری کر کے بارگاہِ رب العزت میں دعا کے لیے ہاتھ اُٹھاتا ہے تو غیبی آواز آتی ہے: اے جاہل! پہلے اپنا بدن حرام کی نحوست سے پاک صاف کر لے پھر مجھ سے دعا کرنا۔

حرام دھاگے سے سلا ہوا کپڑا بھی مانعِ اِجابت

يـــا أبـاهـريـــرة! ومن كان عليه ثوب حلال قد خاطه بغزل حرام لم يقبل اللّٰه صلاته ولاتستجاب دعوته ما دام لابسه.

اے ابو ہریرہ! جس شخص کے پاس حلال رزق سے حاصل کیا ہوا کپڑا ہو لیکن اس کی سلائی میں حرام دھاگا اِستعمال ہوا ہو تو جب تک وہ کپڑا اس کے بدن پر پڑا رہے گا نہ اُس کی کوئی نماز قبول ہوگی اور نہ ہی کوئی دعا۔

اہل بدعت' اہلسنّت پر غالب کیسے آئیں گے؟

يا أباهريرة! سيأتي من بعدي زمان تموت في كل يوم سنة وتحى فيه بدعة فلايزالون كذلک حتى يظهرون أهل البدع علىٰ أهل السنة حتىٰ يكون المنافق عندهم عزيزا مكرما والمؤمن ذليلا مهانا ولايزال النساء في الزيادة والرجال في النقصان حتى يكون عدد خمسين امرأة لرجل واحد ولايزداد الزمان بعدي إلا صعوبة ولاالدين إلا إدبارا ولا الناس إلا شحا ولاالبدع إلا زيادة حتىٰ يخاف الجار موابق جاره ويدارى الرجل صديقه مخافة شره حتى يسب الولد أباه وببر الأخ من أخيه ويؤذى الجار جاره الفقير ولا يأمن الرجل خيانة شريكه فإذا أدركت ذلک الزمان فكن فردا وحيدا في الفلوات فإن اللّٰه يوشک ويكلاک .

اے ابو ہریرہ! عنقریب میرے بعد ایک ایسا زمانہ آنے والا ہے جس میں ہر روز میری ایک سنت مردہ ہوگی اور ایک بدعت فروغ پائے گی۔ایسا ہوتے ہوتے ایک دن نوبت یہ ہوگی کہ اہل بدعت' اہل سنت پر غالب آ جائیں گے۔پھر انھیں منافق عزیز ومحترم ہوں گے اور مومن ذلیل وخوار۔عورتوں کی تعداد بڑھتی جائے گی اور مردوں کی کم سے کم تر، یہاں تک کہ ایک مرد کے پیچھے پچاس عورتوں کا تناسب ہوگا۔میرے بعد زمانے کی ستم ظریفی بڑھ جائے گی، دین پستی کی طرف جارہا ہوگا،لوگوں میں کنجوسی عام ہوگی، بدعتوں کا دار دورہ ہوگا، ایک پڑوسی دوسرے پڑوسی کی ایذا رسانیوں سے محفوظ نہ ہوگا، دوست' دوست کی خاطر مدارات اس کے شر سے بچنے کے لیے مجبوراً کرے گا، بیٹا باپ کو

گالیاں دے گا، بھائی بھائی سے بیر رکھے گا، پڑوسی پڑوسی کو تنگ کرے گا، اور شوہر اپنی بیوی کی خیانت سے بھی نہ بچ سکے گا۔ جب ایسے حالات پیدا ہو جائیں تو کسی ویرانے میں جا کر خلوت گزیں ہو جانا؛ کیوں کہ قریب ہے اللہ تعالیٰ لوگوں پر عذاب کی بارش برسائے۔

کھانا کھلانے کی اہمیت

یا أباهريرة! ما علمت لي ولكم شيئا هو أحب إلى اللّٰه ولا أنفع لنا إطعام من الطعام والصلوٰة في الجماعة .

اے ابوہریرہ! اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں سب سے زیادہ محبوب عمل جس میں ہم سب کا فائدہ ہے، یہ ہے کہ لوگوں کو کھانا کھلایا جائے اور جماعت کے ساتھ نماز اَدا کی جائے۔

خاموشی وذکرِالٰہی کی برکات

یا أباهريـــرة! اصبر على الصمت تسلم واذكر اللّٰه كثيرا تغنم .

اے ابوہریرہ! خاموشی پر جمے رہو، بچے رہوگے۔ اور زیادہ سے زیادہ اللہ کا ذکر کرو، خوب پھلو پھولو گے۔

یـا أبـاهــريـرة ! بطول الصمت تغلب الشيطان، ومن أكثر الصمت أجرى اللّٰه علىٰ لسانه الحكمة .

اے ابوہریرہ! خاموش رہ کے شیطان کو پچھاڑا جا سکتا ہے۔ اور خاموشی کا بڑا فائدہ یہ ہے کہ اللہ اس کی زبان پر حکمت جاری فرما دیتا ہے۔

نمازِ جماعت کے لیے جانے کی فضیلت

یا أباهريرة! ليس الماشي إلى حرم اللّٰه بأفضل من الماشي إلى صلوٰة الجماعة .

اے ابو ہریرہ! اللہ کے حرم کی طرف چل کر جانے والا نمازِ باجماعت کے لیے جانے والے سے افضل نہیں ہے۔

کسی مسلمان کی حاجت برآری کی اہمیت

يا أباهريرة! من مشى في قضاء حاجة مسلم كان اللّٰه له عونا متى احتاج إليه .

اے ابو ہریرہ! جو شخص کسی اسلامی بھائی کی ضرورت پوری کرنے کے لیے جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اِس کے کڑے وقت میں اِس کی مدد فرماتا ہے۔

نابینا کو راستہ دکھانے کی فضیلت

يا أباهريرة! من قاد أعمىٰ حيث يشاء كتب اللّٰه له بكل خطوة أربعين حسنة ومحى عنه مثل ذالک من السيئات ومن قاد أعمى من لم يأمره استهزاء به حبسه اللّٰه في جهنم حقبا واحدا فقلت يارسول اللّٰه! وكم حقب واحدا؟ قال: ثمانون سنة والعام الواحد ثمانون شهرا والشهر ثمانون يوما واليوم ثمانون ساعة والساعة الواحدة كألف سنة مما تعدون .

اے ابو ہریرہ! جس نے کسی نابینا کا اس کی ضرورت میں ہاتھ بٹایا تو اللہ

ہر قدم کے بدلے اسے چالیس نیکیاں عطا کرے گا اور اس کی چالیس خطائیں مٹادے گا۔ اور اگر کسی نے نابینا کے ساتھ بدتمیزی کرتے ہوئے اسے کہیں کا کہیں پہنچا دیا تو اللہ اسے جہنم میں ایک حقب کے برابر قید رکھے گا۔ میں نے پوچھا: یارسول اللہ! ایک حقب کتنا ہوتا ہے؟۔ فرمایا: اَسّی سال۔ اور ایک سال اَسّی مہینوں کے برابر، ایک مہینہ اَسّی دن کے برابر، ایک دن اَسّی گھنٹے کے برابر، اور ایک گھنٹہ تمہارے گنتی کے مطابق ہزار سال کے برابر ہوگا۔

بے راہ کو ہدایت دینا اور جاہل کو علم دینا جہاد کے برابر

یا أباهريـــرة! أرشد الضال وعلم الجاهل يكتب اللّٰه لک ثواب من قاتل في سبيل اللّٰه ثم قتل شهيداً .

اے ابو ہریرہ! بے راہ لوگوں کو راہِ راست پر لانے اور جاہلوں کو تعلیم دینے کا ثواب اس شخص کی مانند ہے جو اللہ کی راہ میں جہاد کرتا ہوا شہید ہو گیا۔

استغفار برائے مسلمین کے فضائل

يـا أبـاهـريـــرة! من قال كل يوم استغفر اللّٰه لي ولوالدي ولـجـمـيـع الـمسلمين والمسلمات والمؤمنين والمؤمنات، الأحيـاء مـنهـم والأمـوات خـمسيـن مرة، لم يخرجه اللّٰه من الـدنيا حتى يكتب اسمه في الأبدال الذين بهم تمطر السماء وتـنبـت الأرض ولايـحـجـب الـلّٰه دعوته ما دام حيا ولو دعا عـلـى جبـل أن يـزول مـن مـكـانـه لزال ولم يحاسبه اللّٰه يوم الـقيـامة، وإذا كـان يوم القيامة يأمر اللّٰه تعالىٰ رضوان خازن

الجنة بكسوة من حلل الجنة ثم يقوده إلى الجنة من غير أن ينصب له ميزان وينشر له ديوان .

اے ابو ہریرہ! جو شخص روزانہ پچیس مرتبہ یوں استغفار کرے: 'اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ لِي وَلِوَالِدَيَّ وَلِجَمِيعِ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَالْمُؤمِنِيْنَ وَالْمُؤمِنَاتِ، الأَحْيَاءِ مِنْهُمْ وَالأَمْوَاتِ' دنیا ہی میں اللہ اس کا نام اَبدالوں کی فہرست میں شامل کرا دے گا، وہ ابدال کہ جن کے طفیل آسمان سے بارشیں برستی ہیں اور زمین سبزے اُگاتی ہے، اور تاحیات اللہ اس کی کوئی دعا نامقبول نہ کرے گا۔ اور اگر وہ پہاڑ کو اپنی جگہ سے کھسکنے کی دعا کر دے تو وہ بھی کھسک جائے، نیز بروزِ قیامت اس کا کوئی حساب نہ ہوگا، بلکہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ خازنِ جنت 'رضوان' کو حکم دے گا کہ اس کے لیے جنتی پوشاک لایا جائے، پھر اسے جنت کی طرف لے جایا جائے گا، نہ اس کے لیے ترازو نصب ہوگا اور نہ اس کا اعمال نامہ کھولنے کی نوبت آئے گی۔

مال داروں کی صحبت کا وبال

يا أباهريرة! لاتجاور الأغنياء فتسخط نعم اللّٰه وتؤذي من تحت يديک .

اے ابو ہریرہ! مالداروں کی صحبت میں نہ رہا کرو کہ اللہ کی نعمتوں کی قدر تم سے چھن جائے گی، اور تمہارے ماتحت تم سے تکلیف پائیں گے۔

عیوب پر پردہ ڈالنے کی تاکید

يا أباهريرة! أقل العثرة، واغفر الذنوب، واستر العيوب

یفعل اللّٰہ بک ذالک .

اے ابو ہریرہ! لوگوں کی کوتاہیاں درگزر کر دیا کرو، اُن کی لغزشیں معاف کر دیا کرو، اور ان کے عیوب چھپالیا کرو، اللہ تعالیٰ بھی تمہارے ساتھ ایسا ہی معاملہ فرمائے گا۔

مہمان برکت کی کنجی

یـا أبـاهـريـــرة! أكرم الضيف فإن الضيف مفتاح الجنة والبركة .

اے ابو ہریرہ! مہمانوں کی خاطر مدارات کیا کرو؛ کیوں کہ مہمان جنت اور رحمت و برکت کی کنجی ہوا کرتے ہیں۔

یـــا أبـاهـريـــرة! إذا اشتد غضب اللّٰه علیٰ عبده لزم عنه الضيف وطالب الحاجة .

اے ابو ہریرہ! جب کسی بندے پر اللہ تعالیٰ کا غیظ وغضب شدید ہو جاتا ہے تو مہمان اور محتاج کی اِعانت اس کو ٹھنڈا کر دیتی ہے۔

بیمار پرسی اور صلح بین المسلمین کی اہمیت

یـــا أبـاهـريـــرة! إمش ميلا وعد مريضا، وامش ميلين وأصـلـح بيـن اثـنيـن، وامش ثلاثة أميال وزر أخاک في اللّٰه وامش سنة في حديث واحد من العلم .

اے ابو ہریرہ! مریض کی عیادت کے لیے ایک میل تک چلے جاؤ، دو بندوں کے درمیان صلح صفائی کرنا ہو تو دو میل تک چلے جایا کرو، کسی دینی بھائی کی

ملاقات کے لیے تین میل کا سفر بھی کرنا ہو تو کرلو، اور اگر علم و حکمت سے متعلق ایک حدیث کی تلاش میں تمہیں سال بھر تک سفر کرنا پڑے تو اسے بھی برداشت کرلینا (کہ یہ بڑی عزیمت وسعادت کی بات ہے)

مسلمان کو ذلیل کرنے والا آپ ذلیل ہوتا ہے

یا أباهريرة! ما من مسلم يريد فضيحة مسلم إلا فضحه اللّٰه تعالىٰ في الدنيا والاٰخرة ومن أشاع فاحشة علىٰ مسلم عذبه اللّٰه في الدنيا والاٰخرة وذلك قوله تعالىٰ: اِنَّ الَّذِيْنَ يُحِبُّوْنَ أنْ تَشِيْعَ الْفَاحِشَةُ فِي الَّذِيْنَ آمَنُوْا لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيْمٌ فِي الدُّنْيَا وَالاٰخِرَةِ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَأَنْتُمْ لا تَعْلَمُوْنَ . ومن عفا عمن ظلمه لم يكن جزاؤه عند اللّٰه إلا المغفرة .

اے ابو ہریرہ! جب ایک مسلمان دوسرے مسلمان کو ذلیل و بے عزت کرنا چاہتا ہے تو اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت کی ذلت اس کے حصے میں لکھ دیتا ہے۔ اور جو شخص کسی مسلمان کو برائی میں ملوث کرنا چاہتا ہے تو اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت میں اسے نشانِ عبرت بنادیتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے ارشاد کا مطلب یہی ہے: 'بیشک جو لوگ اس بات کو پسند کرتے ہیں کہ مسلمانوں میں بے حیائی پھیلے ان کے لیے دنیا اور آخرت میں دردناک عذاب ہے، اور اللہ (ایسے لوگوں کے عزائم کو) جانتا ہے اور تم نہیں جانتے'۔ اور جو شخص زیادتی کرنے والے کو معاف کردے تو اس کی جزا اللہ کی طرف سے بخشش و مغفرت ہے۔

ملاقاتی اور شرفا کی تعظیم و تکریم

يا أباهريرة! إذا أتاكم كريم قوم فأكرموه وإذا أتاكم زائر

فأكرموه .

اے ابو ہریرہ! جب تمہارے پاس کوئی شریف انسان یا کوئی ملاقاتی (مہمان) آئے تو اس کے ساتھ عزت وتکریم سے پیش آؤ۔

کسی مسلمان کا دفاع کرنے والا ستر بلاؤں سے محفوظ

يـــا أباهريرة! من رد الغيبة عن أخيه المسلم رد الله عنه سبعين آفة ونصره على من عاداه .

اے ابو ہریرہ! جو کسی مسلمان بھائی کا دفاع کرے، تو اللہ تعالیٰ اس سے ستر بلاؤں کو ٹال دیتا ہے، اور دشمنوں پر اس کو غلبہ عطا فرماتا ہے۔

عیبوں کو ڈھونڈنے والا بدترین انسان

يـا أباهريرة! لا تشتغل بعيوب الناس فإن شر خلق الله في عباده أبصرهم لعيوب الناس .

اے ابو ہریرہ! لوگوں کے عیبوں کی ٹوہ میں مت لگے رہو؛ کیوں کہ اللہ کے بندوں میں بدترین شخص وہ ہے جو رات دن عیب جوئی میں لگا رہتا ہے۔

پانچ چیزوں میں جلد بازی

يـــا أبـاهـريرة ! لاتكن عجولا في الأمور فإن العجلة من الشيـطان غير خمس خصال، تعجيل قرى الضيف، وتعجيل قـضـاء الـديـن، وتعجيل التوبة من الذنوب، وتعجيل تزويج البنت البكر وتعجيل دفن الميت .

اے ابو ہریرہ! کسی بھی معاملے میں جلدی سے کام نہ لو؛ کیوں کہ جلدی شیطان کی طرف سے ہوتی ہے بجز پانچ چیزوں کے: مہمان نوازی میں، قرض اَدا کرنے میں، گناہوں سے توبہ کرنے میں، کنواری لڑکی کی شادی کرنے میں اور مردے کی تکفین وتدفین میں۔

طلبِ علم کے لیے تواضع کرنا چاہیے

یــــا أبـاهريـرة ! من تواضع في طلب العلم أعزه اللّٰه يوم القيامة .

اے ابو ہریرہ! جو شخص علم سیکھنے میں تواضع وانکسار سے کام لے، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے تاجِ عزت عطا فرمائے گا۔

سخت دلی سے علم چلا جاتا ہے

یــــا أبـاهـريــرة ! إن العلم يزول عن القلب القاسي كما يزول عن الصفاء القطر .

اے ابو ہریرہ! سخت دلوں سے علم ایسے ہی نکل جاتا ہے جیسے چٹان سے پانی کے قطرے بہہ جاتے ہیں۔

بارگاہِ الٰہی میں اعلیٰ مقام پانے والا ایک شخص

یــــا أبـاهريرة ! إن عبدا يكون له عند اللّٰه منزلة رفيعة لا يبـلغها بعمله فيبتليه اللّٰه بالأمراض والأسقام والأهوال حتیٰ ينال بذالک منزلة عنداللّٰه تعالیٰ .

اے ابو ہریرہ! ایک شخص کا اللہ کی نگاہ میں بڑا مقام ومرتبہ ہوتا ہے؛ لیکن اس کے عمل ایسے نہیں جو اسے وہاں تک پہنچا سکیں تو اللہ تعالیٰ اسے مختلف امراض اور بیماری وپریشانی میں مبتلا کر دیتا ہے جس پر صبر کے باعث وہ شخص بارگاہِ الٰہی میں اپنے اس اعلیٰ مقام ومرتبہ تک پہنچ جاتا ہے۔

مردے کی تکفین وتدفین کی اہمیت

یا أباهريرة ! غسل الموتیٰ يغسل اللّٰه ما عليک من الذنوب، وشيع الجنائز يكتب اللّٰه لک بكل خطوة حسنة، وإن حضرت دفن الميت كتب اللّٰه لک قيراطا من الأجر والقيراط كجبل أحد يجعل اللّٰه في ميزانک .

اے ابو ہریرہ! مردوں کو نہلایا کرو، اللہ تمہارے سارے گناہوں کو دھل دے گا۔ جنازے کے ساتھ چلا کرو، اللہ ہر قدم کے بدلے ایک نیکی لکھ دے گا۔ اور اگر میت کی تدفین میں بھی شامل ہوئے تو اللہ تعالیٰ تمہارے لیے ایک قیراط اَجر وثواب لکھ دے گا۔ ایک قیراط اُحد پہاڑ کے برابر ہوتا ہے، اور یہ سب اُٹھا کر تمہارے میزانِ عمل میں رکھ دیا جائے گا۔

علم اور علما کا مقام

يا أباهريرة ! من قل ماله ثم لم يدنُ من الناس في إصلاح دينه مات قلبه، ومن أتى عليه أربعون صباحا ولم يجالس العلماء فقد مات قلبه، فإن العلم جلاء القلوب وأن القلب يصدي كما يصدي الحديد تحت التراب فاجلوها في مجالس العلماء .

اے ابو ہریرہ! جس کے پاس عمل کی پونجی کم ہو اور وہ لوگوں کے پاس آ کر اپنی دینی صلاح وفلاح نہ حاصل نہ کرے، تو اس کا دل مردہ ہو جاتا ہے۔ یوں ہی اس کا دل بھی مر جاتا ہے جس پر چالیس دن ایسے گزر گئے کہ اس نے اہل علم کی صحبت حاصل نہیں کی؛ کیوں کہ علم دلوں کو منور ومجلّٰی کرتا ہے۔ نیز دلوں کو زنگ لگ جایا کرتے ہیں جیسے مٹی تلے رہنے سے لوہے زنگ آلود ہو جاتا ہے؛ لہٰذا علمی مجلسوں میں آ کر اسے اُجلا اور چمکا لیا کرو۔

جو گناہ سے بھاگے جہنم اُس سے بھاگے

یـــــا أبـاهـريــرة ! من فر من الذنوب فرت منه جهنم يوم القيامة ومن هم إلى الذنوب فرحت جهنم بقدومه .

اے ابو ہریرہ! جو شخص گناہوں سے دور بھاگے تو جہنم بروزِ قیامت اس سے دور بھاگے گی۔ یوں ہی جو شخص گناہ کا اِرادہ کرے تو جہنم اپنے اندر اس کے پھینکے جانے سے خوش ہوتی ہے۔

اللہ کے دوستی ودشمنی کی اہمیت

يـا أبـاهـريــرة ! لو عبدت اللّٰه عزوجل مثل عبادة جبريل وميـكـائيل لما قبل اللّٰه منک حتیٰ تحبَّ أخاک المؤمن في اللّٰه وتبغض المنافق في اللّٰه .

اے ابو ہریرہ! اگر تم جبرئیل ومیکائیل کی طرح اللہ تعالیٰ کی عبادت وبندگی کرو، پھر بھی وہ اس وقت تک قابل قبول نہ ہوگی جب تک کہ تم اپنے دینی بھائی کو رضائے الٰہی کے لیے محبوب اور منافق کو اللہ کے لیے مبغوض نہ رکھو۔

کھانا، نمک سے شروع اور نمک پر ختم

یـــــا أبـاهـريـرة ! ابدأ طعامک بالملح واختم طعامک بالملح فإنه أمان من سبعين عاهة .

اے ابو ہریرہ! نمک سے اپنے کھانے کی شروعات کرو اور نمک پر ہی کھانا ختم کرو؛ کیوں کہ اِس سے ستر بیماریاں دور ہوتی ہیں۔

مؤمن و کافر اور منافق کا فرق

يـا أبـاهريرة ! لا يكون المؤمن مؤمنا حتىٰ يأمن الناس من شـره، ولا يـكـون الـكـافـر كـافرا حتىٰ يذر الصلوٰة متعمدا، ولايـكون المنافق منافقا حتى يكون قدريا، ولا يكون التائب تـائبـا حتـى يـذيـق نـفسـه مـرارة الطاعة كما إذاقها حـلاوة الـمـعـصية، ولايـكـون الهـمـج هـمجا حتىٰ يزهد في العلم، ولايـكـون الأحـمـق أحـمـقـا حتـى يسـرف فـي نفقة بطنـه، ولايـكـون الجاهل جاهلا حتىٰ يفشي سره إلى كل أحد، ولا يـكـون المرائي مرائيا حتىٰ يجتهد في طلب المحامد والثناء من الناس .

اے ابو ہریرہ! مؤمن اس وقت تک پکا مؤمن نہیں ہوتا جب تک کہ لوگ اس کی شرارتوں سے محفوظ نہ ہوں۔ کوئی کافر اس وقت تک کافر نہیں ہوتا جب تک کہ وہ نماز سے کھلی چھٹی نہ کرلے۔ منافق اس وقت منافق بنتا ہے جب تقدیر سے اس کا بھروسا اُٹھ جاتا ہے۔ توبہ کرنے والا اس وقت تک سچا تائب نہیں کہلاتا جب تک وہ اپنے اس نفس کو بندگی کی کرواہٹ نہ چکھادے جس طرح اس نے

گناہ کی مٹھاس چکھایا تھا۔ آدمی بے کار اس وقت ہوتا ہے جب اسے علم وکمال سے کوئی سروکار نہ رہے۔ اصل بے وقوف وہ ہے جو ذاتی اخراجات میں اسراف کرنے لگے۔ جاہل وہ ہوتا ہے جو اپنا راز بھی راز نہ رکھ سکے۔ اور اصل ریا کار وہ شخص ہے جو لوگوں سے تعریف وستایش اور داد ودہش کی خواہش وآرزو رکھے۔

خواہشات کے پیچھے نہ چلو

یـــا أباهريرة ! لاتطع هواک فإنه من أطاع نفسه في كل شهوة افتضح، ومن كثر مناه قل رضاه .

اے ابو ہریرہ! اپنی خواہشات کے پیچھے پیچھے نہ چلو؛ ورنہ ایک دن رسوائی کے علاوہ کچھ ہاتھ نہ آئے گا۔ اور یاد رکھنا کہ جس کی آرزوؤں کی چادر دراز ہوجاتی ہے، اس کی (تقدیر الٰہی پر) رضامندی کم سے کمتر ہوجاتی ہے۔

تدبیر سے بڑھ کر کوئی دانائی نہیں

یـــا أبـاهـريـرة ! لاعقل كالتدبير ولاورع كالكفاف عن الـحـرام ولاحسـنـة هي أثقل في الميزان من الخلق الحسن، قـلـت يـا رسـول الـلّـه! ومـا الخلق الحسن؟ قـال السخـاء والسماحة وأن تعفو عن من ظلمک .

اے ابو ہریرہ! تدبیر سے بڑھ کر کوئی دانائی نہیں۔ حرام سے بچ بچاؤ سب سے بڑی پرہیزگاری ہے۔ میزانِ عمل میں سب سے وزن دار نیکی خوش اَخلاقی ہوگی۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! خوش اخلاقی کیا ہے؟ تو آپ نے فرمایا: سخاوت، بخشش نیز یہ کہ زیادتی کرنے والے کو معافی دے دی جائے۔

مشورہ کرنے والا شرمندہ نہیں ہوتا

یـــــا أباھریرۃ ! ما ھلک امرؤ عن مشورۃٍ، في المشورۃ عیـن مـن الھـدایۃ، ومـن لـم یشـاور نـدم، ومن استغنی برأیہ ضل، ومن تکبر علی الناس ذل .

اے ابو ہریرہ! مشورہ کرنے والا کبھی ناکام نہیں ہوتا۔مشورے میں رازِ ہدایت پوشیدہ ہوتا ہے۔ جو شخص مشورہ نہیں کرتا اسے شرمندہ ہونا پڑتا ہے۔ جو اپنی رائے ہی کو سب کچھ سمجھے وہ جلد بہک جاتا ہے،اور لوگوں کو حقیر سمجھنے والا اصلاً ذلیل ہے۔

حسن سلوک کی تاکید

یـا أبـاھـــریـرۃ ! إذا أنعم اللّٰہ علیک بنعمۃ في دار الدنیا فـأحسن في جمع نعماء اللّٰہ علیک وأحسن کما أحسن اللّٰہ إلیک .

اے ابو ہریرہ! جب اللہ تعالیٰ کا اس دنیا میں تم پر کوئی فضل وانعام ہو تو ان سرمدی نعمتوں کی خوب خوب قدر کرو، نیز تم بھی لوگوں کے ساتھ حسن سخاوت سے پیش آؤ جیسے اللہ تعالیٰ نے تمہیں (اپنی رحمت وکرم سے) نوازا ہے۔

عبادت قبول کرانے والی تین خصلتیں

یـــــا أباھریرۃ ! لو أن المؤمن عبد اللّٰہ تعالیٰ کعبادۃ نوح ألف سـنۃ لـمـا نـفـعـہ ذلک حتـی تـکون فیہ ثلاث خصال:

اقتباس العلم، والاقتصاد في النفقة، وورع يجزعه عن معاصي اللّٰه عزوجل .

اے ابوہریرہ! اگر بندۂ مؤمن حضرت نوح علیہ السلام کی طرح ہزار برس بھی اللہ تعالیٰ کی عبادت کرے تو وہ اس کے کسی کام نہ آئے گی جب تک کہ اس میں یہ تین خصلتیں نہ ہوں: علم کی طلب، خرچ میں میانہ روی، اور ایسی پرہیزگاری جو اسے اللہ کی نافرمانیوں سے روکتی رہے۔

دین کی سمجھ

یا أباهريرة ! إذا أحب اللّٰه عبدا فقهه في الدين، وإذا أراد هلاک عبدٍ أضله عن الهداية وشغله بالدنيا عن الدين .

اے ابوہریرہ! جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کے ساتھ بھلائی کا اِرادہ فرماتا ہے تو اسے دین کی سمجھ عطا کر دیتا ہے۔ اور جب کسی کی بربادی چاہتا ہے تو اسے (فہم دین اور) نورِ ہدایت سے محروم کر کے دنیاوی بکھیڑوں میں اُلجھا کے رکھ دیتا ہے۔

تقویٰ کی اصل

یا أباهريرة! إن رأس التقیٰ في ترک ما حرم اللّٰه وأداء ما افترض اللّٰه .

اے ابوہریرہ! اصل تقویٰ یہ ہے کہ اللہ کی حرام کردہ چیزیں چھوڑ دی جائیں، اور فرائض الٰہیہ کو اَدا کیا جائے۔

حضور ﷺ پر جھوٹ باندھنے کی سزا

یا أباهريرة! لاتكذب علي فإنه من كذب علي متعمدا لم يخرج من الدنيا حتىٰ يرى مقعده من النار .

اے ابو ہریرہ! مجھ پر کبھی جھوٹ نہ باندھنا؛ کیوں کہ مجھ سے جھوٹ کو منسوب کرنے والا اس دنیا سے رخصت ہونے سے پہلے ہی اپنا ٹھکانا جہنم میں دیکھ لے گا۔

گھر سے نکلنے کی دعا

یا أباهريرة ! ما من رجل إلا ويصبح علىٰ بابه ملک وفي يده رأية وعن شمال الباب شيطان وفي يده رأية فإذا خرج الإنسان من منزله برجله اليمنىٰ وقال بسم اللّٰه آمنت باللّٰه وتوكلت على اللّٰه ولاحول ولاقوة إلا باللّٰه العلي العظيم، رفع الملک الرأية في يمينه فلا يزال يومه معصوما بهداية اللّٰه تعالىٰ طول نهاره فيما يحب ويرضىٰ، وإذا خرج برجله اليسرىٰ ولم يذكر اللّٰه تعالىٰ رفع الرأية في شماله فلا يزال نهاره في سخط اللّٰه وطاعة الشيطان حتىٰ يمسي .

اے ابو ہریرہ! انسان جب صبح کرتا ہے تو اس کے دہنے دروازے پر ایک فرشتہ موجود ہوتا ہے جس کے ہاتھ میں ایک جھنڈا ہوتا ہے، اور دروازے کے بائیں طرف ایک شیطان جھنڈا لیے کھڑا ہوتا ہے۔ اب اگر وہ شخص اپنے گھر سے دایاں قدم نکالتے ہوئے یہ دعا پڑھ لیتا ہے:" تو وہ فرشتہ جھنڈا لہراتے ہوئے اس کے ساتھ ہو لیتا ہے، اور اللہ کی توفیق سے اس کا پورا دن محفوظ طریقے سے

اچھے کاموں میں گزرتا ہے۔لیکن اگر وہ پہلے اپنا بایاں قدم نکالتا ہے اور اللہ کا نام بھی نہیں لیتا تو وہ شیطان جھنڈا لے کر اس کے پیچھے پڑ جاتا ہے، اور پھر اس کا پورا دن اللہ کی ناراضی اور شیطان کو راضی کرنے والے کاموں میں گزرتا ہے،۔اور اسی طرح شام ہو جاتی ہے۔

ہر آدمی اپنا رزق لے کر اور وقت پورا کر کے ہی مرے گا

يا أباهريرة ! يقول اللّٰه تعالىٰ: ما أنصفني عبدي استبطأني في رزقه وأشكاني بأجله، فإذا جاء أجلهم لا يستأخرون ساعة ولايستقدمون، فلا يموت نفس حتىٰ تستوفى رزقها وأجلها .

اے ابو ہریرہ! اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے بندے نے میرے ساتھ ناانصافیکی، مجھے اپنے رزق میں دیری کرنے والا قرار دیا، اور اپنی موت کے بارے میں مجھ سے شکوہ کناں ہوا؛ حالانکہ جب وقت اجل آجاتا ہے تو نہ ایک لمحے کی دیر ہوتی ہے اور نہ جلدی۔اور ہر شخص اس دنیا سے اپنا رزق اور اَجل پورا کر کے ہی رخصت ہوتا ہے۔

جتنا خرچ کروگے اُتنا ہی تم پر خرچ کیا جائے گا

يا أباهريرة ! يقول اللّٰه تعالىٰ: يا ابن آدم! بقدر ما تنفق أنفق عليک، وبقدر ما تمسک أمسک عليک، وبقدر ما تمسک قلبک إلى الدنيا أخرج من قلبک وكما تدين تدان، وكما تجازي تجاز .

اے ابو ہریرہ! ارشادِ باری تعالیٰ ہے: اے ابن آدم! جتنا تم (لوگوں پر) خرچ کرو گے اسی کے مطابق میں تم پر خرچ کروں گا۔ جتنی تم بخیلی کرو گے اتنا ہی میں اپنی نعمتیں تم سے روک لوں گا۔ تم دنیا میں جتنا زیادہ اپنا دل لگاؤ گے میں اتنا ہی (دین کو) تمہارے دل سے نکال دوں گا۔ اور یاد رکھنا جیسا بوؤ گے ویسا ہی کاٹو گے۔ اور جیسا کرو گے ویسا بھرو گے۔

روزہ، نماز اور صدقہ جنت میں لے جائیں گے

یــــا أبـاهريـرة! الصوم يبلغك نصف الطريق، والصلوٰة تبلغك ثلثي الطريق والصدقة تدخل الجنة .

اے ابو ہریرہ! روزے سے آدھا راستہ طے ہوتا ہے۔ نماز ایک تہائی منزل تک پہنچاتی ہے جب کہ صدقہ تمہیں پورا پورا جنت میں چھوڑ آتا ہے۔

والد، عالم اور مہمان کی خدمت کا حکم

يــــا أباهريرة! لاتأنف من خدمة الوالد لوجوب حقه ولا تـأنف مـن خـدمة الـعـالـم إجـلالا لـعلمه ولاتأنف من خدمة الضيف فليس أنت خيرا من إبراهيم الخليل عليه السلام ولا تـأنف مـن خـدمة السلطان كما ولاه اللّٰه علىٰ عباده وبلاده، فإنه من استحييٰ أن يكتب العلم فقد تكبر على اللّٰه واستهان بدين اللّٰه والمتكبر لايتعلم إلا سقط .

اے ابو ہریرہ! والد کی خدمت میں لاپرواہی نہ کرو کہ وہ تم پر واجب ہے۔ عالم کی خدمت سے جان نہ چراؤ کہ اس کا علمی مرتبہ ومقام بڑا ہے۔ مہمان کی

خدمت سے نہ گھبراؤ کہ تم ابراہیم خلیل اللہ سے بہتر تو نہیں ہو!۔اور بادشاہِ وقت کی خدمت میں بھی کوئی کوتاہی نہ کرو کہ اللہ ہی نے اسے اپنے بندوں اور شہروں کا مالک ووالی بنایا ہے۔یادرکھنا کہ جو شخص علم ومعرفت کی باتوں کو لکھنے میں شرم محسوس کرے تو وہ نہ صرف اللہ پر بڑائی جتلا رہا ہے بلکہ دین الٰہی کا مذاق بھی اُڑا رہا ہے۔اسی لیے متکبر جو کچھ بھی سیکھتا ہے باقی نہیں رہتا۔

مال جمع کرنے کی چار خصلتیں

یـــا أباهريرة ! لاتجمع المال فإنک لاتقدر علیٰ جمعه حتـیٰ يجمع اللّٰه فيک أربع خصال: الحرص والشح وطول الأمـل وقـلة الـحيـاء، والحياء شعبة من الإيمان وقلة الحياء من الكفر .

اے ابو ہریرہ! مال کی ذخیرہ اندوزی نہ کیا کرو؛ کیوں کہ تم اس وقت تک مال اکٹھا ہی نہیں کرسکتے جب تک تمہارے اندر چار عادتیں نہ پیدا ہوجائیں: لالچ ،بخیلی ،لمبی آرزو، بے شرمی۔حالانکہ حیا ایمان کا حصہ ہے اور بے شرمی کفر کی علامت۔

چار خوش بخت اہل بہشت

يـــا أباهريرة ! أربعة من السابقين أولئک المقربون في جـنات النعيم : عالم ورع، متعلم على سبيل الهداية، وشاب نشأ في عبادة اللّٰه عزوجل، وغني سخي .

اے ابو ہریرہ! چار لوگوں کا شمار 'سابقین' میں ہوتا ہے اور یہی مقربانِ

بارگاہ ہیں جنھیں نعمت والی جنتیں عطا کی جائیں گی: تقویٰ شعار عالم، طالب دین، اللہ کی بندگی میں پرورش پانے والا نوجوان، اور سخی مالدار۔

اسلام کی چند ایک اِمتیازی خوبیاں!

یـــا أبـاهريرة ! لكل شيئ سنام وسنام الإسلام السخاء، ولـكـل شيـئ تـاج وتـاج الإسلام صلاة الضحىٰ، ولكل شيئ نـور ونـور الإسـلام صـلاـة الـجـمعة، ولكل شيئ بهاء وبهاء الإسـلام الـصدقة، ولكل شيئ زينة وزينة الإسلام التوبة، ولا تـوبة لمن لاعلم له، ولاعلم لمن لارغبة له، ولاصدقة لمن لا حـلال لـه، ولا عبـادة لمن لاورع له، ولا صلاة لمن لا زكوٰة له، ولا يقين لمن لا قناعة له .

اے ابوہریرہ! ہر چیز کی ایک چوٹی ہوتی ہے اور اسلام کی چوٹی سخاوت ہے۔ ہر چیز کا ایک تاج ہوتا ہے اور اسلام کا تاج نمازِ چاشت ہے۔ ہر چیز کے لیے ایک نور ہوتا ہے اور اسلام کا نور نمازِ جمعہ ہے۔ ہر چیز کی ایک خوبصورتی ہوتی ہے اور اسلام کی خوبصورتی صدقہ ہے۔ ہر چیز کے لیے آرایش ہوتی ہے اور اسلام کی آرایش توبہ ہے۔لیکن اس کی توبہ قبول نہیں جو غافل و بے خبر ہو۔اس کا علم بے فیض ہے جس میں کچھ رغبت وانہماک نہیں۔اس کا صدقہ بے کار ہے جس نے حلال کمائی سے نہ کیا ہو۔اس کی عبادت مردود ہے جس میں تقویٰ ہی نہیں۔اس کی نماز نہیں جس نے (قدرت کے باوصف) زکوٰۃ نہ دی۔اور اس کے یقین کا کچھ پتا نہیں جس میں قناعت ہی نہیں۔

اللہ کی خفیہ تدبیر سے غافل نہ ہو

یــــا أبـاهـريـرة ! لا تأمن مكر اللّٰه فإنه لايأمن مكر اللّٰه إلا القـوم الـخـاسـرون، وتـوكل على اللّٰه وإذا سألت فاسئل اللّٰه وإذا استـعـنـت فـاستـعـن باللّٰه لو أن أهل السماوات والأرض اجتـمـعـوا أن ينفعوک بشيئ لم يرده اللّٰه لم يقدروا ولو أنهم اجتمعوا على أن يضروک بشيئ لم يرده اللّٰه لم يضروک .

اے ابو ہریرہ! اللہ کی خفیہ تدبیر سے کبھی بے پروا ہونا؛ کیوں کہ نامرادلوگ ہی اس کی تدبیروں سے غافل وبے پروا ہوا کرتے ہیں۔اللہ کی ذات پر بھروسا جماؤ، جب بھی کسی چیز کی ضرورت ہواللہ سے مانگو، ہر مدد بارگاہِ الٰہی سے طلب کرو۔یاد رکھنا کہ اگر زمین وآسمان والے سب جمع ہوکر تمہیں کچھ فائدہ پہنچانا چاہیں جوتمہارا مقسوم نہ ہوتو وہ کبھی ایسانہیں کرسکتے۔اوراگر یہ لوگ جمع ہوکر تمہیں کچھ نقصان پہنچانا چاہیں جوتمہارا مقدر نہ ہوتو یہ کبھی تمہارا بال بیکا نہیں کرسکتے۔

حضرت علی کے بارے میں ایک فرقے کی گمراہی

یـا أبـاهـريــــرة ! كما أضل اللّٰه النصارىٰ بعيسىٰ بن مريم كذالک يضل اللّٰه طائفة من هذه الأمة بعلي بن أبي طالب .

اے ابو ہریرہ! جس طرح عیسیٰ بن مریم کی وجہ سے عیسائی گمراہی میں پڑ گئے، یوں ہی اس اُمت کا ایک گروہ علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ کی وجہ سے گمراہی میں گرفتار ہوگا۔

دین کا کمال سخاوت اور ورع میں ہے

یـا أبـاهريرة! إن اللّٰه اصطفیٰ هٰذا الدين لنفسه اختيارا ثم اصـطـفیٰ لدينه الملائكة والنبيين فإن اللّٰه تعالیٰ يعطي الدنيا لـمـن يـحـب ويبغض ولايعطي الدين إلا لمن أحبه فإذا أحب اللّٰـه عبـدا كسـاه مـن حـلل الإسلام فإن هٰذا الدين لايتم إلا بالسخاء والورع عن كل ما حرم اللّٰه تعالیٰ .

اے ابو ہریرہ! اللہ تعالیٰ نے اِس دین کو خود اپنے لیے چن لیا، پھر اس (کے فروغ وتوسیع) کے لیے ملائکہ واَنبیا منتخب فرمائے۔ اللہ تعالیٰ دنیا اسے دیتا ہے جسے وہ محبوب رکھتا ہے اور اسے بھی جسے ناپسند رکھتا ہے؛ لیکن دین صرف اسے ہی دیتا ہے جسے وہ عزیز رکھتا ہے۔ جب اللہ کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو اسے زیورِ اسلام سے آراستہ کردیتا ہے۔ اور اس دین کو کمال' سخاوت، اور اللہ کی حرام کردہ چیزوں سے باز آجانے ہی سے نصیب ہوتا ہے۔

دس لکڑیوں سے خلال کرنا منع ہے

يـــا أبـاهـريـرة ! أتاني جبرئيل ونهاني أن أتخلل بعشرة أعـواد، وقـال فـي كـل عـود عاهة، فمن تخلل بعود الكزبرة كـان إصـفـرارا فـي وجهـه وعـيـنـيـه وأسنانه ومن تخلل بعود الـريـحـان يكون أذى وألم، وبعود الرمان يكون الصداع في الـرأس والشـقـيـقة وبـعـود الإذخـر يـكـون وجـع الـظهـر والـركبتيـن، وبعود العرفج يكون الفالج، ومن تخلل بقصب الـحـرث يـكـون الـفـقـر والـمـحق. فقلت يارسول اللّٰه! أي

الحرث؟ قال كل قصب يزرع، وبعود الحلفا يكون حسن الفم ومن نصب الأقلام وبعود الأتل يكون الموت فجأة، وبعود العدس يكون الطحال ومن عود المكنسة يكون خراب الفم .

اے ابو ہریرہ! حضرت جبرئیل میرے پاس آکر منع کر گئے ہیں کہ میں دس لکڑیوں سے خلال کروں؛ کیوں کہ ہر طرح کی لکڑی سے خلال زحمت کا باعث ہوسکتا ہے۔ دھنیا کی لکڑی سے چہرے پر زردی آتی ہے اور بینائی و دانت کمزور ہوجاتے ہیں۔ خوشبودار پھولوں کی لکڑی سے دردو الم کا خطرہ ہے۔ اَنار کی لکڑی سے سر اور جوڑوں میں خارش ہونے کا اِمکان ہے۔ اِزخر دوب کے تنکے سے پیٹھ اور گھٹنوں میں تکلیف ہوسکتی ہے۔ عرفج کی لکڑی سے فالج کا خطرہ ہے۔ بانس کی لکڑی سے تنگی و بے سکونی آسکتی ہے۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! پھر کس لکڑی سے خلال کرنا چاہیے۔ فرمایا: ہر بوئی جانے والی لکڑی، نوکیلی بوٹی اور قلم کے تراشے سے کہ ان سے دانت کا مضبوط و حسین رہتا ہے، جب کہ جنگلی لکڑی سے خلال اچانک کی موت کو دعوت دینا ہے، دال کی لکڑی سے تلی کا مرض لاحق ہوسکتا ہے، اور جھاڑو کے تنکے وغیرہ سے منہ اور دانت کی خرابی کا خطرہ ہے۔

ناخن تراشنے کے اَیام اور فوائد

يا أباهريرة ! من قص أظفاره يوم السبت فرج اللّٰه همه ومن قص يوم الأحد أجلى اللّٰه القساوة من قلبه ومن قص يوم الإثنين رزقه اللّٰه ذهنا وحفظا، ومن قص يوم الثلاث كفاه اللّٰه

شـر الأعـداء، ومـن قـص يـوم الأربعاء ملأ اللّٰه قلبه نورا، ومن قـص يـوم الـخـمـيـس يسر اللّٰه أمره وإن كان له دين علىٰ أحد جـمـعـه الـلّٰه عليه، ومن قص يوم الجمعة رزقه اللّٰه اليقين وإن كان مديونا قضى اللّٰه دينه من حيث لايحتسب .

اے ابو ہریرہ! جو شخص ہفتہ کے روز اپنے ناخن تراشے اللہ اسے فکروں سے آزاد فرمادے گا۔ جو اتوار کے دن کاٹے اللہ اس کے دل سے سختی کو دور فرمادے گا۔ جو پیر کے دن کاٹے اللہ اسے اعلیٰ ذہن وحافظہ عطا کرے گا۔ جو منگل کو تراشے اللہ اسے دشمنوں کی شرارتوں سے محفوظ رکھے گا۔ جو بدھ کے دن کاٹے اللہ اس کے دل کو نور سے مالا مال کردے گا۔ جو جمعرات کو کاٹے اللہ اس کے معاملات آسان فرمادے گا، حتیٰ کہ اگر اس پر اُحد پہاڑ برابر قرض ہوا سے بھی اتار دے گا۔ اور جو جمعہ کے دن کاٹے اللہ اسے دولت یقین سے سرفراز فرمادے گا اور اگر وہ قرض تلے دبا ہو تو اس کی اَدائیگی کے لیے غیب سے راہیں ہموار کردے گا۔

اولیاء اللہ کی پاکیزہ عادتیں

یـــا أبـاهريرة ! ألا إن أولياء اللّٰه هم الذين لايسرفون ولا يـقسـطون ولايقنطون ولا يتكبرون ولايتطيرون ولاينجمون وعـلـىٰ ربهـم يتـوكـلـون وإنـمـا الـطب والدواء لأهل الدنيا والراغبين فيها الكارهين لقضاء اللّٰه ولقائه .

اے ابو ہریرہ! یاد رکھنا کہ اللہ والے وہی لوگ ہوتے ہیں جو نہ کسی چیز میں اِسراف کرتے، نہ ناانصافی کرتے، نہ نا اُمید ہوتے، نہ گھمنڈ کرتے، نہ بدفال لیتے اور نہ ستاروں کی چالوں پر بھروسہ کرتے ہیں بلکہ ان کا توکل محض اللہ کی

ذات پر ہوتا ہے۔ اورطبابت ودوادنیاداروں کے لیے ہیں، ان میں دلچسپی لینے والے دراصل اللہ کے فیصلوں اوراس کی ملاقات پر کم یقینیکے شکار ہوتے ہیں۔

اَذان واِقامت کے درمیان بات کرنا مکروہ

یا أباهريرة ! قد كره اللّٰه الكلام بين الأذان والإقامة من الصبح وإني كاره لأمتي ما كرهه اللّٰه لي .

اے ابو ہریرہ! اللہ صبح کے وقت اَذان واقامت کے درمیان بات کو ناپسند فرماتا ہے۔ اور میں اپنی اُمت کے لیے اس بات کو قطعاً ناپسند کرتا ہوں جسے اللہ نے میرے لیے ناپسند فرمایا ہے۔

روزانہ سو مرتبہ درود پڑھنے والے کا مقام

يا أباهريرة ! إذا أردت أن تصافحني غدا تحت ظل العرش فصل علي كل يوم مائة مرة، وإن أردت أن تشرب من ماء حوضي فلا تهجر مسلما فوق ثلاث إلا شارب الخمر وتارك الجمعة والجماعة ومن شارك اللّٰه تعالىٰ في مشيته ومن أكل مال يتيم أومال مسجد من مساجد اللّٰه.

اے ابو ہریرہ! اگر تم کل عرش تلے مجھ سے مصافحہ کرنے کے آرزومند ہوتو روزانہ مجھ پر سو مرتبہ درود پڑھ لیا کرو۔ اور اگر میرے حوضِ کوثر سے پانی پینے کی تمنا رکھتے ہوتو کسی مسلمان سے تین دن سے زیادہ قطع تعلق نہ کرنا۔ الا یہ کہ وہ شرابی، جمعہ وجماعت کا چھوڑنے والا، اللہ کی مشیت میں شریک ٹھہرانے والا، اور یتیم ومسجد کے مال کو ہڑپ کر جانے والا ہو۔

علما کی مجالست اللہ کی محبت کی علامت ہے

یا أباهريرة ! إنک لا تنال ما تريد من اللّٰه إلا باليقين على ما تريد وإن محبة اللّٰه وإرادتهٔ مجالسة العلماء .

اے ابو ہریرہ! تم اللہ سے اپنی من چاہی چیز اسی صورت میں پا سکتے ہو جب تمہیں اس پر یقین کامل ہو، اور اللہ کی محبت اور چاہت پانے کا بہترین ذریعہ علما کی مجلس وصحبت ہے۔

آج اور کل کا فلسفہ

يا أباهريرة ! مضیٰ أمس بما فيه وغدا لغيرک واليوم هو لک فاعمل فيه ما شئت، فما من يوم إلا يقول: يا ابن آدم! أنا يوم جديد وغدا أكون عليک شهيد، فخذ حقک مني وما من ليلة إلا وتقول كذالک .

اے ابو ہریرہ! گزشتہ کل کے اندر جو کچھ ہوا وہ گزر گیا، اور آئندہ کل نہ معلوم کسے ملے!۔ تو تمہاری اصل پونجی دراصل 'آج' ہے؛ لہٰذا اس میں جو کچھ کر سکتے ہو کرلو؛ کیوں کہ ہر دن یہ صدا لگا جاتا ہے کہ اے اولادِ آدم! میں نیا دن ہوں اور کل تمہاری بابت گواہی دینے والا ہوں؛ لہٰذا مجھ پر تمہارا جو کچھ حق حصہ بنتا ہے لے لو۔ یوں ہی ہر رات بھی آواز لگا جاتی ہے۔

بغیر ذکر اور بلا درود کی مجلس

يا أباهريرة ! ما جلس قوم مجلسا لايذكرون اللّٰه فيه ولا

یصلون علیٰ نبیهم إلا قاموا أنتن من الجیفة وکان ذالک المجلس حسرة إلی یوم القیامة .

اے ابو ہریرہ! اگر کہیں کچھ لوگ جمع ہوکر بیٹھے، اور اس میں اللہ کا ذکر اور مصطفیٰ جانِ رحمت علیہ السلام پر درود پڑھے بغیر ہی اُٹھ گئے تو اس سے مردار کی سی بدبو پھوٹتی ہے اور وہ نشست قیامت تک مجسمہ حسرت وندامت بنی رہے گی۔

قیل وقال کی مجلس سے پرہیز

یـــا أبـاهـریـــرة! إیاک ومجالسة القال والقیل من لم یملک لسانه لم یملک شیئا من دینه .

اے ابو ہریرہ! لایعنی اور فضول مجلسوں سے احتراز کرو۔ جو شخص اپنی زبان اپنے قبضے میں نہیں رکھ سکتا وہ بھلا اپنا دین کہاں سنبھال سکے گا!۔

دین داری رزقِ حلال میں ہے

یا أباهریرة! دین الرجل حیث خبزه فانظر من حیث تأکل واجعل بینک وبین الحرام سورا من حدید فما نبت لحم من حرام إلا وأحرقه اللّٰه بالنار یوم القیامة لیس العجب ممن هلک کیف هلک ولکن العجب ممن نجا کیف نجا .

اے ابو ہریرہ! انسان کا دین اُس کی کمائی کا آئینہ دار ہوتا ہے؛ لہٰذا ہمیشہ دھیان رکھنا کہ رزق کہاں سے آرہا ہے۔ بہتر تو یہ ہے کہ اپنے اور حرام کے درمیان ایک آہنی دیوار چن دو۔ کیوں کہ حرام خوری سے پرورش پانے والا گوشت قیامت کے دن آتش سوزاں کی نذر کردیا جائے گا۔ لہٰذا جو شخص برباد

ہوگیا اس پر تعجب نہیں کرنا چاہیے کہ وہ کیسے برباد ہوگیا بلکہ نجات یافتہ پر تعجب کرنا چاہیے کہ آخر وہ کیسے نجات پا گیا!۔

نمازِ باجماعت کی اہمیت

يا أباهريرة! ما من نفر اجتمعوا ثم تفرقوا عند صلاتهم ثم صلى كل واحد وحده ولم يصل بعضهم ببعض إلا قال اللّٰه لإبليس ضمم إليک فقد استخفوا شريعة النبي ﷺ

اے ابو ہریرہ! جب کچھ لوگ آپس میں مل بیٹھیں اور نماز کے وقت باہم منتشر ہوجائیں، اور الگ الگ اپنی نمازیں اَدا کریں، جماعت کا اہتمام نہ کریں تو اللہ تعالیٰ ابلیس سے کہتا ہے: تم انھیں خود سے چمٹالو؛ کیوں کہ ان لوگوں نے شریعت محمدی کو ہلکا سمجھ کر نظر انداز کر دیا ہے۔

سورۂ کہف اور بقرہ کی فضیلت

يا أباهريرة ! من قرأ عند مرقده: قُلْ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوحىٰ إِلَيَّ إلىٰ آخر السورة سطع له نور في صدره إلى كعبه حشو ذالک النور ملائكة يستغفرون له وإن كان بمكة سطع نور إلى بيت المقدس ومن قرأ ليلة الجمعة سورة البقرة [سورة الكهف] سطـــــع له نور ما بين عربي وأعجمي فقلت يا رسول اللّٰه! وما عربي وأعجمي؟ قال أعجمي السماء السابعة العليا وعربي الأرض السابعة السفلىٰ حشو ذالک النور ملائكة الرحمة كلهم يدعون له بالمغفرة إلى الصبح .

اے ابو ہریرہ! جو شخص سوتے وقت قُـلْ إِنَّـمَـا أَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوحىٰ إِلَـيَّ سے اخیر سورت تک پڑھ لے تو اس کے سینے سے ایک نور پھیل کر اس کے ٹخنوں تک پہنچ جاتا ہے، اور پھر جہاں تک وہ روشنی پھیلتی ہے وہاں فرشتے اس کے لیے دعاے رحمت و مغفرت کر رہے ہوتے ہیں، خواہ یہ نور مکہ سے پھیل کر بیت المقدس تک ہی کیوں نہ چلا جائے۔ نیز جو شب جمعہ میں سورۃ البقرۃ [دوسری روایت میں سورۃ الکہف] کی تلاوت کر لے تو عربی و اعجمی کے درمیان نور ہی نور چھا جاتا ہے۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! یہ عربی و اعجمی کیا ہیں؟ فرمایا: سب سے اونچا ساتواں آسمان اعجمی کہلاتا ہے، اور زمین کے سب سے نچلے ساتویں طبق کو عربی کہتے ہیں۔

جوابِ اَذان کا ثواب

يـــــا أبـاهـريـــرة ! إذا أذن المؤذن فأذن مثله، يكتب اللّٰه لک من الأجر مثل ما يكتب له .

اے ابو ہریرہ! جب مؤذن کی آواز سنو تو ویسے ہی اس کا جواب دو، اللہ جو اَجر اسے دے گا تمہیں بھی اتنا ہی دے گا۔

کتمانِ علم کی مذمت

يـا أبـاهـريــــرة ! قد جمع اللّٰه لي علم الأولين والاٰخرين وإني قد جمعت لک في وصيتي هٰذه علم الأولين والاٰخرين مـن أمـر الـدنيا والدين والاٰخرة فلا تبخل بوصيتي علىٰ أمتي ثـم تـلا: إِنَّ الَّـذِيْـنَ يَكْتُمُوْنَ مَا أَنْزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنَاتِ وَالْهُدىٰ مِنْ

بَعْدِ مَا بَيَّنَّاهُ لِلنَّاسِ فِي الْكِتَابِ أُولئِكَ يَلْعَنُهُمُ اللّٰهُ وَيَلْعَنُهُمُ اللَّاعِنُوْنَ. ومن كتم علما من أمتي ألجمه اللّٰه لجاما من نار .

اے ابو ہریرہ! اللہ تعالیٰ نے مجھے اولین وآخرین کے جو علوم عطا فرمائے میں نے انھیں تمہارے لیے اپنی اس وصیت میں جمع کر دیا ہے، جس میں علم الاولین والآخرین کے ساتھ دین ودنیا اور آخرت سے متعلق بہت معاملات بھی ہیں؛ لہٰذا اُمت میں اس وصیت کو پھیلانے میں کسی بخل سے کام نہ لینا، پھر آپ نے یہ آیت پڑھی: 'بیشک جو لوگ ہماری نازل کردہ کھلی نشانیوں اور ہدایت کو چھپاتے ہیں اس کے بعد کہ ہم نے اسے لوگوں کے لیے (اپنی) کتاب میں واضح کر دیا ہے تو انہی لوگوں پر اللہ لعنت بھیجتا ہے (یعنی انہیں اپنی رحمت سے دور کرتا ہے) اور لعنت بھیجنے والے بھی ان پر لعنت بھیجتے ہیں'۔ اور جس نے میری اُمت سے کسی علم کو پوشیدہ رکھا تو اسے آتشیں لگام پہنائے گا۔

فلما كتب الخراساني من الحسن البصري هٰذه الوصية قال واللّٰه لا أطلب بعد هٰذه الوصية ومن لم ينفعه اللّٰهُ بهٰذه النصيحة لم تنفعه أبدا. فقال الحسن البصري: أتحب أن تكتب تمام الوصية؟ قال نعم، قال اكتب :

جب خراسانی طالب علم حسن بصری سے ان وصایا کو نقل کر چکا تو بے ساختہ پکار اُٹھا! خدا کی عزت کی قسم! ان نصیحتوں کے بعد اب مجھے مزید علم ومعرفت کی حاجت نہیں رہی۔ اور جسے ان وصایا سے بھی کوئی فائدہ نہ پہنچے تو شاید اسے دنیا کی کوئی بھی چیز کچھ نفع نہیں پہنچا سکتی!۔ حضرت حسن بصری نے فرمایا: کیا تم وصایا کا بقیہ حصہ بھی مکمل کرنا چاہو گے؟ اس نے کہا: ہاں کیوں نہیں، ضرور۔ آپ نے فرمایا: چلو پھر لکھو۔

پیشین گوئیاں

ملاقات سے بہتر اچھی خبر ہے

عـن أبـي هـريرة قال قال رسول اللّٰه صلى اللّٰه تعالىٰ عليه وآلـه وسـلـم : سيـأتـي بـعـدي أناس لو سمعت باسم الرجل الـخيـر مـن بعيد خيرا لک من أن تلقاه وإن لقيته خيرا لک من أن تخبر وإن خبرته فررت منه .

حضرت ابوہریرہ بیان کرتے ہیں کہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : میرے بعد کچھ لوگ آئیں گے کہ جن کے نام دور سے احترام کے ساتھ سنتے رہنا اس سے بہتر ہوگا کہ تم ان سے ملاقات کرو۔اور اگر ملاقات ہوگئی تو بہتر یہی ہے کہ ان کی پرکھ میں نہ پڑو؛ کیوں کہ اگر تم نے ان کا تجربہ وتحقیق شروع کردی تو پھر تمھیں وہاں سے راہِ فرار اختیار کرنی پڑے گی۔

رنگارنگ قسم کے لوگ

يـا أبـاهـريرة! سيأتي بعدي أناس يكون مثل الرجل كمثل الدراهم خباته كلما دلكته بينَ لک درنه .

اے ابوہریرہ! عنقریب کچھ لوگ آنے والے ہیں جن کی مثال زنگ آلود درہموں کی سی ہوگی کہ تم جیسے جیسے اسے رگڑتے جاؤ گے تم پر اس کی گندگی ظاہر ہوتی چلی جائے گی۔

يـا أباهريرة ! سيأتي بعدي أناس يكون مثَلُهم كمثل رجل

لقي غنما عجافا صادرة عن الماء فحسبها سمانا فلما ذبحها وجدها عجافا فقال لا أرى فيها خيرا فما أحسن ظاهرها وأقبح باطنها، كذالک يكون الناس بعدي ظاهرهم مليح وباطنهم قبيح .

اے ابو ہریرہ! میرے بعد کچھ لوگ آنے والے ہیں جن کی مثال اس شخص کی سی ہوگی جس کو ایک لاغر مگر پانی پی کر پھولی ہوئی بکری ملی اور اسے بہت فربہ وتندرست سمجھتے ہوئے ذبح کردیا؛ لیکن اسے بعد میں پتا چلا کہ یہ تو بالکل لاغر اور بے سود ہے، اور پھر افسوس کرتے ہوئے کہنے لگا کہ ذرا دیکھو کہ یہ اوپر سے جتنی اچھی ہے اندر سے اتنی ہی خراب ہے۔ اسی طرح میرے بعد کچھ لوگ ہوں گے جن کا ظاہر تو بہت اچھا ہوگا؛ مگر باطن کے گندے ہوں گے۔

يـا أباهـريـرة ! سيأتي بعدي أناس لوخيرت منهم سبعة وسبعين رجلا ما وجدت أحدا تركن إليه ولاتستأنس به، ولالهم أمانة ولاصيانة يقولون بألسنتهم ماليس في قلوبهم .

اے ابو ہریرہ! میرے بعد کچھ لوگ آئیں گے کہ ان میں سے اگر ستہتر لوگوں کی بھی جانچ پڑتال کروگے تو شاید ایک بھی تمہیں ایسا نہ ملے جس کی طرف تمہارا قلبی جھکاؤ ہو یا جس سے تمہیں کچھ اُنسیت محسوس ہو۔ یہ لوگ امانت ودیانت کے نام پر داغ ہوں گے اور زبانوں سے وہ باتیں کہتے پھریں گے جو ان کے دلوں میں نہیں ہوگی۔

مسجدیں عالیشان اور دل خالی از ایمان

يـا أباهـريرة ! سيأتي بعدي زمان ترى مساجدهم عامرة،

وقلوبهم خراب خالية من الإيمان، لا يتّعظون بالقرآن ولا يستحيون من الرحمٰن، ولا يخافون من النيران، ولا يزال بهم الشيطان حتىٰ تكون الدنيا أحب إليهم مِن قول لاإلٰه إلا اللّٰه فالويل ثم الويل لهم .

اے ابو ہریرہ! عنقریب میرے بعد ایک ایسا دور آنے والا ہے کہ اس میں مسجدیں تو بڑی عالیشان ہوں گی، لیکن لوگوں کے دل ویران اور خالی از ایمان ہوں گے، قرآن سے انھیں کچھ نصیحت حاصل نہ ہوگی۔ نہ انھیں رحمٰن سے کچھ حیا ہوگی اور نہ آتش جہنم کا کچھ خوف۔ شیطان مسلسل ان کے تعاقب اور گھات میں ہوگا یہاں تک کہ دنیا ان کی نگاہ میں کلمہ لا الہ الا اللہ سے زیادہ اہمیت حاصل کرلے گی۔ تو ہلاکت و بربادی ہو ایسے بدبختوں کے لیے۔

مخلص علما کا مرتبہ ومقام

يـــا أباهريرة! الناس كلهم كالموتىٰ إلا العالمون وإنهم الخادعون إلا المخلصون .

اے ابو ہریرہ! لوگ مُردوں کی مانند ہیں، زندہ تو صرف علما ہیں مگر یہ بھی دھوکے باز ہوتے ہیں بجز اُن کے جن کے دل اِخلاص سے مالا مال ہیں۔

يـــا أباهـريـــــرة ! العلماء العاملون خير عند اللّٰه من الشهداء، حبر العلماء خير عند اللّٰه من دم الشهداء، وأقرب الناس إلى اللّٰه عالم هدى اللّٰه علىٰ يديه الخلق، لكن لايكون عـنـده مـنـافـقة ولامـفـاخـرة ولارغبة فيـما في أيدي الناس ولايـكـون يـحـب الـمـدح لافي الوجه ولافي القفا ويستوي

عنده المدح والذم فذلک العالم العامل ويقول الحق ولو كان مرا، وذالک قوله تعالىٰ: إِنَّ اللّٰهَ اصْطَفَاهُ عَلَيْكُمْ وَزَادَهُ بَسْطَةً فِي الْعِلْمِ وَالْجِسْمِ، وقوله تعالىٰ: فَفَهَّمْنَاهَا سُلَيْمَانَ وَكُلًّا آتَيْنَا حُكْمًا وَّعِلْمًا .

اے ابو ہریرہ! عالم باعمل کا مرتبہ اللہ کی نگاہ میں شہید سے بڑھ کر ہے۔ اور علما (کے قلم) کی روشنائی اللہ کے نزدیک شہدا کے خون سے بہتر ہے۔ لوگوں میں اللہ سے زیادہ قریب وہ عالم ہوتا ہے جس کے ہاتھوں پروردگارِ عالم خلق کو ہدایت یاب فرماتا ہے۔ لیکن ایسا عالم ہونے کے لیے شرط یہ ہے کہ اس میں کوئی منافقت ومفاخرت نہ ہو، لوگوں کے مال سے اسے کوئی سروکار نہ ہو، تعریف پسند نہ ہو، بلکہ اس کی نگاہ میں تعریف وتنقیص برابر ہوں تو سمجھو کہ وہ عالم باعمل ہے، نیز وہ حق بات کہنے سے کبھی دبے نہیں خواہ لوگوں کو کڑوی ہی کیوں نہ لگے۔ ان ارشاداتِ باری تعالیٰ کا یہی مطلب ہے: 'بیشک اللہ نے اسے تم پر منتخب کر لیا ہے اور اسے علم اور جسم میں زیادہ کشادگی عطا فرما دی ہے، اور اللہ اپنی سلطنت (کی امانت) جسے چاہتا ہے عطا فرما دیتا ہے، اور اللہ بڑی وسعت والا خوب جاننے والا ہے'۔ نیز فرمایا: 'چنانچہ ہم ہی نے سلیمان کو وہ (فیصلہ کرنے کا طریقہ) سکھایا تھا اور ہم نے ان سب کو حکمت اور علم سے نوازا تھا'۔

علم، زندہ مردہ ہر حال میں نفع رساں

يا أباهريرة! إنک إن جمعت العلم كان لک خيرا حيا وميتا، وإن جمعت مالا يكون خيره لغيرک والحساب عليک .

اے ابو ہریرہ! علم کا خزانہ جمع کرو، یہ زندہ مردہ ہر حال میں تمہارے لیے نفع رساں سودا ہوگا۔ اور اگر مال بٹورنے میں لگ گئے تو اس کی بہتری تمہارے پس ماندگان کے لیے ہوگی، جب کہ حساب کتاب تمہارے سر ہوگا۔

حقیقی سردار کون؟

یـا أبـاهريرة ! سيد المؤمنين من بعدي من أعطاه اللّٰه مالا فهـو يـنـفـق سرا وجهرا ثم لايمن على الناس بذكره، ويكف عن الناس شره فذلك السيد حقا .

اے ابو ہریرہ! مسلمانوں کا سردار میرے بعد وہ ہوگا جسے اللہ نے مال ودولت سے نوازا اور وہ اسے کھلے چھپے ہر طرح سے خرچ کرتا ہے، لوگوں پر کوئی اِحسان بھی نہیں جتلاتا اور لوگوں سے ان کی تنگی و پریشانی کو بھی دور کرتا ہے تو ایسا شخص صحیح معنوں میں سردار ہونے کے لائق ہے۔

گناہ کو ہلکا جاننے کا وبال

يـا أباهريرة ! ما من عبدٍ أذنب ذنبا ثم تصاغر في عينيه إلا قـال الـلّٰـه تـعـالىٰ لحملة العرش : عبدي هٰذا قد احتقر بذنبه ولـعلي أهلكه بالذنب الذي قد احتقربه وصغر في عينيه وأنا تصاغربي واحتقر بقدرتي فإذا أذنب العبد ذنبا ثم قال أنا من أقل الناس ذنوبا هنالک يقول اللّٰه تعالىٰ: تكذب يا ملعون

اے ابو ہریرہ! جو شخص بھی گناہ کر کے اسے اپنی نگاہ میں کم تر جانے تو اللہ تعالیٰ حاملین عرش فرشتوں سے فرماتا ہے: میرے اس بندے نے اپنے گناہ کو

ہلکا سمجھا ہے اور میرا غضب شاید اس کو گناہ کے ہلکا سمجھنے کی وجہ سے ہلاک کر دے؛ کیوں کہ ایسا سمجھ کر اس نے دراصل مجھے ہلکا سمجھا ہے اور میری قدرت کی تحقیر کی ہے۔ یوں ہی جب کوئی شخص گناہ کر کے کہتا پھرے کہ لوگوں میں شاید سب سے کم گناہ گار میں ہی ہوں تو اس وقت اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے ملعون! تو جھوٹ بول رہا ہے۔

یا أباهريرة! من احتقر بالذنوب فقد تحاقر بالله، وما من ذنب إلا تقع منه قطرة سوداء على القلب فيسودُّ فأقساكم قلبا أكثركم ذنبا .

اے ابو ہریرہ! گناہ کو ہلکا سمجھنا دراصل اللہ تعالیٰ کی تحقیر ہے۔ جب بھی کوئی شخص گناہ کرتا ہے تو ایک سیاہ دھبہ اس کے دل پر پڑ جاتا ہے اور اس طرح پورا دل سیاہ پڑ جاتا ہے؛ لہٰذا جو جتنا ہی سخت دل اور بے مروّت ہو سمجھو وہ اتنا ہی بڑا گنہ گار ہے۔

ہر شخص اپنے علم و معرفت کے ساتھ اُٹھایا جائے گا

یا أباهريرة ! الناس يبعثون يوم القيامة علىٰ قدر علومهم فلئن تبعث عالما خيرا لک من أن تبعث جاهلا .

اے ابو ہریرہ! قیامت کے دن لوگ اپنے علم و معرفت کے ساتھ اُٹھائے جائیں گے، تو تمہارا عالم بن کر اُٹھنا اس سے کہیں بہتر ہوگا کہ جاہل بن کر اُٹھو۔

'سبحان اللہ وبحمدہٖ' کی بے کراں برکات

یـــا أباهريـــرة! عرج ملک إلى السماء وعلىٰ جناحه

عشرون ألف حسنة لكل حسنة نور ساطع كنور الكواكب في السماء فلقيه ملک هابط من السماء إلى الأرض فقال الهابط للاٰخر ما معک؟ قال معي عمل آدمي هٰذا النهار، أمرني ربي أن أرفعه إلى العرش. فأنت بما أمرک؟ قال الهابط أمرني ربي أن أهبط اليوم إلى صاحب هذا العمل وأبشر روحه بالمغفرة والجنة. قال أبوهريرة قلت يارسول اللّٰه! وما كان يعمل ذالک الأدمي في ذلک النهار، قال قد قال: سبحٰن اللّٰه وبحمده ألف مرة في مقعده.

اے ابو ہریرہ! ایک فرشتہ اپنے پَروں میں آسمان کی طرف بیس ہزار نیکیاں لے کر چلا، اور ہر نیکی سے ستاروں کی مانند روشنی پھوٹ رہی تھی۔ اتنے میں آسمان سے زمین کی طرف اُترنے والا ایک فرشتہ اس سے ملا اور پوچھا کہ تمہارے پاس کیا ہے؟ بتایا کہ میرے پاس آج کے دن ایک آدمی کا کیا ہوا ایک عمل ہے۔ مجھے حکم ہوا ہے کہ میں اسے عرش پر پہنچادوں۔ لیکن یہ بتاؤ تمہارا کیا معاملہ ہے؟ تو وہ کہنے لگا کہ دراصل مجھے یہ حکم ہوا ہے کہ میں اِس عمل کرنے والے شخص کے پاس جاکر اس کی روح کو جنت ومغفرتِ الٰہی کی بشارت سناآؤں۔ حضرت ابو ہریرہ پوچھتے ہیں کہ یارسول اللہ! یہ بتائیں کہ اُس آدمی کا وہ عمل تھا کیا؟ فرمایا: دراصل اس نے اپنے بستر پر ہزار مرتبہ 'سبحان اللہ وبحمدہٖ' پڑھا تھا۔

جھوٹی حلف اُٹھانے والا کا انجامِ بد

یـــا أباهريرة! عرج ملک آخر من الأرض إلى السماء

یحمل علیٰ جناحه شیئا أسود أکبر من جبل أحد وله دخان ساطع في الهواء ریحه أنتن من الجیفة السائلة بالصدید، فقابله الملک الهابط من السماء إلی الأرض فقال الهابط للصاعد: ما هٰذا الذي معک؟ قال کبیرة فعلها آدمي، وأمرني ربي أن أرفعها إلی مالک خازن النار، قال وما هٰذه الکبیرة قال: فلان بن فلان أقسم بحق القرآن ومن أنزله ومن أنزل علیه لقد کان کذا وکذا وکذب في یمینه وحنِث واستخف باللّٰه وبرسوله فقال الهابط وأنا أنزل علیه أمرني ربي أن أبشر روحه بعذاب اللّٰه وسخطه وناره .

اے ابوہریرہ! اسی طرح ایک دوسرا فرشتہ اپنے پروں پر جبل اُحد سے بڑی کوئی سیاہ چیز لے کر آسمان کی طرف چلا جس سے نکلتا ہوا دھواں پوری فضا میں چھا گیا تھا، اس سے مردار سے رِستی ہوئی پیپ سے زیادہ بری بدبو پھوٹ رہی تھی۔ چنانچہ راہ میں آسمان سے اُترنے والا ایک فرشتہ اس سے ملتا ہے اور پوچھتا ہے: یہ تمہارے ساتھ کیا ہے؟ کہا کہ یہ ایک آدمی کا کیا ہوا گناہِ کبیرہ ہے، مجھے حکم ہوا کہ اسے داروغۂ جہنم مالک کے حوالے کر آؤں۔ اس نے پوچھا کہ یہ بتاؤ وہ کبیرہ گناہ تھا کیا؟۔ کہا: فلاں بن فلاں نے قرآن، اس کے اُتارنے والے اور جس پر اسے اُتارا گیا ان سب کی قسم کھا کر کہا کہ مثلاً یہ بات ایسی ایسی تھی، حالانکہ اس نے جھوٹی حلف اُٹھائی جس میں حانث ہوا اور اللہ ورسول کو نیچا کر دکھایا۔ تو زمین کی طرف اُترنے والے فرشتے نے کہا: مجھے دراصل یہ حکم ہوا ہے کہ میں اس کی روح کو جا کر اللہ کے عذاب، اس کی ناراضگی اور آتش جہنم کی خوش خبری دے آؤں۔

مختلف سورتوں کے امتیازات

يــا أبـاهـريـــــرة ! لكل شيئ سنام وسنام القرآن سورة البـقـــــرة، ولكل شيئ تاج وتاج القرآن سورة آل عمران، ولـكـل شيـئ بهـاء وبهـاء القرآن سورة الكهف، ولكل شيئ بـاب وبـاب الـقـرآن سورة الأحزاب، ولكل شيئ زينة وزينة الـقـرآن الـحـواميم،ولكل شيئ ديباج وديباج القرآن سورة الطور، ولكل شيئ عروس وعروس القرآن ســورة الرحمٰن، ولـكـل شيـئ كهف وكهف القرآن قل يأيها الكافرون، ومن قـرأهـا أربـع مـرات فـكأنما قرأ القرآن كله، ولكل شيئ نور ونـور الـقـرآن قل هو اللّٰه أحد، فإن القراٰن ثلاثة أثلاث فثلثه قل هو اللّٰه أحد .[من قرأها فكأنما قرأ القرآن جميعه] .

اے ابوہریرہ! ہر چیز کی ایک چوٹی ہوتی ہے اور قرآن کی چوٹی سورۂ بقرہ ہے۔
ہر چیز کے لیے ایک تاج ہوتا ہے اور قرآن کا تاج سورۂ آل عمران ہے۔
ہر چیز کی ایک خوبصورتی ہوتی ہے اور قرآن کی خوبصورتی سورۂ کہف ہے۔
ہر چیز کا ایک صدر دروازہ ہوتا ہے اور قرآن کا دروازہ سورۂ احزاب ہے۔
ہر چیز کی ایک زینت ہوتی ہے اور قرآن کی زینت اس کے حوامیم ہیں۔
ہر چیز کی ایک آبرو ہوتی ہے اور قرآن کی آبرو سورۂ طور ہے۔
ہر چیز کی ایک رونق ہوتی ہے اور قرآن کی رونق سورۂ رحمٰن ہے۔
ہر چیز کا ایک ہدف ہوتا ہے اور قرآن کا ہدف سورۂ کافرون ہے۔اس کو چار

مرتبہ پڑھنا پورے قرآن کے پڑھنے کے برابر ہے۔

ہر چیز کا ایک نور ہوتا ہے اور قرآن کا نور سورۂ اخلاص ہے۔ قرآن کے تین ثلث ہیں جس کا ایک ثلث قل ھواللہ احد ہے، [گویا اس کا تین مرتبہ پڑھنا پورا قرآن پڑھنے کے برابر ہے]۔

حمد باری کرنے والوں کا حسن انجام

يـا أبـاهـريرة ! إذا كان يوم القيامة ينادي مناد من قبل اللّٰه تـعـالـىٰ: أين المادحون لرب العالمين فلايقوم إلا من قرأ قل هو اللّٰه أحد فيأمر اللّٰه بهم إلى الجنة بلا حساب

اے ابو ہریرہ! قیامت کے دن اللہ کی طرف سے ایک ندا کرنے والا آواز دے گا کہ اللہ رب العالمین کی مدح وثنا کرنے والے کہاں ہیں؟ چنانچہ 'قل ھو اللہ احد' پڑھنے والے اُٹھ کر آگے آئیں گے۔ تو اللہ سبحانہ وتعالیٰ انھیں بے حساب وکتاب جنت میں داخل کیے جانے کا حکم صادر فرمائے گا۔

خالق کا مخلوق سے خطاب

يـا أبـاهـريـرة ! ما من يوم جديد إلا ويخاطب اللّٰه تبارك وتـعـالـىٰ فيـه الـمومن يقول عبدي خلقتك ولم تك شيئا، وأفـرضــت عـليك فـرائـضي فـأين الإخلاص في أدائها، وقسـمـت لك الـرزق فـأيـن اليـقين، وأنعمت عليك فأين الشـكـر لـنـعـمتي، وأبليتك بالذنب فأين التوبة، وقضيت عـليك بـالـمـصـائـب فأين الصبر، وعافيتك لتعبدني فأين

عبادتي وبارزتني بالفواحش فلم تستح مني، تُدِلُّ الناس علي وأنت تنفر مني، وتأمرهم بطاعتي وتنسى نفسک، فلا أنتم عبيد خدام ولا أحرار أبرار، أطعمتكم قبل أن تستطعموني، ورزقتكم قبل أن تسترزقني، وأعطيتكم قبل أن تسألوني، وهديتكم قبل أن تستهدوني، وعافيتكم لتحمدوني، ففررتم من خدمتي ولم تنصفوني، ووعظتكم في كل شيئ فلم تتعظوا، وخوفتكم بكل شيئ فلم تخافوني، ونهيتكم عن سخطي فلم تنتهوا، أَفَحَسِبْتُمْ أَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا وَّأَنَّكُمْ إِلَيْنَا لاَ تُرْجَعُوْنَ .

اے ابو ہریرہ! ہر دن اللہ تعالیٰ اپنے مومن بندوں کو مخاطب کر کے فرماتا ہے: میرے بندے! میں نے تجھے ایسی حالت سے پیدا جب تو کچھ بھی نہ تھا۔ پھر تجھ پر اپنے کچھ فرائض عائد کیے؛ لیکن اس کی اَدائیگی میں تیرا اخلاص کہاں ہے؟۔

میں نے تیرا رزق مقرر کر دیا ہے تو تیرا یقین کہاں ہے؟

میں نے تجھے اپنی نعمتوں سے نوازا ہے تو تیرا شکر کہاں ہے؟

تجھے گناہ کے ذریعہ آزمایا ہے تو تیری توبہ کہاں ہے؟

امتحان کے لیے تجھے مصیبتوں سے دوچار کیا تو تیرا صبر کہاں ہے؟

تجھے صحت وعافیت دی کہ میری بندگی بجالاؤ گے تو کہاں ہے وہ عبادت؟

برائی کر کے تو نے مجھے چیلنج کیا اور تجھے ایک ذرا شرم بھی نہیں آئی!۔

لوگوں کو اللہ کی راہ پر لگاتے ہو اور خود راہِ فرار اختیار کرتے ہو؟

انھیں میری طاعت و بندگی کا حکم کرتے ہو اور خود کو بھلا بیٹھتے ہو؟

تم نہ اچھے خدمت گزار غلام بن سکے اور نہ آزاد پرہیز گار!۔

ذرا سوچو کہ میں نے کھانا طلب کرنے سے پہلے ہی تجھے شکم سیر کر دیا۔

رزق مانگنے سے پہلے ہی تیری جھولی کو رزق سے مالا مال کر دیا۔

سوال کرنے سے پہلے ہی تجھے ہی عطا کر دیا۔

ہدایت مانگنے سے پہلے ہی تجھے ہدایت یاب کر دیا۔

میں نے تجھے صحت مند اس لیے کیا تا کہ میری حمد و ثنا بجا لاؤ؛ لیکن تم میری خدمت سے بدک کر بھاگ گئے اور میرے ساتھ ناانصافی کی۔

میں نے ہر چیز کا طریقہ بتا دیا مگر تم نے ان پر کان نہ دھرا۔

ہر (نافرمانی کی) چیز سے تمھیں ڈرایا مگر تم نے اس کی پروا نہ کی۔ اپنا غیظ وغضب بیان کیا پھر بھی باز نہ آئے۔ 'کیا تم یہ سمجھ رہے ہو کہ ہم تمھیں یوں ہی بے کار پیدا کر دیا ہے اور تم ہماری طرف کبھی پلٹ کر نہیں آؤ گے!'۔

خلفاے راشدین کے مناقب

يــــا أبـاهريرة ! من لا يرىٰ لأبي بكر وعمر كما يرىٰ لي فـليـس مني، وليس أنا منه، ومن تكلم علىٰ عثمان وعلي فقد باء بغضب من اللّٰه ومأواه جهنم وبئس المصير .

اے ابو ہریرہ! جو ابو بکر و عمر کو وہ عزت واہمیت نہ دے جو مجھے دیتا ہے تو اس کا نہ مجھ سے کوئی سروکار اور نہ میرا ان سے۔ اور جو عثمان و علی کے بارے میں چہ میگوئیاں کرے تو سمجھو اس نے اللہ کے غضب کو ہوا دے دی ہے اور اپنا ٹھکانہ جہنم

میں بنالیا ہے،اور وہ کیسی بری جگہ ہے پلٹنے کی!۔

یـا أبـاهـــريـــرة! إني قـــد جمعت لک علوم الأولين والاٰخرين في وصيتي هٰذه فخذها ففيها غناک.

قـال فـلـمـا كـتـب الـخـراسـانـي هٰذه الوصية من الحسن البصري حلف أن لا يطلب علما بعدها .

اے ابو ہریرہ! میں نے اپنے ان وصایا میں اولین وآخرین کے علوم سمو دیے ہیں،انھیں سنبھالو،یہ تمہیں ہر چیز سے بے نیاز کردیں گے۔

چنانچہ جب وہ خراسانی طالب علم حضرت حسن بصری سے ان وصایا کو نقل کر چکا تو اس نے حلف لیا کہ اب اس کے بعد مجھے مزید علم ومعرفت کی تحصیل کی چنداں حاجت نہیں۔

تمت [وصية النبي ﷺ لأبي هريرة رضی اللّٰه تعالیٰ عنه]

بعون اللّٰه وحسن توفيقه . ووافق الفراغ من تعليقه

نهار الخميس المبارک من شهر اللّٰه

المحرم الحرام ....

والحمد وحده وصلی اللّٰه تبارک وتعالیٰ

علیٰ سيدنا محمد وعلیٰ آله وصحبه وسلم.

فوائد ونصائح پر مشتمل رسائل وکتب کا ترجمہ وتلخیص میری اوّلین ترجیحات سے ہے؛ چنانچہ اِسی جذبے نے ماضی قریب میں اِس کم سواد سے کئی ایک مشاہیر اُمت کی نایاب وو قیع کتب کے ترجمے کروائے۔ زیر نظر کتاب بھی دراصل اسی سلسلے کی ایک بہت ہی گراں مایہ ترتیب اور کامیاب کوشش ہے۔ آٹھویں صدی ہجری کا مرتبہ یہ مخطوطہ جامعہ ملک سعود، ریاض اور جامعہ طوکیو جاپان کی وساطت سے میرے ہاتھ لگا۔ اس میں تاجدارِ کائنات ﷺ کی اُن نصائح ووصایا کا دل نشیں تذکرہ ہے جو آپ نے اپنے تلمیذ اَرشد اور بہت ہی چہیتے صحابی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے لیے کی تھیں۔

نصیحت تو کسی کی بھی ہو لوگ سرآنکھوں پر رکھتے اور عمل کے کانوں سے سماعت کرتے ہیں۔ پھر اگر نصیحت کرنے والا' خیر خواہِ بنی نوعِ انساں، رحمت دوجہاں، معلم کائنات، اور محسن اِنسانیت ﷺ ہو تو اس کے نصائح ووصایا اور میٹھے بول کی اہمیت وہمہ گیریت کتنی بڑھ جاتی ہے اور اس کے لیے کیسا اِعتنا اور توجہ واِنہماک درکار ہو گا آپ کو بتانے کی چنداں ضرورت نہیں!۔

ہماری اس عاجزانہ کوشش کا مقصد اس کے سوا کچھ نہیں کہ طالبانِ علوم نبویہ ایک کامیاب قائدانہ وعالمانہ زندگی گزارنے میں اِس سے بھرپور مدد لیں نیز عوام الناس ان وصایا کی روشنی میں اپنے شب وروز کو ڈھال کر اور ایک خوشگوار دینی ماحول بنا کر خود بھی اچھی زندگی جئیں اور دوسروں کو بھی سنت وشریعت سے مالا مال زندگی گزارنے کا حسین موقع فراہم کریں۔ -اللہ بس باقی ہوس-

محمد افروز قادری چریاکوٹی
دلاص یونیورسٹی، کیپ ٹاؤن، افریقہ

SUNNI PUBLICATIONS
2818/6, Gali Garahiya, Kucha Chellan
Darya Ganj, New Delhi-110002
Mob.: 9867934085
E-mail: zubair006@gmail.com

₹ 00.00
ISBN 81-89872-41-9

KAMAL BOOK DEPOT
Madarsa Shamsul Uloom
Ghosi, Distt. Mau, (U.P.)
Cell: 9935455182
09335082776